بسم الله الرحمن الرحیم نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

[illegible] مطبوع مسلمات و [illegible]

ترجمہ

[illegible] محرم ١٣١٣ مطابق ماه جون ١٨٩٥ع

در [illegible] نامی [illegible] لکھنؤ مطبوع گردید

اشتہار

دیوان امیر المومنین سیدنا علی مع ترجمہ اردو

صل علی صل علی اگر اس دُرر عزیز کو ہر کہ و مہ موتیون کی سیاہی سی سونے کے اوراق پہ لکھ کے آنکھون سی لگاے یا اس کلام بلاغت نظام کو حرز جان بناکر وسیلہ نجات دارین ٹھہراے تو بھی زیبا ہے
قیمت فی جلد ۱۲ محصول ڈاک ۱

دلائل الخیرات مترجم

اہل اسلام کے واسطے یہ نعمت غیر مترقبہ ہی قیمت فی جلد ۶ محصول ڈاک ۱

جواہر القرآن مترجم

وظیفہ پڑھنے والون کے واسطے اس کتاب سی زائد مستند کوئی دوسری کتاب نہین قیمت فی جلد ۸ محصول ڈاک ۱

مجموعہ وظائف مع ترجمہ اردو

اس متبرک مجموعہ مین اسماے باری تعالی قصیدہ بردہ قصیدہ حضرت غوث پاک حزب البحر دعای حاضری درود مستغاث دعای حیدری کبریت احمر درود اکبر کلان درود معظم دعای مغنی دعای سیفی دعای رقاب دعای تحیہ درود تاج اسماء سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وغیرہ وغیرہ مع خواص مبانی شمائل النبی
قیمت فی جلد ۸ محصول ۱

مجموعہ خطب بارہ ماہ جلی قلم

اس مجموعہ مین ہر ماہ کے واسطے پانچ پانچ خطبہ مع خطبہ عید الفطر و عید الضحی جو عام مشہور ہین اور مقدس مقامات مین مثل حرم محترم اور مسجد نبوی زادہ اللہ شرفا و تعظیما و بیت المقدس کربلای معلی و بغداد شریف و نجف اشرف وغیرہ بلاد ممالک

محروسہ باب عالی مین پڑھی جاتے ہین لکھنو
قیمت فی جلد ۶ محصول ڈاک ۱

حلیہ شریف سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور کے حلیہ مبارک عربی زبان نظم مین تصنیف فرمایا تھا جو کہ ترجمہ کرا کے طبع کیا گیا ہی قیمت فی جلد محصول

مجموعہ خطب علمی مع اشعار اردو

اس مجموعہ مین جمعہ اور عیدین اور مولود اور نکاح کے خطبے مع اردو اشعار کے
قیمت فی جلد ۲ محصول ڈاک ۱

جامع المناقب

ناظرین یہ کتاب معمولی کتاب قصہ کہانی کی نہین بلکہ اس کتاب کو عام مسلمانون سی ایمان تعلق ہی جیسا جان کو بدن سی مولوی حافظ ... مرحوم نے اس کتاب مین صحیح صحیح ... سچی سچی واقعات اور فضائل و ... غزوات وتاریخی حالات ابتدا سے ... ولادت باسعادت تا زمان تنہا ... عام صحابہ کرام خصوصا خلفاے ... وازواج مطہرات و اہلبیت رسالت ... امام ہمام رضوان اللہ تعالے علیہ ... قرآن شریف اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم اور اقوال ... سے استنباط کر کے لکھے ہین ... اور افراط و تفریط نہین کیا ہی ... اقوال و روایات صحیحہ مین پایا ...
قیمت فی جلد ۸ محصول ڈاک ۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بفضل خداوند آسمان و زمین مالک یوم الدین کتاب شہید ... مطبوع مسلمات و مسلمین ...

[illegible]

ترجمہ

[illegible]

باہتمام ابوالحسن قطب الدین محمد غفر اللہ الصمد بار اول ماہ شوال المکرم سنہ ۱۳۱۳ھ مطابق ماہ اپریل سنہ ۱۸۹۶ء

در مطبع نامی واقع لکھنؤ مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد ہے جسنے جو کلام کیا	ہین سنبے یون حمد کو تمام کیا

کس جی وجان سے اوس خالق انس وجان کی تعریف کرون کہ جسنے تاب آفتاب عالمتاب کی ذات رسالت مآب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر دو جہان کو آفتاب سا چمکایا اور مہر درخشان کیا۔ اور وصف اوس رسول برحق ہادی مطلق کا کس دل و زبان سے لکھون کہ جسنے راہ بھٹکونکو جہان کی تاریکی سے چراغ ہدایت اور مشعل شریعت دکھا کر خرامان خرامان تا در دولت ایقان و ایمان کو پہونچایا آخر بحافظہ چار دیوار چار یار کبار و ابرار کے متاع ایمان جہان کو دشمنان نفس و شیطان سے بچایا بیت خدا یار از تو عشق مصطفی را محمد از تو میخواہم خدا را بعد اسکے حقیر فقیر سراپا تقصیر نالائق خلائق نالائق را لائق معصیت شعار غفلت کردار ژولیدہ حال پریشان مآل رو بخاک نہادہ دل از دست دادہ عاصی منصور احمد ولد مولوی حاجی نور احمد مرحوم مبرور ساکن قصبہ سہسوان ضلع بدایون بخدمت ارباب دانش اور اصحاب بینش کے عرض کرتا ہے کہ گو مدت دراز سے آمد و رفت اور اقامت بطور خوش باشی اور توکل پیشی مقام آگرہ مین تھی بار سے اتفاقاً برای چند روز وارد آگرہ ہوا ناگاہ اس بیار دلی کو یہ نسخہ نادرہ ہاتھ آیا۔ اسکے نسخون سے علاج مرض کا علاج کا شروع کیا فی الجملہ افاقہ پایا اور مریضون کو اس مرض

عالمگیر سے ذکر آیا۔ اہلِ دل نیم بسمل اور مردہ دل زندہ دل ہوگئے یکایک سبکی زبان جان سے یہی کلمہ نکلا کہ
اگر یہ کتاب عربی سے اُردو ہو جاوے تو سارے جہان کو نفع پہونچا دے اور گرفتاران جہان کو بلا سے
چھڑا دے اور ہر جان کو چاشنیِ ذوقِ ایمانی اور مذاقِ ایمان کو ذائقۂ عرفانی چکھا دے مگر چونکہ یہ کار لائق
سراسر منافعِ خلائق نہ لائق اس نالائق عدیم الفرصت سراپا وحشت وحیرت کے تھا چاہا کہ کسی شفیق
دلی شائق اور ماہر اس فن کو تکلیف دوں اور طالبانِ حق کو راحت پہونچاؤں۔ چنانچہ ایک شفیق
دلی جامعِ علومِ ظاہری اور باطنی کو خط لکھا کہ یکایک عنایتِ الٰہی اور حمایتِ رسالت پناہی نے
اس ننگِ نادان ہیچمدان عصیان توامان سے وہ کار نمایاں لیا کہ دامانِ دل وجان وایمان سارے
جہان کو زر وجواہر بے بہا احادیث رسول اللہ اور کلام اہل اللہ سے بھر دیا یعنے اس محض بے بضاعت سراپا
جہالت نے کمال قلتِ فرصت میں وحشت میں عام فہم خاص پسند عربی عبارت سے اردو ترجمہ کرایا
اور بزیر آیات واحادیث اور اشعار مثنوی مولوی معنوی وغیرہ اقوال اہل حال کے مزین کرایا گویا
سرچشمۂ ازلی کو نالہ کر بہایا اور آفتاب کو ذرہ میں چمکایا۔ ورنہ میں کہاں اور یہ سرمایۂ سرمدی کہاں
کجا القطرہ کجا کتاب۔ کجا ذرہ۔ کجا آفتاب بیت صلاحِ کار کجا و منِ خراب کجا ✽ ببین تفاوت رہ از کجا ست تا بکجا
فی الواقع نالائق سے کار لائق ہونا اور ذرہ سے آفتاب چمکنا قدرت خدا اسی کا نام ہے
دکھانا چاہے جب وہ صنعتِ دید۔ تو چمکاتا ہے ہر ذرہ سے خورشید ✽ چنانچہ قبل اس کے اسی طرح
لب لباب مثنوی معنوی کو اس منتشر سے مرتب کراکے یہ ہشت بہشت آٹھ حواشی سے رونق
دلاکر طبع کرایا اور ہر خاص وعام کو نفع پہونچایا اور اوس دریاے رحمت کو ہر شہر ودیار اور
کوچہ وبازار میں نہر سا دوڑایا اور پژمردہ دلوں کو شگفتہ دل کرایا۔ اگرچہ یوجہ اصل مطلب اسکے
اہلِ بصارت اور عقل کو روشن ہے مگر حال آبیاری اور فیض جاری اوس سرچشمۂ فیضان جناب
باری کا مثلِ دریا کے جاری ہے کہ ہر طالب بقدر طلب ظرف اپنے کے سیراب اور فیضیاب ہوتا ہے
اور محروم نہیں رہتا صرف لفظوں میں جو مثل پوست ہیں وہ مزا ہے کہ سننے والے لوٹ پوٹ ہوتے ہیں
جیسا کہ مولانا خود ارشاد فرماتے ہیں ✽ راز را گر می نیابی در بیان ✽ در کہا را تیز کن از فہم آن ✽ سبحان اللہ

جس میوے کے چھلکے مین یہ لذت ہو تو ویسکے گودہ اور مغز کی لطافت اور کیفیت کیونکر بیان ہو پس
ایسا ہی حال اس کتاب کا ہے کہ سننے والون کو بیتاب اور دیکھنے والون کا دل کباب کرتی ہے اور
ہر کس و ناکس مرد و عورت پیر و جوان اور ناخواندون کو فوائد سے مالامال کر دیتی ہے کہ مجمع ناخواندون
مین اگر ایک شخص پڑھیگا سبکو فائدہ ہوگا پس وہ یہی کھانا ہے جو ایک کھاوے اور سبکا پیٹ بھر جاوے
اور اسمین تین باب ہین- اور ہر باب مین دس دس حکایات نادرات - پہلے اسکا نام صحیفت
حکایات الصالحین تھا اب احوال الصادقین ترجمہ حکایات الصالحین رکھا گیا کہین
بامید قبول ورطول واہی - کہین طول فضول ہو کر مختصر ہو گیا ہے بہر تقدیر اصل مطلب کہین ہاتھ
سے نہین گیا ہے - کہین فوائد حاشیہ پر ہین - اور کہین درج حکایات ہین - سبحان اللہ کتاب ہے
یا فہرست کتاب اصحاب لب لباب الوالباب ہے یا کسی طالب خدا کا دل کباب ہے حکایات
نادرات ہین یا ترجمہ آیات بینات - حکایات ہین یا دفتر حالات اولیا ء صاحب کرامات حکایات
ہین یا تشنگان آب ایمان کو مژدۂ آب حیات - یا گرفتاران معاملات جہان کو برات نجات - باب ہے
یا باب جنان - حکایات ہے یا حکایت عرفان - کہ خود آرائی کھوتی ہے - خدا آگاہی کو رونق دیتی ہے
مرے ہوون کو جلا دیتی ہے - آئینۂ دل کو جلا دیتی ہے جیسا کہ مولانا ارشاد فرماتے ہین ابیات
ہین کہ اسرافیل وقت اند اولیا + مردہ را زیشان حیات ست و نما + گر تو سنگ خارۂ و مرمر شوی
چون بصاحب دل رسی گوہر شوی + کار پاکان روشنی و گرمی ست + کار دونان حیلہ و بے شرمی ست
از حدیث شیخ جمعیت رسد + تفرقہ آرد دل اہل حسد + شیخ نورانی ز راہ آگہ کند
با سخن ہم نور را ہمرہ کند + چونکہ مقصود اصلی اس فقیر کا راحت رسانی اور منفعت ایمانی
طالبان دولت جاودانی ہے - نہ کہ غرض نمائش و نیک نامی - اسواسطے قدردانون کی خدمت
مین یہ عرض ہے کہ اگر غلطی اور خطا اس سراپا غلط اور خطا کی ملاحظہ کرین تو بدامن عفو خطا کو
چھپا وین اور اس انگشت نمائی عالم گناہ کو انگشت نما نفرماوین کہ عاجز نواز عاجزون کو نواز دیتے
اور نقطہ کو کتاب اور ذرہ کو آفتاب سمجھتے ہین جیسا کہ شیخ سعدی فرماتے ہین ابیات

چو حرفے پسند آیدت از ہزار + بمردی کہ دست از تعنت بدار + نہ نازم بسرمایۂ فضل خویش + بدریوزہ آوردہ ام دست پیش + شنیدم کہ نانکہ مرد حق اند + خریدار دکان بے رونق اند + ہرچند قصد نام لکھنے کا نہ تھا مگر چونکہ اہل طبع کی طرف سے درج اشتہار ہو گیا مجبوری سے لکھا اور ذریعہ دعا کا سمجھا سے بماند سالہا این نظم و ترتیب + ز ما ہر ذرہ خاک افتاد بجای + غرض نقشیست کز ما یاد ماند + کہ ہستی را نمی بینم بقائے + مگر صاحبدلے روزی برحمت + کند در کار این مسکین دعائے + پس اب بھروسا کرتا ہوں میں اوسی ذات پاک بھروسے والے پر اور بھول چوک کی معافی چاہتا ہوں اوسی معاف کرنیوالے خطا بخشنے والے سے کہ وہی ہے حامی ہر خوار و زار خطا وار مجھ سے گنہگار کا اور عظیم الاحسان علیہ التوکل و علیہ التکلان حسبی اللہ نعم الوکیل نعم المولی و نعم النصیر ۵ ہر کہ خواند دعا طمع دارم + زانکہ من بندۂ گنہگارم + و افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد

فوائد مختلف

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جسمیں یہ چار خصلتیں ہوں وہ پورا منافق ہے اور جو چار سے کم ہوں وہ منافق نہیں بلکہ اوسمیں نشانی منافق کی ہے بچاوے اللہ تعالی اس بلا سے ہر کلمہ گو کو آمین ثم آمین یعنے جب امانت دار ہو خیانت کرے - اور ہر بات میں جھوٹ بولے اور ہمیشہ وعدہ خلاف کرے اور جب کسی سے جھگڑا کرے تو فحش بکے - رواہ البخاری والمسلم اور مسلم میں روایت ہے کہ علامت ایمان کی یہ ہے کہ جو اپنے واسطے پسند کرے وہی دوسرے کے لیے پسند کرے اب ذرا بنظر انصاف اپنے حالات اور برادران دینی کے عادات کو دیکھو کہ کس طور پر ہیں اور مسلم میں روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ اللہ تعالی قیامت کے دن پوچھیگا کہ ہماری نعمت کو طاعت میں صرف کیا یا معصیت میں چنانچہ کلام جناب مولانا کا اس ارشاد کی شرح کرتا ہے ۵ حق بفرماید چہ آوردی مرا

[illegible]

اندرین مہلت کہ من دادم ترا + عمر خود را در چہ پایان بردی + قوت و قوت در چہ فنا کردی +
چشم و گوش و ہوش گوہر ہاے عرش + خرچ کردی چہ خریدی تو ز فرش + روایت ہے کہ قیامت کے دن
زمین اوگل دیگی بڑے بڑے شہتیر اور ستون سونے چاندی کے پس وہ لوگ جنہوں نے مال مارا
یا مال والوں کو مارا یا مال چرایا یا بطور دغا و فریب کے اوروں کا مال کھایا وہ کف افسوس ملینگے
اور آتش حسرت میں جلینگے بعدہ آتش دوزخ کا مزہ چکھینگے فائدہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس آفت سے بچاوے اور
حضرت خدیجہ سے روایت ہے کہ جو برادری سے بسبب امور دنیا کے ملنا قطع کرے وہ داخل جنت
نہوگا۔ ابن مسعود سے منقول ہے جسکے دل میں بقدر ذرہ کے غرور ہوگا کہ حق کو باطل کرے اور
ہر ایک کو ذلیل جانے وہ داخل جنت نہوگا۔ چغل خور مرد ہو یا عورت داخل جنت نہونگے۔
مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ بہشتی نہوگے تم جبتک کہ ایماندار نہوگے اور ایمانداری
حاصل نہوگی جبتک محبت دلی باہم پیدا کروگے اور طریقہ حصول محبت کا حضرت نے باہم
سلام علیک کرنیکو فرمایا یعنے سلام دعا ہے یعنے اللہ تعالیٰ تمکو سب بلاؤں سے بچاوے اور
دعا بیشک ذریعہ محبت باہم کا ہوتا ہے۔ تفسیر فتح العزیز سورہ عم میں مرقوم ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ
کرام نے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ قیامت کے دن فرقے کس طرح سے
ہونگے ارشاد فرمایا کہ میری امت گنہگار سے دس فرقے ہونگے اول فرقہ چغلخوروں کا بندروں
کی شکل کا ہوگا۔ دوسرا فرقہ حرامخور اور رشوت خواروں کا سوروں کی صورت ہوگا تیسرا فرقہ
سود خواروں کا کمال ذلت و خواری سے سر کے بل میدان حشر میں گھسیٹا جائیگا۔ چوتھا فرقہ
جھوٹا فتوی دینے والوں کا اندھا اور خوار ہوگا۔ پانچواں فرقہ عابدوں مغرور اور ریاکاروں
بہرا گونگا ذلیل ہوگا چھٹا فرقہ علما اور مشائخ بے عمل کا جو اوروں کو ہدایت اور نصیحت کرتے تھے

[illegible]

اور خود عمل نکرتے تھے زبانین اپنی چاہتے ہونگے اور زبانین اونکی سینہ پر پڑی ہونگی اور پیپ واہو
بہتا ہوگا اوسکی بدبو سے تمام اہل محشر نفرت کرینگے - ساتوان فرقہ جو جانورون کو بلا سبب ایذا دیتے تھے
ہاتھ پیر کٹے خوار و ذلیل ہونگے - آٹھوان فرقہ آگ کی سولیون پر بشدت عذاب مین گرفتار ہوگا یہ لوگ
بھید غربا کے حاکمون سے کہکر اونکو خراب و برباد کراتے تھے - نوان فرقہ بندۂ حرص و ہوا تابع نفس
پر جفا کار کہ حق اللہ کا زکوۃ وغیرہ نہ دیتے تھے اور امور بیجا محرمات مین صرف کرتے تھے اونکی
بدبو سے تمام اہل محشر کو پریشانی ہوگی دسوان فرقہ اہل تکبر اور نخوت کا کہ ہر کام مین خود رائی
اور خود نمائی کرتے تھے بڑے بڑے کپڑے گندک کے پہنے ہونگے اور تنگی سے وہ کپڑے اونکے
بدن پر چپکے ہونگے الہی توبہ بچا تو کلمہ گویون کو اس آفت سے آمین - اب یہان قدرے حال نیکو کا
لکھا جاتا ہے فرمایا بعضے مانند چودھوین رات کے چمکتے ہونگے اور بعضے مانند ستارون کے روشن ہونگے
کیمیاء سعادت مین لکھا ہے جو کوئی تخم ایمان کا سینہ مین رکھے اور سینہ کو کینہ سے پاک رکھے
اور ہمیشہ ساتھ بندگی خالص بے ریا کے درخت ایمان کو پانی دیتا رہے اور فضل خدا سے آرزو
رکھے کہ سب آفات سے بچا وے وقت مرگ تک یہی حال اوسکا رہے اور ایمان سلامت لیجاے
اوسکو امید کہتے ہین اور پہچان اسکی یہ ہے کہ زمانہ حال اور استقبال مین جو کچھ کار نیک اوس سے
متصور ہون دریغ نکرے اور جو تخم ایمان کا خراب ہووے یعنے یقین کامل نہو اور جو ہو تو سینہ حسد
بغض کینہ سے پاک نہو اور عبادت بھی چندان نکرتا ہو اس حال مین امید رحمت خدا کی رکھنا
اسکو حماقت کہتے ہین مگر اکثر نافہم اسمین فرق نہین کرتے کمال حماقت سے حماقت کو بھی امید دیا
غفلت مین عمر عزیز بسر کرتے ہین ؏ صفات ست در آئینہ تیرہ ولیکن صفا را ببایدتمیز - چنانچہ
ارشاد رسول کریم اس مدعا کا گواہ ہے فرمایا کہ احمق وہ شخص ہے کہ جو جی چاہتا ہے سو کرتا ہے اور
رحمت خدا کی امید رکھتا ہے - ستر قسم پانچوین باب کی پانچوین حکایت یعنے پہلی حکایت اون چار

حضرت فاطمہ اور حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو

قصون سے ہے جو تفسیر عزیزی مین سورۂ بروج کی مرقوم ہین چنانچہ یہ پہلی حکایت بروایت صہیب رومی
صحیح مسلم وغیرہ سے نقل کی ہے کہ بعضے ممبرون نوری پر بکمال تزک شان سے بیٹھے ہونگے اور بعضے
کرسیون سونے چاندی پر جلوہ آرا ہونگے اور بعضے چبوترون مشک اور زعفران پر رونق افزا ہونگے
اسی طرح جسقدر درجہ حق پرستی کا زیادہ ہوگا اوسیقدر درجہ زیادہ ہوگا پس بہ نفع عام اور
منشاء تام اس کتاب مین خلاصہ تینون قصون کا لکھدیا قصہ دوسرا شہر نجران ملک یمن مین ایک
عیسائی ایماندار کسی مالدار کا دربان تھا وقت تلاوت انجیل مقدس کے ایسی روشنی اوسکے
روشن دل سے نکلتی تھی کہ ہر در و دیوار کو روشن کردیتی تھی ناگاہ آقا کے لڑکے کو یہ قدرت خدا
نظر آگئی بیقرار ہوگیا آپسے کھو گیا بحالت مجبوری اپنے باپ سے کہا وہ دیکھتے ہی بیقرار جان
مشتاق ہوگیا چنانچہ دونون مسلمان ہوگئے شب و روز تلاوت انجیل مین صدہا طور کے لطف
اوٹھانے لگے حتے کہ قریب سو آدمی کے مسلمان ہوگئے جب یہ خبر گوش زد بادشاہ کے ہوئی وہ بت پرست
آتش غضب سے سلگ گیا کھدا کر ایک خندق گہری آتش سے پر کرا کر کہا کہ جو اپنی زندگی چاہے وہ
اس دین سے پھر جاوے ورنہ اس آتش مین درآئے اتفاقاً ایک عورت بچہ والی تھی۔ قدرت خدا سے
وہ بچہ گویا ہوا گویا تائید غیبی سے دین حق کا مصداق تھا بزبان فصیح کہا کہ ہان بسم اللہ بے تردد
مین اس آتش گلزار مین درآؤنگا قدرت خدا سے اوسی وقت ایک شعلہ اوس آتش کا بلند ہوا
اور اوس بادشاہ کو مع جملہ امرا جلادیا باقی آدمی سب مسلمان ہوگئے چنانچہ بہت سے بغرض بیعت
مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ مین آئے اور دین عیسوی کی بحث کرنے لگے حتے
کہ آیۂ کریمہ مباہلہ اونکے جواب مین اوتری قصہ تیسرا جو ملک فارس مین واقع ہوا چنانچہ حضرت
علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین کہ دراصل اہل فارس کتابی دین حق پر تھے مگر قدرے شراب بنظر
فائدہ بدنی اوس مذہب مین حلال تھی۔ ناگاہ بعالم بیہوشی زیادہ شرابخوری سے بادشاہ نے
اپنی بہن حقیقی سے حرکت بیجا کی جب نشہ اوترا تو از حد شرمندہ بلکہ زندہ درگور ہوگیا تب اوس
خواہر خوار نے کہا کہ تو دعوی حلال ہونے عقد نکاح بہن بھائی حقیقی کا کر جیسا کہ اول اولاد حضرت

آدم فروش مین جاری تھا بادشاہ نے سبکو بلا کر یہ مسئلہ سنایا اور ہر طرح سمجھا کر ڈرایا مگر وہ لوگ کمال اتحاد
سے کوئی راضی نہوا آخر بادشاہ نے جلکر ایک گہری خندق پُر از آتش درست کرا کے کہا جو کوئی اس
مسئلہ کو نمانیگا اس آگ مین جلایا جائیگا ناگاہ قدرت خدا سے خود بادشاہ اس آگ مین گر کر کوئلہ ہو گیا
اوس روز عقد باہم بہن بھائی کا قوم مجوس مین جاری ہوا اور آتش پرستی بھی قسم عبادات سے ٹھہری
قصہ چوتھا تفسیر زاہدی مین لکہا ہے کہ ایک سال شہر اسلام قوم بنی اسرائیل مین قحط پڑا اہل شہر
ملک حبش کو بھاگ گئے لیکن جب حبش مین اہل قحط پہونچے تو بادشاہ نے بنظر گرانی غلہ کے تدبیر کی
کہ ایک خندق گہری شہر کے گرد آتش سے بھروا کر بادشاہ بت پرست وہان آکر بیٹھا اور ایک بت
نہایت طویل مثل فیل کھڑا کر کے کہا جو مسافر شہر مین آئین اس بت کو سجدہ کرین ورنہ اس آگ مین
جلائے جاوین۔ اتفاقاً پہلے بچہ والی عورت آئی ہر چند اوس سے کہا لیکن اوسنے سجدہ نکیا آخر بادشاہ
نے جلکر اوسکے بچہ کو آگ مین ڈالدیا وہ جگر پارہ بچے کا یہ حال دیکھکر اوسکے جگر مین آگ بھڑکی چاہتی تھی
کہ کلمۂ کفر زبان پر لاوے کہ یکایک قدرت خدا سے اوس بچے نے آواز دی کہ اے مادر مضطر نہ گھبرا
تو بھی اس گلزار مین در آ کہ یہ انوار پروردگار ہین نہ نار ہر دم گلزار بہشتی کی ہوا آتی ہے جان اوسکی پھر قالب مین آئی
بکمال گریہ وزاری جناب باری مین حمد و ثنا کرنے لگی کہ ناگاہ شعلۂ آتش خیمہ گرد کفار بد اطوار کے
ہو گیا اور سبکو جلا کر خاکستر کر دیا فقط

فضائل خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کمال روشن دلی سے پشت و رو سے یکسان دیکھتے تھے اور اندھیری رات مین مانند روز روشن
کے ہر چیز کو ملاحظہ فرماتے تھے اور آپ کے دہن سے آب شور شیرین ہوتا تھا حتی کہ جس بچہ شیر خوار
کے منہ کو لب مبارک لگا دیا تمام روز شکم سیر رہتا تھا اور طالب شیر مادر نہوتا چنانچہ روز عاشورہ
طفلان اہلبیت کو یہی تجربہ ہوا اور بغل شریف اندھ سپید اور خوشبودار تھی اور آواز مبارک

[illegible]

نزدیک سے بلند معلوم ہوتی تھی مگر بہت دور جاتی تھی اور آپ بہت دور کی آواز گوش فرماتے تھے
اور ہمیشہ دل حضرت کا خواب مین بیدار رہتا تھا صرف چشم خواب آلودہ ہوتی تھین اور جمائی کبھی نہ آتی
اور احتلام کبھی نہوتا اور پسینہ بدن مبارک سے ایسی خوشبو آتی کہ مشک و عنبر کو شرماتی تھی جس راہ سے
حضرت گذر فرماتے وہ گلی ہوا خوشبودار ہوکر طالب زیارت کو آنحضرت رہبری کرتی تھی اور پیشاب
پاخانہ کا اصلا زمین پر اثر نہ رہتا تھا کہ زمین فورا نگل جاتی تھی ہان البتہ اوس مقام سے خوشبو مشک
کی آتی تھی اور وقت تولد حضرت ناف بریدہ پیدا ہوے اور ہرگز بدن شریف پر اثر نجاست کا نتھا اور
پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا اور انگشت شہادت آسمان کی طرف اوٹھائی اور اوسوقت ایسا نور عالمگیر
از زمین تا آسمان منتشر ہوا کہ آپکی والدہ ماجدہ نے شہر ہاے شام کے ملاحظہ فرمائے اور فرشتے آپکو
پالنے مین جھلاتے تھے چاند اوس حالت مین آپ سے کلام کرتا تھا اور جب آپ چاند کو اشارہ فرماتے
فورا متوجہ ہوتا اور بارہا بعالم شیرخوارگی اوس سے کلام فرماتے ہمیشہ ایام گرما مین ابر سر مبارک
پر سایہ کرتا تھا اور حضرت جس درخت کے نیچے تشریف لیجاتے وہ درخت جھک کر آپ پر سایہ کرتا اور
اوس سایۂ قد فرخندہ کا زمین پر سایہ نتھا اور پوشاک پر کبھی مکھی نہ بیٹھتی تھی اور نہ کبھی جون بدن شریف کو
ایذا دیتی تھی اور ہر سواری تا رونق افروزی آپکے کمال ادب سے پیشاب و چرک نکرتی اور عالم
ارواح مین سب سے پہلے آپ پیدا ہوے اور سب سے پہلے درجواب الست بربکم کے آپ نے بلی
فرمایا اور سیر شب معراج شریف کی مانند سواری براق در فرف کے آپکو مخصوص تھی عروج فرماکر
آسمانون پر اور بمقام عالی مقام قاب قوسین کے فائز ہونا اور بدیدار الٰہی مشرف ہونا اور فرشتون
کو اونکی فوج بناکر کفار کو جنگ مین قتل کرنا اور بہت سے معجزات عجیب وغریب آپ ہی پر مخصوص تھے اور نیز
جو کچھ مراتب آپکو عطا ہونگے وہ کسیکو نہونگے اور سب سے پہلی قبر سے آپ باہر تشریف لاوینگے اور روز حشر آپ سب سے پہلے ہوش مین آوینگے اور
براق پر سوار کراکے مع ستر ہزار فرشتون کے خدا آپکو بلاویگا اور سیدھی طرف عرش معلے کے کرسی پر بٹھاویگا
اور نشان الحمد کا آپکو عطا ہوگا کہ اوسکے نیچے حضرت آدم اور سب اولاد آدم کی ہوگی اور سب انبیا آپکے
پس رو ہونگے اور سب سے پہلے آپکو دیدار الٰہی عنایت ہوگا اور شفاعت عظمیٰ آپکو عطا ہوگی اور سب سے
پہلے آپ پل صراط سے گذر فرماوینگے اوسوقت تمام اہل محشر کو حکم ہوگا کہ آنکھیں بندکرو کہ فاطمہ دختر محمد صلی اللہ

١٢ [illegible] ١٢ [illegible] ١٢ [illegible] ١٢ [illegible]

علیہ وسلم گذرتی ہین اور سب سے پہلے دروازے جنت کے آپ کھولین گے اور سب سے بڑھکے
عالی رتبہ یہ ہے کہ روز حشر کے آپ مانند وزیر اعظم اوس شاہنشاہِ معظم کے ہونگے۔

عرض مصنف اے نیکوکاران امت محبوبہ خوشا حال تمہارا ہزار طرح سے اپنے اوپر نازان اور
شادان ہو بلکہ صدہا آفرین کرو کہ فرمان برداری ایسے رسول عالی جاہ و الا رتبہ کی تمکو نصیب ہوئی
پس اونکی حکم برداری شبانہ روز مین جانبازی کو سرخروئی دارین جانکر ہر لحظہ اور ہر دم اوسکے
احکام اور سرگرم رہو اور محبت دنیا و فریب نفس مفسد سے ہر دم بچو کہ اس مکار غدار دل آزار نے تمام جہان
کے دل اور جان اور اہل ایمان مین ایک آفت برپا کر دی ہے۔ اور اے گنہگاران امت مرحومہ واسطے
اوپر حال تمہارے کے کمال ندامت سے مٹ جاؤ اور غرق ندامت مین غرق ہو جاؤ ہزاردن نفرین
اپنے حال اور قال پر کہ ایسے پیشوائے ذیشان عالی درجہ کی امت ہو کر اور […] کہلا کر ایسی حد تک
حرص اور ہوا کے ہو گئے کہ بالکل آدمیت سے گذر گئے حیثیت سے جاتے رہے حشر کے روز کیا منہ
دکھاؤ گے اور اس اپنی کمائی کا کیا پھل پاؤ گے ناحق آگے حق کے رسوا اور روسیاہ ہو گے اب بھی ذرا
دل مین شرماؤ ناکردنی سے باز آؤ گریہ و زاری سے بجناب باری دامان گنہگاری کو پاک کرو کہ
سچی توبہ گنہگار کو پاک و صاف مانند بے گناہ کے کر دیتی ہے۔

آغاز اصل کتاب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ معاذ ابن جبل سے روایت کرتے ہین کہ مین ایک دن زار زار
روتا ہوا خدمت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوا۔ فرمایا اے معاذ کس چیز نے
تجکو رلایا۔ عرض کیا یا رسول اللہ ڈرتا ہون کہ کہین آفات لذات دنیا مین گرفتار ہو کر دولت
آخرت سے محروم نہو جاؤن اور متاع ایمانی کو اس مقام گمنامی مین گم نکر جاؤن کچھ نصیحت فرمایئے
کہ حب دنیا جی سے جاتے اور حب عقبی جی مین سما جائے۔ ارشاد کیا اے معاذ ذات پروردگار

[illegible]

بلا شک بے شیار ہے ہر دم گناہ سے بچتا رہے اور لذت دنیا سے بھاگتا رہے کہ کہین تجھکو مغرور کرکے نعمت جنت
سے محروم نرکھے اور مستحق عذاب آخرت کا کرے اور عذاب آخرت کا ایسا سخت ہے کہ ایک ساعت بلکہ ایک
پل بھی کوئی اوسکی تاب نہ لا سکیگا۔ اور آخر زمانہ مین بڑی خرابی برپا ہوگی کہ ہر طرف بُرائی بُرونکی پھیلیگی
اور بھلائی مانند بھلونکے کم ہوگی۔ سچ ہے اور شریعت صرف اسم اور طریقت محض رسم ہوجاویگی پس یہ
مثل مشہور ہے کہ بزرگان در گور و بزرگی در کتاب پس جو کوئی اپنا بھلا چاہے اپنے جی کی پناہ کرنا ہے
اور مصاحبت بُرائیون اور صحبت بُرون سے بچے اور رفاقت بھلائی اور بھلونکی کرے احکام خدا
بدل وجان مانے اور ہر دم کو دم آخر جانے جیسا جناب مولانا ارشاد فرمائے ہین* اندرین رہ میتراش و میخراش
تا دم آخر دمے فارغ مباش + اور اچھون کی پیروی کرے اور ہر دم حکم خدا اور رسول پر مری تو عالی درجہ
مانند عالی درجون کے پاوے اور کوئی چیز مفید صحبت و نصیحت علما اہل شریعت اور عرفا اہل طریقت
سے نہین پس جو کوئی اس سعادت سرمدی اور دولت ابدی سے محروم رہا بلا شک اوسنے دین و دنیا کو
تباہ کیا اور زندہ در گور ہوا اور حال اسکا مانند اوس مریض کے ہے کہ اول اپنے مرض کا علاج نہ کیا
جب وہ مرض لا علاج ہوگیا پھر کوئی علاج مفید نہوا آخر کار وہ مریض مرگیا خواری دارین سر پر لیگیا
اسیواسطے لکھا ہے کہ جو کوئی ہر روز تلاوت کلام اللہ اور کلمات اہل اللہ سے مشرف نہوگا سیاہ دل
اور گم کردہ منزل ہوجائیگا اور ندہر کر رات دن گنہگاری اور نافرمانی جناب باری مین گرفتار
رہیگا بھلائی کا کیا ذکر ہے بھلون کے نام سے بُرا ماننا اور جلتا رہیگا اسواسطے مین نے یہ کتاب بیان
حدیثون اور احوال اصحابیون اور افعال صدیقون اور حالات عارفون اور معاملات عابدون
اور واردات محققون اور حکایات زاہدون اور ریاضات حق پرستون اور طاعات مقبولون
اور شب بیداری بیداردلون اور گریہ و زاری بخوف جناب باری اور خموشی از کلام بیجا اور
بچان کوشی بہ کلام بیجا اور نفع رسانی واسطے ہر خاص و عام اور کمال و لہی بداون طعام

[illegible]

[illegible]

بحکم خالق انام نہ برائے شہرت و نام لکھی بلکہ اہل اسلام شرافت و خوبی اسلام کی بخوبی جانین اور
بدل مانین اور خلاف مذہب غیر مذہب وجاہت اسلام دیکھکر جی جان سے کھو جائین اور حصول
دولت ایمان کو اسی ملت مین منحصر جانین چنانچہ فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نورانی
کرو اپنے منھ کو نورانیون کے ذکر سے اور اللہ مدد اتا ہے اور اوسی پر بھروسا کرتا ہون اور اوسی سے
چاہتا ہون توفیق اور معافی بھول چوک کی بیشک وہی ہے معاف کرنیوالا خطاوارون اور بخشنے والا
گنہگارون کا روایت ہے موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ میری مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص عاقل کسی قوم غافل کی خیر خواہی کرے اور اوس
قوم سے بلاے ناگہانی اور طوفان بلا اور لشکر پر جفا تمہاری بربادی کو آتا ہے اور مین نے بچشم خود
دیکھا ہے ۔ پس اپنا بھلا چاہو تو کسی طرف بھاگ جاؤ ورنہ ناحق قتل ہو جاؤ گے اور بجز حسرت کے
کچھ پھل نہ پاؤ گے ۔ پس ایک فرقہ اوس سچے قول کو سچا جانکر اوسیوقت بھاگ گیا اور سب سامان
آسائش اور آرائش اور مکان کو چھوڑ گیا اور دولت جان و ایمان سلامت لیگیا اور ہر ایک گروہ
نے اوسپر عمل نہ کیا بلکہ اوسکو جھٹلایا کہ ایسے قصہ کہانی بہتیرے سنے ہین وقت پر دیکھا جاویگا
جو کچھ ہوگا ابھی سے کیون راحت مکانی چھوڑین اور مصیبت جانی اختیار کرین کہ آب نادیدہ
موزہ از پا کشیدہ ۔ پس وہ فرقہ سب قتل ہو گیا جان و ایمان سے جاتا رہا ۔ قفیزہ حسرت سر لیگیا ۔
پس اسی طرح جسنے میری تابعداری کی دونون جہان کی راحت اور آبرو پائی اور جسنے سرتابی کی اوسنے
خرابی پائی سر میلی روایت ہے کہ حجاج بن یوسف بڑا ظالم تھا کہ اوسنے ہزارون اہل حق کو ناحق
قتل کیا چنانچہ حالت حیات مین اللہ تعالی نے اوسپر عذاب دوزخ نازل کیا یعنے ایک بڑا بچھو ہر دم اوسکو
ڈنک مارتا تھا اور وہ زار زار روتا تھا ہر چند اوسکے مارنیکی تدبیرین کرتا تھا مگر کسی طرح وہ بچھو عذاب کا
مارا نہ جاتا تھا اور اگر وہ اتفاقا کبھی مرجاتا تو قدرت خدا سے فورا زندہ ہو جاتا اور بزبان فصیح کہتا

فائدہ [illegible]

[illegible]

کہ اے دوزخی مین عذاب دوزخ ہون حکم خدا سے تجھپر مسلط ہوا ہون تجھکو اس جہان سے مٹاؤنگا اور
مین پھر کبھی نہ مٹونگا - آخرکار وہ بد اطوار اوسی عذاب مین گرفتار زار و نزار رہا اور وبال آخرت کا اوپر
سر پر لیگیا اور دنیا سے گذر گیا اور بعض روایت ضعیفہ مین یون بھی ہے کہ کسی شخص نے اوسکو خواب
مین دیکھا پوچھا کیا حال ہے کہا اچھا حال ہے بہشت مین مگر کبھی تمنا کرتا تھا اوسکے سبب سے
چھٹکارا ہو گیا - اور منقول ہے کہ فرعون باوصف خودآرائی اور دعوی خدائی کے چار سو برس جیا
اور خوب عیش و آرام مین رہا اور درد سر کا نام کبھی سر مین نہ دیکھا ہر چند حضرت موسی علیہ السلام نے
جناب باری مین عرض کی کہ خداوندا اسکو غارت کر کہ اسکی گمراہی سے سارا جہان گمراہ ہے حکم ہوا
اے موسی عرض تمہاری قابل قبول ہے مگر چند باتین اس ناپسند کی مجکو پسند ہین - اسواسطے
یہ خودآرائی اور دعوی خدائی کرتا ہے اور اپنی سزا کو نہین پہونچتا ہے وہ یہ کہ کسی پر ظالم نہین -
غرض آشنا کا آشنا نہین - اپنے آرام کیواسطے کسیکو ایذارسان نہین - بدی اور بدون کا وہان
گذر نہین نیکون اور درست کردارون کو نہین چھیڑتا بد اور قزاقون کا نام و نشان نہین چھوڑتا اور
ہر وقت لنگرخانہ جاری رکھتا ہے اور بھوکون کو بخوبی کھلاتا پلاتا ہے بھوکون کا کھلانا اوسکا مجکو
بہت بھاتا ہے جب حضرت موسی نے بہت دعا و زاری کی تو جناب باری سے بلا سے قحط نازل کی
فرعون نے عاجز ہو کر لنگرخانہ بند کر دیا اوسیوقت مستحق عذاب ہو کر اپنے اوپر دروازہ مرگ کا کھول لیا
پھر ساتھ خواری و زاری کے اس جہان سے گذر گیا جیسا کہ اپنے مقام پر مفصل مرقوم ہے باب اول
اکل حلال اور صدق مقال مین حکایت روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ اگر کوئی
عابد اسقدر عبادت کرے کہ اوسکی پیٹھ مانند گوشہ کمان کے جھک جاوے اور اسقدر روزے رکھے

[illegible]

کہ باشند بیگمان سے لاغر ہو جاوے - قسم ہے اللہ کی نہ نفع دیگی اوسکو اسقدر عبادت اور مشقت اونکی مگر جبتک کہ وہ اکل حلال و صدقِ مقال بطور پیشہ اختیار نکریگا -

حکایت نقل ہے کہ ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے جب محبت خدا کا مزا پایا اور اکل حلال کو بھی پہچانا تب لذت اور حکومت دنیا سے و فتنہ دل گھبرایا تو یکبارگی حب دنیا اور سلطنت دنیا کو چھوڑ دیا خیال کیا کہ خراسان میں اکل حلال میسر نہوگا ملک عراق کو گئے اور اوسکے چہار طرف پھرے کہیں اکل حلال نملا - لاچار ہوکر ملک طرطوس کو گئے - وہانپر باغبانی دس درم ماہواری کی اختیار کی - ایکدن مالک باغ باغ میں آیا - انار شیرین منگایا حضرت ابراہیم ایک انار لیگئے وہ ترش نکلا کہا ہمنے شیرین منگایا تھا یا ترش پھر اوسی رنگ شیرین سمجھکر لائے اتفاقاً وہ بھی ترش نکلا پھر بہت ترش ہوکر اوسنے کہا شیرین کیوں نہیں لاتا - ابراہیم نے ناخوش ہوکر کہا شیرین کہاں سے کہا میں کیا جانوں شیرین کونسا ہے اور ترش کونسا ہے میں میوہ رکھنے کا نوکر ہوں یا کھانیکا مالک نے از روی طعن کہا تو مدت سے باغبانی کرتا ہے اور میٹھے کھٹے کو ابتک نہیں جانتا کیا تو ابراہیم ادہم ہے جو ایسی دیانتداری اور پرہیزگاری میں دم مارتا ہے یہ سنتے ہی نوکری چھوڑدی اور کنجی باغ کی پھینکدی مالک خود جان گیا کہ یہی ابراہیم ادہم ہیں پھر ہرچند اوسنے معذرت اور خوشامد کی اونہوں نے قبول نکی فرمایا پہلے تو مزدوری تھی اور اب بزرگی ہے اور ہم محنت کا کھاتے ہیں - تقوی طہارت کو نہیں بیچتے پھر وہانسے ملک شام کو گئے وہاں شقیق بلخی سے ملاقات ہوئی کہا ای برادر ابراہیم کیا حال ہے کہا گیا کہوں اکل حلال کی تلاش میں شہروں شہروں جنگلوں جنگلوں پہاڑوں پہاڑوں مارا مارا پھرتا ہوں

کہین میسر نہین آتا۔ ف۱

حکایت نقل ہے کہ ایک شخص بشیر نامی بڑے اتقیا مین سے تھے کہ ہمیشہ اونکی حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوتی تھی ایک دوست اونکا جوان صالح تھا اوسنے بھی ایک مرتبہ واسطے ملاقات خضر علیہ السلام کے ہمراہ اپنے لیگئے جنگل مین ایک مکان مین ملاقات ہوئی حضرت خضر نے بشیر سے پوچھا یہ جوان کون ہے۔ کہا یہ بڑا متقی ہے حضرت خضر نے جوان سے پوچھا تو کبھی کسی لشکر مین بھی رہا ہے کہا نہین کہا کبھی صحبت پدر مین بھی رہا ہے کہا نہین کہا کچھ ترکہ ریاست پدری سے پایا ہے کہا ہان ف بعد اسکے نہ وہان مکان تھا نہ خضر پھر بشیر کو بھی ملاقات حضرت خضر کی کبھی میسر نہوئی۔

حکایت ابراہیم شہبانی ایک بادشاہ روم سے نقل کرتے ہین کہ بہدایت الٰہی بیٹا اوسکا مسلمان ہوگیا باپ نے یہ خبر سنکر اوسکے مارنیکا قصد کیا وہ بدریافت اس حال کے دار السلام کو بھاگ گیا وہان عبادت الٰہی مین ساٹھ برس مشغول رہا اتفاقاً بیمار ہوا مین اوسکا حال پوچھنے گیا دیکھا کہ خاک پر پڑا ہے اور کچھ سر تلے دھرا ہے۔ مجکو کمال افسوس ہوا مین نے کہا کہ کسی چیز کو جی چاہتا ہے کہا ہان انار شیرین کو پس مین سنکر پاس پڑوس سے لکڑی کاٹنے کو کچھ لیکر جنگل کو گیا اور گٹھا لکڑیون کا لایا اور اوسکو بیچکر انار شیرین لیا اور جلدی سے لاکر دیا کہا کہانسے لائے ہین مینے تمام حقیقت اوسکی بیان کی کہا جسکے ہتیار سے تم لکڑی کاٹکر لائے ہو دریافت کرو کہ وہ نیک چلن ہے یا بد چلن بعدہ دریافت کرنیکے معلوم ہوا کہ وہ بد چلن ف۲ ہے اوسیوقت انار پھینکدیا کہ مین ایسے انار کو نہین کھاتا پھر کہا شیخ حمشاد کے ملنے کو میرا جی چاہتا ہے ناگاہ شیخ حمشاد بعد مغرب کے آگئے مین نے پوچھا کہ کسوقت چلے تھے اور یہانسے کسقدر فاصلہ ہے کہا سات آٹھ منزل ہے بعد نماز مغرب کے الہام ہوا کہ فلانا جوان بیمار ہے تمہاری ملاقات کا

ف۱ [illegible]

[illegible]

مشتاق ہے اوسیوقت وہانسے چلا جوان اونکی ملاقات سے بہت خوش ہوا بعد اسکے جان بحق تسلیم کی۔

حکایت نقل ہے کہ ایک متقی خراسانی کی کہ اکلِ حلال کی تلاش مین ملکِ شام تک گئے وہانکے لوگون نے کہا سواے حضرت حسن بصری کے قوتِ حلال کہین میسر نہوگا تم چاہو ساری جہان پھرو پھر وہ تب حسن بصری کے پاس گئے اونہون نے کہا میرے پاس قوت حلال کہان مجھے فقیر جانکر لوگ کچھ بھیج دیتے ہین بعد تین دن کے کہ حرام بھی حلال ہو جاتا ہے بقدر سدِ رمق کے کھا لیتا ہون ہان گاؤن مین ایک شخص کے پاس اکلِ حلال سنا ہے وہان جاؤ شاید ملجاوے وہان بھی گیا دیکھا کہ وہ شخص ہل جوتتا ہے اور بیلون کو پانی پلاتا ہے اور چارہ کھلا کر بہ آسانی تمام کام لیتا ہے کسیوقت اونکو چھوڑ دیتا تھا اوسنے بعد سلام علیک کے اکل حلال اوس سے طلب کیا کہا اگر پہلے سے آتے تو ملتا اب نہین رہا اسواسطے کہ ایک روز یہ بیل آپسمین لڑتے ہوے دوسرے کے کھیت مین جا پڑے اور اوسکی کھیت کی مٹی اونکے پاؤن مین لگکر اس کھیت مین ملگئی اب اناج اس کھیت کا قسم حلال سے نرہا مجبور ہون فقط

حکایت نقل ہے کہ رہیب بن الفرد الملکی متلاشی قوت حلال کے تھے ایکدن کہین صفا مروہ کے پاس چھوارے فروش کو دیکھا اوس سے پوچھا کیسے چھوارے ہین اور کہانسے لایا ہے وہ ناخوش ہو کر کہنے لگا کیون ناحق جھگڑا کرتے ہو لینا ہو تو لو نہ لینا ہو مت لو۔ کہا مین شبہہ کی چیز سے پرہیز کرتا ہون وہ بولا سبحان اللہ مصر کی روٹی جو مشکوک ہے بلا شبہہ حلال جانکر نوش فرماتے ہو اور چھوارے لینے مین اسقدر تحقیقات کو کام فرماتے ہو یہ سنتے ہی بہت روئے اور قسم کھائی کہ نہ کھاؤنگا کھانا مگر بعد تین دن کے کہ مردار بھی حلال ہے پھر ویسا ہی کرتے کہ بعد تین دن کے اول جناب باری مین گریہ و زاری کرتے کہ اے خدا تو خوب جانتا ہے کہ شدت بھوک سے جان بلب ہون اور زندگی سے عاری تب بقدر سد رمق کے

[illegible]

پہلی رکعت میں سورہ بقرہ اور دوسری میں آل عمران پڑھی نفس کو بہت شاق گزرا تنگ ہو کر کہنے لگا کہ شدت گرمی میں سفر کرنا اور اسقدر مشقت اوٹھانا پھر بھوکے پیاسے مرنا اور شام کو بھی بروزہ افطار نکرنا کیا ضرور تھا میں نے کہا تھوڑا صبر کر اسقدر بے قرار نہو کہ ناگاہ ایک شخص خوان میں کچھ کھانا اور پانی سر پر لایا بعد سلام علیک کے میرے آگے رکھدیا میں نے کہا یہ کیا ہے بولا مجھکو خواب میں حکم ہوا تھا کہ جا اوٹھ اور جو کچھ حاضر ہو فلانے مقام پر لیکر حاضر ہو کہ ایک خاص بندہ خدا نے ابھی تک روزہ افطار نہیں کیا پس جو کچھ حاضر تھا خدمت میں حاضر کیا معاف کیجے پھر میں نے پوچھا مکان تیرا کتنی دور ہے کہا سات آٹھ کوس ہوگا۔ ف ۱

حکایت نقل ہے مالک ابن دینار کی کہ قسم قسم سالن اور میوہ جات سے کچھ نکھاتے تھے صرف دو چار چپاتی روکھی رات کو تناول کرتے تھے اور جو گرم ہوتی تو مانند سالن کے مزے سے کھاتے تھے گرم ہونا روٹی کا بجاے سالن کے سمجھتے تھے اتفاقاً بیمار ہو گئے پھر فضل الٰہی سے اچھے ہو گئے ایکبار نفس نے گوشت کھانیکی خواہش کی اور بہت تنگ کیا ناچار ہو کر تھوڑا سا گوشت لیکر بیمار پڑ گئے اور گوشت کی خوشبو نفس کو سنگھاتے تھے اور نادان لڑکے بچلے کی طرح اوس دانا دشمن کو سمجھاتے تھے اور ہر طرح اوس خبیث جبلی کو تسلی دیتے تھے اور کہتے تھے اے نفس مطمئنہ بظاہر میں تجھکو دکھ دیتا ہوں اور حقیقت میں تجھکو سکھ پہونچاتا ہوں کہ دنیا کے مزے سے باز رکھتا ہوں اور آخرت کا مزہ چکھاتا ہوں تاکہ تو لذات دنیا سے باز رہے اور عذاب آخرت سے نجات پاوے اور قیامت میں ذلیل نہووے اور قرب الٰہی میں ہمیشہ خوش رہے اور زار زار روتے تھے اور اس مضمون کے اشعار پڑھتے تھے کہ اسقدر میں نے صبر کیا لذات دنیا سے کہ نفس ناچار ہو کر میرا دوست ہو گیا پھر جو میں نے کہا اوسنے کیا اور کچھ عذر نہ کیا اور بہت خواہشیں جی میں مانند دریا کے اوٹھتیں اور جوش مارتی تھیں مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے صبر اسپر کیا جاتا تھا اور کچھ خیال میں نہ لاتا تھا۔ ف ۲

حکایت نقل ہے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ایک مرتبہ میں حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ
اپنے اوستاد کی خدمت مین حاضر ہوا اونکو بہت اُداس پایا کہ عرض کیا کہ یا حضرت آج مزاج کیسا ہے اوسقدر
ملال کیون ہے فرمایا کیا کہون کل عجیب واردات گذری کہ نفس نے بہت تنگ کیا اور سرد پانی
نئے کوزے سے پینا چاہا بہت ٹالا مگر وہ باز نہ آیا آخر مجبور ہو کر ایک نیا کوزہ خادم سے منگایا اوسنے
لاکر خوب صاف کرکے پانی سرد بھر کر میرے پاس رکھدیا جب مین اپنی معمولات سے فارغ ہوا چاہا کہ پانی
پیون یکایک آنکھ لگ گئی کیا دیکھتا ہون کہ ایک حور سراپا نور نہایت خوبصورت حلۂ بہشتی سے آراستہ
میرے پاس کھڑی ہے مین متحیر ہو گیا۔ الٰہی یہ حسن وجمال باکمال کس صاحب حسن وجمال کا ہے کہ مین نے
آجتک دیکھا نہ سنا پھر مین نے کہا یہ زیبائش وآرائش کس لیے ہے وہ حور منہ پھیر کے بھوین چڑھاکر
تیوری بدلکر کہنے لگی کہ جو سرد پانی نئے کوزہ کا پینا چاہتے ہین اور خواہش جی کی بجھاتے ہین ہم اونکے واسطے
نہین ہین پھر وہ کوزہ کو ٹھوکر مارکر چلی گئی جب مین نیند سے چونکا تو دیکھا وہ کوزہ ٹوٹا پڑا ہے۔ ف ۱

حکایت نقل ہے کہ حبیب عجمی کے نفس نے سات برس تک گوشت کی خواہش کی اور تنگ کیا جب
بہت تنگ کیا مجبور ہو کر آدھا درم لیکر بازار کو گئے اوسمین سے آدھے درم کی روٹی لی اور آدھے
درم کے کباب لیکر چلے۔ ناگاہ راہ مین ایک لڑکا کسی غریب کا ملا اوس سے پوچھا کہ تو کسکا لڑکا ہے اوسنے کہا
کہ میرا باپ مر گیا اور اوسکا یہ نام تھا اتفاقاً باپ اوس لڑکے کا حضرت حبیب عجمی کا آشنا تھا یہ سنکر وہ
کباب اور روٹی اوسکو دیدی اور بہت افسوس کیا۔ ف ۲

حکایت نقل ہے کہ دو بزرگ صاحب کرامت بلا کشتی دریا سے عبور کرتے تھے اتفاقاً ایک مقام پر
ٹھیرے ایک شخص نے اونکی دعوت کی اور قسم قسم سالن سے کھانا تیار کیا ایک صاحب نے خوب کھایا
دوسرے نے کم کھایا جب دریا کے کنارے پہونچے جسنے کم کھایا تھا وہ پانی پر چلا گیا اور جسنے بہت

[illegible]

[illegible]

کھایا تھا وہ شخص دیکھتا رہا چنانچہ تمام رات گذر گیا رات کو اپنے اوستاد کو خواب مین دیکھا اور اپنی سب پریشانی
کا حال بیان کیا فرمایا کیا تو نہین جانتا کہ جو کوئی نفس کی تابعداری اور شکم پروری کرتا ہے خواہش دلی
سے محروم رہتا ہے اور دولت معرفت کو نہین پاتا ہے اسواسطے کہ جب تو شکم سیر ہوگا تو مثل دیوار
بیکار پڑا رہیگا اور جو بھوکا رہیگا تو مانند سگ گزیدہ کے کیا آزار دیگا ارشاد جناب مولانا مرشد ہاست

چون شدی تو سیر مرداری شدی * بیخبر افتادہ دیوارے شدی * چون گرسنہ میشوی سگ میشوی
تند و بدپیوند و بدرگ میشوی * پس دمے مردار و دیگر دم سگے * چون کنی در راہ شیران خوش تگے ق

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ حاتم اصم نے اپنے شاگرد سے گوشت منگایا وہ گوشت لینے گیا دیکھا
کہ ایک بزرگ گوشت بیچتے ہین اونسے کہا کہ ایک دانگ کا گوشت دیجیے اونہون نے گوشت تازہ اوسکو زیادہ
دیا جب اصم کے پاس لایا وہ دیکھکر خوش ہوے کہا ہر روز اونہین سے لایا کر جب خادم پھر گوشت لینے گیا
گوشت بیچنے والے بزرگ نے کہا تو ہر روز گوشت کھاتا ہے کہا مین نہین کھاتا ہون بلکہ حاتم کیواسطے
لیجاتا ہون متعجب ہوکر کہا کہ حاتم سے بڑا تعجب ہے کہ جو جی چاہتا ہے وہی کھاتا ہے مجکو تیس برس گوشت
بیچتے گزرے آجتک لذت گوشت سے واقف نہین ہون۔ اگرچہ نفس مجکو بہت تنگ کرتا ہے۔ ق

حکایت نقل ہے ابو القاسم قادسیہ سے کہ ایک مرتبہ قادسیہ مین رات کو آواز آئی کہ اے لوگو فلانے
جنگل مین ایک اولیاء اللہ کسی مصیبت مین گرفتار ہین جلد جاکر اونکی خبر لو کہ زیادہ دکھ پاوین
سنتے ہی سب شہر والے اوس مقام پر پہونچے دیکھا تو ابو الحسن نوری ایک گڑھے مین پڑے ہین
سبنے اونکو بکمال ادب و حفاظت جلدی سے نکالکر سوار کرکے شہر مین لائے ہم نے اپنے مکان مین
اوتارا دو چار روز کے بعد اونہون نے پھر قصد سفر کا کیا مین نے کمال ادب سے عرض کیا کہ یا حضرت
اسقدر مصیبت اختیار کرنے مین کیا حکمت ہے فرمایا مین مدت سے جنگل کی سیر کرتا پھرتا تھا جب
اس شہر کے قریب آیا تو میرا نفس نہایت خوش ہوا کہ یہان ہمارے بہت دوست اور آشنا ہین خوب
دعوتین کھاینگے اور یہین اوترائینگے اور سب دکھ سفر کے بھول جاینگے مجکو اوسکی خوشی سے نہایت رنج ہوا

[illegible]

ق

کہ یہ صرف کمانے کے خیال سے اسقدر راغبی ہے اور چاہتا کہ وہ بیت اگر پاوینگا تو خدا جانے کیا آفت و قیامت بپا کریگا یہ سنکے کہا تعجب ہی خدا کی پاکی کی اینکہ صورت اس شہر کی نہ ہووے تو کبھی نہ دیکھا اگرچہ خون ٹپکے مجرما وقف

حکایت نقل ہے مالک ابن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ فلانے مقام پر ایک اولیا اللہ تیرے ملاقات کے مشتاق ہیں اول خواب کو خیال سمجھا بعدہ جب کئی رات دن برابر یہی خواب دیکھا پھر جلد اوس مقام پر گیا دیکھا کہ ایک بزرگ مسجد کے دروازہ پر اذان کہہ رہے ہیں میں نے سلام علیک کی کہا وعلیکم السلام اے مالک ابن دینار میں متحیر ہوگیا کہ اونہوں نے میرا نام کیونکر جانا کہا جس نے تمکو یہاں بھیجا اوسی نے تمہارا نام بھی بتایا پھر بعد نماز کے مجکو گھر میں لیگئے اور روکھی روٹی جو کی سامنے آگئے میں نے کہا اگر نمک ہوتا تو اوس سے لگا کر کھاتا شیخ نے خادم سے اشارہ کیا وہ لوٹا گرو رکھکر نمک لائے پھر میں روٹی کھا کر شکر خدا کا بجالایا کہ الحمد للہ مجکو اسقدر صبر و قناعت حاصل ہے کہ نمک کو بچا رکھے ساکن نے گرنے سے روٹی کھائی خادم نے کہا سبحان اللہ اگر تم قانع ہوتے تو ہمارا لوٹا کیوں گرو ہوتا ہم ستر برس سے نمک سے واقف نہیں ہیں یہ سنتے ہی مالک ابن دینار نے ایک چیخ ماری اور کپڑے پھاڑتے روتے چلاتے ہوئے جنگل کو چلے گئے ف

باب تیسرا ریاضت اور عبادت اہل اللہ میں

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لوگوں نے عرض کی کہ آپ اسقدر مشقت شاقہ کیوں اوٹھاتے ہو کہ نہ دن کو چین نہ رات کو آرام کرتے ہو فرمایا اگر دن کو آرام کروں تو رعیت بے آرام ہو اور اگر رات کو چین کروں تو رعیت بے چین رہے اور نفس امارہ قوت پاکر خوار کرکے مستحق عذاب قیامت کا کرے پس جو کوئی دوسرے کی راحت اور اپنی نجات چاہے وہ اس دنیا میں کیسے آرام پائے۔ ف

حکایت [illegible]

حکایت نقل ہے مسروق بن الاخدام رحمہ اللہ کی کہ وہ ہمیشہ تہجد گزار رہتے اسقدر نماز مین کھڑے رہتے تھے کہ پیر سوج جاتے تھے گھر والے یہ حال دیکھکر بہت گریہ وزاری کرتے تھے ایک مرتبہ اونکی مان نے نہایت تنگ ہوکر کہا اے بیٹا اسقدر کیون مشقت اوٹھاتے ہو اور اپنی جان ناتوان کو دکھہ دیتے ہو اللہ تعالی نے کیا تمہارے اکیلے ہی کے لیے دوزخ بنائی ہے جو ایسا ڈرتے ہو بلکہ سارے جہان کیواسطے بنائی ہے پس مرگ انبوہ جشنے دارد ۔ عرض کیا کہ آپنے بجا فرمایا مگر بندہ کو ایک لمحہ بندگی سے غفلت نچاہیے آگے اوسے اختیار ہے مارے چاہے نوازے پھر جب وقت مرگ قریب ہوا رونا شروع کیا لوگون نے کہا تم اسقدر کیون روتے ہو تمام عمر تمنے عبادت الٰہی مین گزاری ہے کہا یہی تو ڈر ہے کہ اب وقت امتحان ایمان کا ہے مبادا عمر بھر کی کمائی برباد ہوجائے اور قہر الٰہی سر پر آجاوے نیکی برباد گنہ لازم ہو واللہ اعلم مستحق ثواب ہون یا لائق عذاب ا کاش کیا اچھا ہوتا جو مین پیدا نہوتا ۔ کاشکے مادر نزادے مرا + یا مرا شیر کے بخوردی در چرا + تو مین اس دکھ مین کیون مبتلا ہوتا ۔ ف[1]

حکایت محمد ابن جریح سے نقل ہے کہ ایک مرتبہ مقام عبادان حضرت وکیع استاد امام شافعی رحمہ اللہ کی خدمت مین گیا چالیس دن وہان رہا ہر روز یہی معاملہ دیکھا کہ وہ ہر روز ایک قرآن مجید ختم کرتے اور پھر اسکے ثواب کو بخشدیتے اور سو حدیث شریف پڑھاتے اور رات دن آرام نہ لیتے ۔ ف[2]

حکایت نقل ہے ابراہیم ادہم کی کہ ایک مرتبہ جوش وخروش حب خدا مین بیخود ہوگئے خودی سے گزر گئے زیارت بیت اللہ کو سر کے بل چلے کہ ایسے مکان مقدس کو پیر سے جانا کمال بے ادبی ہے اگرچہ یہ جاود دولت حج مدت دراز مین نصیب ہوگی اور پیر سے جانیوالے ہر سال حج کرتے ہین پھر ایک قدم چلتے اور سجدہ کرتے موافق ارشاد مولانا کے ع شنیدم کہ مردے براہ حجاز + بہر خطوہ کردے دو رکعت نماز + اسی طرح سے سات برس مین مکہ معظمہ مین پہونچے بارہ برس حرم محترم مین عشا کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی بعد اسکے رات کو رحلت کی جانب آسمان سے آواز آئی کہ زمین کے سردار نے آج رحلت کی پھر دن کو

اوسکا یکا جملہ کا [illegible] ۱۲ ۱۲ ۱۲ — [illegible] — ف[2] [illegible] سبحان اللہ [illegible] ۱۲ — [illegible] — ف[3] [illegible]

تمام شہر میں شہرت ہوئی کہ ابراہیم ادہم نے انتقال کیا۔ ف

حکایت نقل ہے سلیمان دارانی سے کہ مین ایک مرتبہ حسب معمول نماز تہجد مین مشغول تھا بعد فراغ کے غلبہ نیند سے ذرا آنکھ لگ گئی کیا دیکھتا ہون کہ حور سراپا نور نہایت شکیلہ بزیور زیور حسن خوبی بخوبی آراستہ و بلباس حلہ بہشتی پیراستہ ہے اور اوسکی چہرہ کی چمک سے در و دیوار مانند آفتاب کے چمکتے ہین مین دیکھکر متحیر ہوگیا کہ یا الٰہی یہ نور ظہور کس سراپا نور کا ہے آیا یہ حسن و جمال ہے یا خواب و خیال ہے کہ کبھی ایسا دیکھا نہ سنا پھر مجکو پیر سے ٹھوکر مار کر جگایا کہ سبحان اللہ آپ خواب غفلت مین پڑے ہین اور ہم انتظار محبت مین کھڑے ہین پھر مین فوراً کھڑا ہوا اور اوسوقت کے سوز کی نہایت تھی اللہ اللہ اوس حسین کے حسن کا وہ عالم تھا کہ اگر وہ ذرا سا جلوہ دکھاتا تو تمام عالم پر عالم بیہوشی کا ہوتا بولی اے بیتاب کیا تجکو حقیقت اس آب و تاب عالمتاب کی معلوم نہین جو بعد بیقراری اور اضطرابی بیتاب ہے مین نے کہا بخدا مجکو آگاہی نہین کہا ایک مرتبہ کڑاکے کے جاڑے مین تو بکمال ادب نماز تہجد پڑھتا تھا اور خوف الٰہی سے بعد بیقراری و اضطراب چشم پُرآب اور بیتاب تھا مجکو حکم ہوا کہ فردوس اعلیٰ سے جلد جا اور اوسکے سرخ آنسو کا اپنے چہرہ پر گلگونہ لگا پھر مین نے ایسا ہی کیا چہرہ میرا مثل آفتاب کے روشن ہوگیا جیسا کہ اب تو نے دیکھا ف

حکایت نقل ہے ایک عورت رابعۃ العدویہ سے کہ وہ ہمیشہ اپنے نفس کو کہتی تھین کہ یہ رات آخری ہے جسقدر ہوسکے بندگی الٰہی کر لے کل تو دنیا سے کوچ کر جائیگی سوائے حسرت کے اور ساتھ کچھ نہ لیجائیگی اسی طرح دم دلاسا نفس کو دیتین اور سب کام اوس سے بخوبی لیتین اور تمام رات یاد الٰہی مین مشغول رہتین بعد نماز صبح کے دن کو بھی اس طرح سے نفس کو دم دیکر عبادت الٰہی بخوبی بجا لاتین جب نیند کا غلبہ ہوتا تو گھر مین ٹہلتین اور نفس کو بہلاتین اور کہتین یہ ذرا سا سونا اور پھر اوٹھنا کس کام کا آخر بعد مرگ کے تا قیام قیامت سونا اور راحت پانا ہے اسی انداز سے پچاس برس تک

[illegible]

رات ان عبادت خدا میں گزاری اور کبھی سر تکیہ کمر زمین پر پیٹھ نہ لگائی آخر کو اسی حال میں رحلت کر گئیں ف۱

حکایت نقل ہے رابعہ بصری رحمہا اللہ کی کہ وہ ہمیشہ شب بیدار رہتیں اور چار سو رکعت نماز ادا کرتیں پھر صبح کی نماز پڑھکر سستی رفع کرنے کو ذرا جا نماز پر بیٹھ جاتیں پھر آنکھ لگتی اوچھل پڑتیں اور نفس کو بہت لعنت و ملامت کرتیں کہ تو کب تک خواب غفلت میں رہیگا کیا تجکو معلوم نہیں کہ موت سر پر کھڑی ہے

بیت جاگنا ہو جاگ لے افلاک کے سایہ تلے + حشر تک سویا کریگا خاک کے سایہ تلے + اور کرتا موٹے کمل کا پہنے رہتیں لوگوں نے بعد مرگ بموجب وصیت کے اوسی میں کفنا دیا پھر کسی عورت نے رابعہ کو خواب میں دیکھا کہ ریشمین سبز کرتا خلعت پہنے ہوئے ہیں کہا وہ کرتا کمبل کا کہاں ہے بولیں اوسکے بدلے اللہ تعالیٰ نے مجکو یہ عطا کیا کہا کہ اے رابعہ کوئی ایسی بات بتا جس سے قرب الٰہی حاصل ہو کہا یاد الٰہی سے زیادہ کوئی ذریعہ قرب الٰہی کا نہیں ہے ف۲

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ صفوان نے سونے پر قسم کھائی چنانچہ چالیس برس لیٹنے کی نوبت نہ آئی جب کبھی نیند غلبہ کرتی تو زانو پر سر رکھکر سستی رفع کرتے اور پھر بدستور عبادت الٰہی میں مشغول ہو جاتے جب قریب المرگ ہوئے اور نہایت تکلیف ہوئی تو لوگوں نے کہا ذرا دیوار سے تکیہ لگا بیٹھیے یا ذرا لیٹ جائیے اور ٹک آرام کر لیجیے کہا مرتے وقت کیا عہد کو توڑوں اور دیوار پر تکیہ لگاؤں پھر جان بحق تسلیم کی غسل دینے والا کہتا ہے کہ میں نے بچشم خود دیکھا کہ کثرت سجدہ سے اونکی پیشانی پر نقش ہو گیا تھا ف۳

باب چوتھا خوف جناب باری اور گریہ و زاری میں

حکایت روایت ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام خوف الٰہی سے اسقدر روتے تھے کہ تمام گوشت اور پوست رخساروں کا آنسوؤں سے اوڑ گیا تھا اور غار ہو گیا

ف۱ [illegible] زمین پر پیٹھ نہ لگائی اور راحت دنیا کو [illegible] مغفرت کی اور [illegible] ۱۲
ف۲ [illegible] کوئی تمام نہیں ہو سکتی ۱۲ [illegible] سیپارہ ۱۳ سورۂ رعد میں ارشاد ہے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب [illegible] یاد الٰہی اضطرابی دل کو دفع کرکے [illegible]
ف۳ سبحان اللہ [illegible]

یہانتک کہ دانت نظر آتے تھے مادرِ مشفقہ یہ حال اونکا دیکھکر زار زار روتین اور آنسوون کا دریا بہاتین
لاچار ہوکر اون زخمون پر کپڑا رکھدیتین پھر جسوقت حضرت یحیی علیہ السلام کے دل مین خوف الٰہی کا دریا
جوش مارتا تھا آنکھون کی راہ سے نالے بہاتا تھا تو زخمون سے سب کپڑے کھنچجاتے بالکل اوس زاری و ذوق
خوف جناب باری سے حسب ارشاد جنابؐ لاناکسہ عشق صادق بر جمادی گر زند + چہ عجب گر بر دل دانا زند
پتھر کے جگر پانی ہوکر بہجاتے غرض حضرت یحیی علیہ السلام کو دن رات روتے گزرتا تھا اور مادرِ مشفقہ کو
اون زخمون پر کپڑے رکھتے گزرتا تھا اور حضرت زکریا علیہ السلام کا دستور تھا کہ جب یحیی علیہ السلام ہوتے
تو وعظ فرماتے کہ انکو ہرگز تاب عذاب قبر اور حشر کے سننے کی نتھی اتفاقاً ایک مرتبہ مجلس وعظ مین حضرت
یحیی علیہ السلام سر سے چادر اوڑھے ہوے ایک طرف چپکے سمٹے ہوے بیٹھے تھے حضرت زکریا علیہ السلام نے
فرمایا دیکھو یہان یحیی ہے یا نہین چونکہ ہر ایک اشتیاق سننے ذکر اللہ مین ہمہ تن مصروف تھا اور معاملات
دنیا اور مافیہا سے بیہوش تھا کسینے کچھ جواب نہ دیا معلوم ہوا کہ نہین ہین پھر آپنے وعظ فرمایا اور عذاب
دوزخ سے ڈرایا اور فرمایا کہ ابھی میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی لیکر آے تھے اللہ تعالی نے
دوزخ مین ایک گڑھا عظیم الشان بنایا ہے اوسکا نام سکران ہے اور ایک پہاڑ بہت بلند بنایا ہو
اوسکا نام غضبان رکھا ہے اور اوس عذاب سخت سے کوئی پناہ نپاویگا مگر وہ شخص کہ جو خوف جناب باری
سے رات دن اشکباری مانند بارش باری کے کرتا رہیگا بس یکایک حضرت یحیی علیہ السلام نے ایک چیخ
ماری اور بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑے اور تڑپنے لگے جب ذرا افاقہ ہوا روتے اور چلاتے کپڑے پھاڑتے
ہوے سر مین خاک ڈالتے ہوے جنگل کو چلے اور سب اہل جماعت زار زار بصد اضطرابی و دل بیقرار
روتے چلاتے اونکے پیچھے ہوسے مگر واللہ اعلم وہ اہل نظر کہان نظر سے گم ہوگئے کسیکو نظر نہ آئے پھر
یہ سب راہ گم کردہ مجبور ہوکر اولٹ آئے دیکھا تو یہان زکریا علیہ السلام بیہوش پڑے ہوے چلاتی ہین
تب ہاتھون ہاتھ کمال حفاظت سے اونکے گھر لیگئے پس مادر مشفقہ حضرت یحیی علیہ السلام کا یہ حال دیکھکر
گھبرا گئین اور پریشان ہوکر پوچھنے لگین کہ میرا یحیی کہان ہے سبنے وہ واردات گزشتہ بیان کی پھر
لاٹھی لیکر بادلِ مضطر انکا پتا و نشان پوچھتی ہوئین جنگل کو چلین تین رات دن برابر پہاڑون مین بھوکی

پیاسی ڈھونڈھتی پھرین کہین پتا نپایا۔ اتفاقاً چرواہے بکریان چراتے نظر آئے اونسے پوچھا کہ کوئی آدمی روتا چلاتا سرمین خاک ڈالتا تمنے دیکھا یا سنا ہے کہا کہ ہان کل شام کو اس پہاڑ کی طرف سے رونے چلانے کی آواز آتی تھی کہ واسیبتا عذاب سکران سے اور واویلا تختی غضبان سے مجکو نجات دے الفاظ کوئی کہتا تھا پھر اوس پہاڑ مین جاکر مادر مشفقہ نے دیکھا کہ ایک گڑھے مین حضرت یحییٰ نگین بیٹھے ہین اور تختی عذاب دوزخ سے واویلا کرتے ہین مادر مشفقہ نے کلیجے سے لگا لیا اور بہت تسلی اور دلاسا فرما کے گھر لے آئین پھر گوشت روٹی انکے آگے رکھدی کہا براے خدا اور حق برادر سے تو کچھ کھا لو اور ذرا سو لو کہ تمہارا جی ٹھکانے ہو جاے اور کلفت پریشانی مٹ جاے کہ بہت تو ار ار جنگلون مین بھوکے پیاسے پھرتے رہے ہو حضرت یحییٰ علیہ السلام کو بہت رونا آیا مگر بپاس خاطر مادر مشفقہ کچھ تھوڑا سا کھا کر سو رہے صبح کو حضرت جبرئیل آئے اور اونکو جگا کر کہا اے یحییٰ خدا تعالے نے پھر رحمت کاملہ بھیجا ہے اور فرماتا ہے کہ خاطر جمع رکھو تم عنقریب داخل جنت ہو گے اور بخوبی وہان راحت پاؤگے اے یحییٰ اگر تو ایک نظر جنت کو دیکھتا تو اوسپر فرحت اوسکے خوف سے پانی ہو کر بہ جاتا پھر یحییٰ خوش ہو کر کو دے اور جنگل کو چلے گئے پھر مادر مشفقہ کو اونکا پتا نہ ملا کہ کہان گم ہو گئے۔ ق

حکایت نقل ہے منصور بن عمار سے کہ وہ ایک مرتبہ تفریحاً شہر کے گلی کوچہ مین پھرتا تھا ناگاہ ایک مکان سے آواز رونے اور چلانیکی آئی کہ کوئی شخص جناب الٰہی مین گڑگڑاتا ہے کہ الٰہی مولا میرے اے آقا میرے ہر چند کہ مین گناہون سے اپنی جان بچاتا ہون مگر خواہش نفسانی اور شیطانی ہر وقت مجکو گھیر کر لذت دنیا مین پھنسا لیتی ہین اور عذاب دوزخ اور آفت قیامت کو مجھ سے بھلا دیتی ہین اس حال مین

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سواے تیرے فضل وکرم کے کون میرا حامی اور مددگار ہے یہ سنکر مین نے باہر سے آیۂ کریمہ پارہ ۲۸ سورۂ تحریم کی قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَهْلِیْکُمْ نَارًا پڑھی یعنے اے ایمان والو بچاؤ تم آپکو اور اپنے گھر والون کو عذاب دوزخ سے یہ کلام سنتے ہی بیقرار ہو کر اوسنے ایک چیخ ماری اور گریہ وزاری شروع کی پھر مین اپنے کام کو چلا گیا دوسرے دن صبح کو اوس طرف سے نکلا دیکھا تو لوگ جمع ہین اور ایک جنازہ رکھا ہے اور کفن دفن کا سامان ہو رہا ہے مین نے کہا یہ جنازہ کسکا ہے لوگون نے کہا رات کو عجیب معاملہ گذرا کہ یہ جوان رات بھر خوفِ الٰہی سے روتا چلاتا رہا صبحکو مر گیا۔ فقط

حکایت روایت ہے حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ سے کہ میری کمر حالت جوانی مین جھک گئی تھی کسی نے کہا کہ کیا سبب ہوا کچھ جواب نہ دیا جب شاگرد خاص نے بہت خوشامد کی کہا کیا کہون کچھ کہنے کی بات نہین ہے اتفاقاً وقت مرگ اپنے اوستاد کی خدمت مین گیا اوستاد کاملین مین سے تھے حاضر ہوا تھا فرمایا اے سفیان دیکھتا ہے تو کیا معاملہ کرتا ہے رب میرا میرے ساتھ یعنے پچاس برس وعظ اور نصیحت سے لوگونکو برائی سے بچایا راہِ حق پر چلایا اب مجھکو حکم ہوا کہ تو ہمارے دربار کے قابل نہین ہے پس سنتے ہی اس کلام کے میرے ہوش وحواس اوڑ گئے اور اوسان خطا ہو گئے اور فوراً بار غم و الم سے کمر جھک گئی اے حبیب ایسے کاملون کا یہ حال ہے تو واللہ اعلم اور ونکا کیا حال ہوگا پھر چند بار حضرت سفیان بیچارے زار زار روتے رہے اور اکثر آنکھون سے بجاے آنسوؤن کے خون ٹپکتا تھا جب بیمار ہو ہر چند علاج کیا مفید نہوا بلکہ کوئی حکیم اونکے مرض سے آگاہ نہوا کہ کیا مرض ہے ایک طبیب نصرانی نے اونکا قارورہ دیکھکر متحیر ہو کر کہا کہ اللہ اکبر مین نہین جانتا کہ مسلمانون مین بھی ایسے کامل ہوتے ہین کہ اونکا جگر خوفِ الٰہی سے ٹکڑے ٹکڑے ہوکر بہہ گیا ہو چنانچہ آیۂ کریمہ ستائیس پارہ سورۂ حدید مین ارشاد ہے اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِکْرِ اللّٰهِ یعنے کیا نہین آیا ہے وقت کہ ڈر جاوین دل اللہ والون کے اللہ کی یاد سے فقط

[illegible]

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے کہا کہ آپ ہمیشہ کیون غمگین اور اداس رہتے ہین اور رات دن روتے ہین کہا خوف الٰہی سے ہردم ڈرتا اور تھراتا ہون کہ مبادا شیطان اور نفس کے فریب مین اکر مستحق عذاب نہو جاؤن کہ اللہ تعالیٰ کی ذات بے پرواہ ہے وہان کسیکی پرواہ نہین ہے اتفاقاً بیمار ہوے۔ ایک سردار اونکے دیکھنے کو آیا دیکھا تو اونکے تمام گھر مین پانی بہتا ہے خادم سے کہا کہ یہ پانی کہان سے آیا ہے کیا کوئی پانی کا برتن ٹوٹ گیا ہے کہا نہین مین نے ایکبار آگ روشن کی شیخ دیکھتے ہی اسقدر روئے کہ تمام مکان آنسوون سے بھر گیا۔ ف ۱

حکایت نقل ہے فتح الموصلی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ بڑے عابد زاہد تھے حسب مقدور راہ خدا مین فقیرون کو دیتے تھے ایک دن کوئی خادم خدمت مین آیا دیکھا تو جانماز پر بیٹھے دیوار سے لگے ہوے منہ پر ہاتھ دھرے بیٹھے روتے ہین اور آنکھون سے سرخ آنسو بہتے ہین یہ حال دیکھکر حیران ہو گیا عرض کیا یا حضرت خیر ہے اسقدر گریہ وزاری کیون کرتے ہو فرمایا کچھ کہنے کی بات ہو تو کہون اگرچہ خوف الٰہی ہمیشہ رہتا تھا مگر دو برس سے خوف الٰہی ایسا جی مین سمایا کہ آنکھون نے سرخ آنسو نکالا دریا بہایا بعد انتقال کسی نے خواب مین دیکھا کہا کیا معاملہ جناب الٰہی مین گذرا فرمایا اوس رحیم نے بنور رحم اور کرم کو کام فرمایا اور اپنے قریب مین عرش معلی پر مقام عطا کیا پھر فرمایا اے میرے بندے تو کیون اسقدر روتا اور چلاتا تھا مین نے عرض کیا کہ مالک میرے غلام ہر وقت آقا سے ڈرتا رہتا ہے واللہ اعلم کونسی بات سے خوش ہو جاوے اور کونسی بات سے ناخوش فرمایا تیرے رونے نے سب تیرے گناہ مٹا دیے ف ۲

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ مالک ابن دینار کسی قبرستان مین گئے وہان کچھ لوگ مردے کو دفنا رہے تھے اون کے حال سے ایسا خوف الٰہی اونپر چھا گیا کہ بیہوش ہو گئے اور عالم بیہوشی مین اس قسم کے مضامین ادا کرتے تھے بیت اس زندگی پہ آج جو مغرور یار ہین + ایسی ہی صورتین ہین جو اتنے مزار ہین پھر لوگ اونکو اوٹھا لائے جب ہوش ہوا کہا اس بات سے ڈرتا ہون کہ لوگ دیوانہ پاگل کہینگے اور لڑکے اینٹ

ف ۱ [illegible] کیا یاد آیا [illegible] دوزخ [illegible] آنسوون کا ندی بہا دیا ۱۲

ف ۲ سبحان اللہ کیا اچھی [illegible] جو خوف الٰہی سے آنسوون سے [illegible] گریان [illegible] دل [illegible] ۱۲

وہ پتھر مارینگے اور تالی دینگے ورنہ سب کپڑے پہاڑ ڈالتا اور ایک کمبل اوڑھ لیتا۔ اور خاک دھول بدن پر ملجاتا اور ہر گلی کوچہ مین کہتا پھرتا کہ بھائیو کہین نفسِ شیطان کے دھوکے مین آکر دین کو دنیا کے لیے برباد نکر دینا اور عذابِ دوزخ سے جان بچانا کہ موت ہر وقت سر پر کھڑی ہوئی ہے اور حیات مستعار گھڑی دو گھڑی کی ہے فضلِ الٰہی سے بہت لوگ حق کو ماننے اور ناحق سے پھرکے دین و دنیا کو کھوتے پھر وقت مرگ کے خادمون کو بلا کر وصیت کی کہ خبردار میرا اسمین فرق نکرنا یعنے بعد موت کے میری پیشانی پر لکھنا کہ مالک ابن دینار اپنے مالک کی تابعداری سے بھاگا ہے اوسکا جنازہ کوئی نہ اوٹھانا پھر ہاتھ باندھکر رسّی گلے مین ڈالکر اوندھے مُنہ گھسیٹنا جیسے غلام بھاگے کو آقا گھسیٹتے اور ذلیل و خوار کرتے لاتے ہین اور تین مقام پر میرا حال دریافت کرنا اوّل قبر مین رکھکر مُنہ میرا کھولکر دیکھنا کہ سیاہ ہے یا نورانی دوسرے روز حشر کہ اعمالنامہ سیدھے ہاتھ مین دیتے ہین یا اُلٹے مین تیسرے جب اعمال تلین دیکھنا پلّہ نیکی کا بھاری ہے یا بدی کا پھر مالک ابن دینار نے کہا اے کاش مین پیدا نہوتا تو خوب ہوتا دنیا و آخرت کی مصیبت مین گرفتار نہوتا۔ قریب شام کے اوسی دم غیب سے آواز آئی کہ ہمنے مالک ابن دینار کو سب عذابون سے نجات دی اور مغفرت کی تب سب خادم کو دیکر اور بہت خوش ہوے اوسوقت مالک ابن دینار نے اونگلی شہادت کی اوٹھائی اور کلمۂ شہادت اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ پڑھا اور جان بحق تسلیم کی۔ ف

حکایت نقل ہے زین ابن افضی رحمہ اللہ سے کہ ایک مرتبہ موت کا خیال میرے دل پر چھا گیا لذاتِ دنیا اور مافیہا کو یک قلم دل سے بھول گیا مین نے اپنے بیٹے سے کہا میری ساٹھ برس کی عمر ہوئی جسکے اکیس ہزار چھہ سو دن ہوے۔ کم سے کم ایک ہی گناہ ہر روز کا شمار کیا جاوے تو قیامت سے کیونکر

ف [illegible]

چلاتا رہوگا پھر تمامہ سب پھینک دیا کبھی منھ پیٹتے کبھی زمین پر پڑتے تھے اور زار زار روتے چلاتے تھے چشم بچشم سے اشکباری اور زبان سے وصف جناب باری جاری تھی آخر بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے اور اوسی حالت میں جان بحق تسلیم ہوئے ف ۱

حکایت نقل ہے کہ عطاء سلمی نے چالیس برس آسمان کی طرف نہ دیکھا اور نہ کبھی اونکو ہنستے دیکھا جب جوش محبت خدا میں آتے رونا شروع کرتے تین رات دن برابر روتے رہتے اور جب بادل آتا اور بجلی چمکتی تو دل پھر آتا اور سارا بدن کانپتا اور ڈر کے مارے ہر دم اوٹھتے بیٹھتے اور کہتے جو آفت اور مصیبت دنیا میں آتی ہے اور ہر ایک کو خوار و ذلیل کرتی ہے میرے ہی اعمال کی شامت سے ہے اگر اے کاش میں مرجاتا تو خوب تھا کہ سب آدمی اس آفت ناگہانی اور بلاے آسمانی سے نجات پاتے جیسے سعدی علیہ الرحمہ کسی بزرگ کا مقولہ نقل کرتے ہیں بیت چہ بودی کہ دوزخ ز من پر شدی مگر دیگران را رہائی بدی یہ پھر کہتے اے نفس بلا شک موت آنیوالی ہے مقام تیرا قبر ہے اور گذرگاہ تیری دوزخ ہے اور نگہبان تیرے منکر نکیر ہیں اور قاضی تیرا اللہ تعالیٰ ہے اور قید خانہ تیرا دوزخ ہے اور داروغہ اوسکا مالک ہے نہیں قاضی جابر نہیں داروغہ رشوت خوار نہیں قید خانہ ٹوٹنے والا نہیں پھر سختی عذاب سے نجات کیونکر ہوگی کیونکر معلوم ہو کہ میں مستحق دوزخ ہوں یا لائق بہشت اس قسم کی باتیں کرتے تھے اور زار زار روتے تھے اور چشم بچشم سے نالے بہاتے تھے اتفاقاً ایک شخص خدمت میں آیا دیکھا تو ایک گوشہ مسجد میں بیٹھے ہیں اور ادھر اودھر پانی بہتا ہے خادم سے پوچھا کیا شیخ آداب مسجد نہیں کرتے جو وضو کا پانی مسجد میں بہاتے ہیں اوسنے کہا یہ پانی وضو کا نہیں ہے بلکہ چشم بچشم سے بہا ہے پھر بعد مرگ کے کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا تمہارا کیا حال گزرا کہا فضل الٰہی کی کچھ انتہا نہیں اسقدر شگفتہ پایا کہ سارے دکھ دنیا کے بھول گیا اور رب العزت نے فرمایا اے میرے بندے تو کیوں اسقدر دنیا میں روتا تھا عرض کیا تیرے ڈر سے - ارشاد کیا تو نہیں جانتا تھا کہ اللہ رحیم و کریم ہے ف ۲

ف ۱ [illegible] ... واسطے دنیا ... [illegible] ... مولانا ... [illegible] ... اجابت ہا کہم ... ۱۲

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ منصور ابن ذکین رحمہ اللہ خوف الٰہی سے ایسے روتے تھے کہ جیسے کسیکا جوان بیٹا مرجاے اور وہ روئے اور چلائے کسی نے کہا اے شیخ کیوں ایسے زار زار روتے چلاتے ہو تم کچھ دنیادار نہ تھے کہ کچھ معاملات دنیا سے صدمہ پہونچا ہو اسّی برس عبادت الٰہی میں مشغول رہے شیخ نے کہا عبادت سب دیکھتے ہیں اور گناہ سواے خدا کے کوئی نہیں دیکھتا کیا معلوم ہے کہ میری کوئی عبادت قبول ہوئی یا نہیں اسواسطے روتا اور گڑگڑاتا ہوں کہ اس بندۂ ناچیز کی ناچیز بندگی کو قبول فرماوے اور میرے گناہوں سے درگذر کرے پھر بیٹے کو وصیت کی کہ وقت مرگ کے میرا منھ قبلہ کر دینا پسینہ منھ پر اور آنسو آنکھوں میں ڈبڈبائے دیکھو تو ساتھ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے مدد کرنا اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ میرا خاتمہ بخیر ہو اور بعد دفن کے باواز بلند کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنا کہ جواب منکر نکیر سے آسانی ہوگی اسکے پاس نیکی کا نام نہیں ہے اگر تو عذاب کرے گا تو وہ اسکے لائق ہے اور اگر بخشیگا تو اسکے لائق ہے۔ بعد اسکے انتقال کیا وہ بیٹا سب وصیت اوسکی بجا لایا پھر دوسرے روز خواب میں دیکھا پوچھا کیا حال گذرا کہا کچھ مت پوچھ بڑا نازک مقام ہے وقت حساب کے مجھسے کہا کیا نیکی کمائی لایا ہے میں نے کہا اسّی برس کی طاعت لایا ہوں کہا ایک بھی قابل نہیں ہے سنتے ہی تھرا گیا اپنے کیے کا حشر کا عالم برپا ہوگیا پھر کہا اور بھی کچھ لایا ہے میں نے کہا کہ ہاں پندرہ لڑائیاں کفار سے لڑا ہوں کہا یہ بھی قابل قبول نہیں کہا اور بھی کچھ ہے عرض کیا سو ہزار درہم اللہ دئے ہیں حکم ہوا یہ بھی قبول نہیں ہے پھر تو میں بہت گھبرا گیا کہ اب کوئی صورت نجات کی باقی نہیں جن چیزوں پر بھروسا تھا اونکا تو یہ حال ہوا مایوس ہو رہے تھے حکم ہوا کہ کیا تجکو یاد نہیں ہے کہ تو نے راستے میں سے ایک کانٹا اوٹھا کر ایک طرف پھینکدیا تھا کہ مبادا کوئی راہگیر ایذا پاوے اس سبب سے ہم نے تجھے بخشدیا فقط

باب پانچواں خاموشی اور حسن اخلاق اور دلجوئی میں

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے کیواسطے غلاموں کے

کان ملے کہ کوئی قصور ہوگیا تھا غلام نے درد سے آہ کی فوراً چھوڑ دیا فرمایا تیری آہ تیری جی مین جالگی - تو بھی اسی طرح میرے کان مل تا بدلہ ہوجائے اور صدمہ دلی مٹجائے اوسنے عرض کیا کہ غلام سے ایسی بے ادبی ہو گی مجکو معاف کیجیے فرمایا تابعدار کو تابعداری حکم آقا کی واجب ہے بس تمکو ہمارے حکم کی متابعت ضرور ہے اور ہماری خوشی اسی بات مین ہے آخر غلام نے مجبور ہو کر بحکم الامر فوق الادب بے کمال تعظیم اور تکریم سے گوش سراپا ہوش کو ہاتھ لگایا اور حکم بجالایا فرمایا زور سے مل عرض کیا اے آقا جیسے آپ زیادتی سے خوف کرتے ہین مین بھی بہت ڈرتا ہون کہ مبادا روز قیامت اس مواخذہ مین گرفتار ہو جاؤن یہ سنکر حضرت بہت روئے اور اوسکو آزاد کر دیا فرمایا مین تجھسے تو راضی ہوا پھر دعا کی الٰہی تو بھی اس سے راضی ہو اور اپنے فضل و کرم سے اسکو بخشدے ف

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجکو پانچ مرتبہ زہر دیا خدا کے فضل سے کچھ اثر نکیا مگر چھٹی مرتبہ کارگر ہو گیا اور تمام جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر نکل گیا۔ قریب وفات آپکے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ روتے ہوے تشریف لائے دونون چہرۂ نورانی کہ چاند سورج کی مانند چمک رہے تھے اوسوقت کم نور تھے جیسے قریب شام کے سورج بے نور اور چاند سورج کی روشنی سے بخوبی روشن نہین ہوتا اسواسطے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ مانند سورج قریب غروب کے کم روشن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بباعث غم کے مانند چاند کے کم نور تھے پھر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یا حضرت یہ حرکت آپکی خدمت مین کسنے کی فرمایا اس خیال سے تمہارا پریشان حال ہوگا تم کچھ بازپرس نکرو بلکہ درگذر کرو کہ ہم خاندان اہل بیت اور اہل نبوت سے ہین اور بدلے لینے امر کے ہونا ہرگز شایان شان اہل بیت اور خاندان عالی شان نبوت کے نہین ہے اسواسطے کہ جب بخشنیوالے اور شفاعت کرنیوالے گرفتار کرانیوالے اور پھنسانیوالے ہون تو چھوڑنیوالے اور شفاعت کرنیوالے کون ہونگے بیت جب مسیحا دشمن جان ہو تو کب ہو زندگی + کون رہ بتلا سکے جب خضر بہکانے لگے +

ق [illegible] ۱۵۵ [illegible]

بلکہ قسم ہے عزت وجلال ذوالجلال کی کہ زہر دینے والے کو بھی جنت میں ہمراہ اپنے لیجاؤنگا۔ ف

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ مع چار سو یاروں اور خادموں کے کہیں تشریف فرما ہوے اور عمامۂ عربی مانند رسول عربی سر سے اور ذوالفقار حضرت علی رضی اللہ عنہ کمر سے باندھے ہوے اون یاروں میں مانند ستاروں کے چاند سے چمکتے تھے ماشاء اللہ حسن خداداد کا وہ عالم تھا کہ تمام عالم کو بیتابی کا عالم تھا بیت بالاسرش ز ہوشمندی + میتافت ستارۂ بلندی + کسی مدہوش کی زبان سے یہ شعر بیساختہ نکلتا تھا بیت کاکل شکین بدوش انداختہ + وز نگاہے کار عالم ساختہ + اور کوئی خموش زبان حال سے یہ شعر پڑھتا تھا بیت اے بہائے محو رویت محو سیمائے تو + وے تماشا گاہ عالم در تماشائے گہے اللہ اللہ جہاں وہ جانِ جہان گزرتے تھے وہاں اہل جہان جان سے گزرتے تھے القصہ ایک عرب عالم بیتابی سے گونہ تاب لا کر بول اوٹھا کہ یہ حسین کون ہیں کسی نے کہا حسین ہیں پھر واسطے آزمائش اور دریافت کرنے اخلاق اوس شہرۂ آفاق فی الاخلاق کے چند کلام بیجا کہنے لگا ہمراہیان با ادب نے تاب نہ لا کر چاہا کہ اس بے ادب کو سزا دیں آپنے تبسم کیا اور اوس دور از عقل کو نزدیک بلا کر فرمایا کہ او مدہوش ہوش پکڑ استغفار آدمیت سے نہ گزر اگر بھوکا ہے تو کھانا ہر قسم کا مہیا ہے اگر پیاسا ہے تو آب سرد موجود ہے اگر قرضدار ہے تو درہم و دینار بیشمار ہے اگر کوئی دشمن درپئے آزار ہے تدارک اوسکا تیار ہے یہ شیرین کلامی اوس شیرین کلام کی سنتے ہی لوٹ پوٹ ہوگیا کبھی قدم چومتا تھا کبھی ہاتھ چومتا تھا اور بار ندامت سے سر نہ اوٹھا سکتا تھا اور کہتا تھا اے ابن رسول اللہ واللہ جیسا میں سنتا تھا اوس سے بھی زیادہ پایا ع می شنیدم کہ راحت جانی + چون بدیدم ہزار چندانی + چہ نامی کہ مولائے نام تو ام + درم ناخریدہ غلام تو ام + پھر اپنے ہمراہیوں سے ارشاد کیا کہ ہم دل اوکھڑوں کے سنبھالنے والے ہیں جیسے رسی کشتی بہتی ہوئی کو روک لیتی ہے ایسے بگڑو دانا ہے راز نے اس راز پر مطلع کیا اسواسطے

ف [illegible]

[illegible]

تمہارے کہنے پر عمل نکیا اور اللہ واسطے وہی کرتے ہیں جو اللہ کرتا ہے چنانچہ اس کلام ہم کلام خدا کی کلام
جناب مولانا بھی تصدیق کرتا ہے ❁ بندگان خاص علام الغیوب + در جہان جان جواسیس القلوب
در درون دل در آید چون خیال + پیش او مکشوف باشد سر حال ❁ پیچ ہے ❁ آنکہ واقف گشت بر اسرار ہو +
سر مخلوقات چہ بود پیش او ❁ جیسے کہ چشم شانرا ہم زنور آراستند تا ز روح و از ملک بگذشتہ اند +
آنکہ از حق یابد او وحی و جواب + ہر چہ فرماید بود عین صواب +

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ حسان بن سفیان رحمۃ اللہ ہمراہ یاروں کے جاتے تھے راہ میں ایک نیا مکان دیکھکر کہا یہ کسکا مکان ہے میں نے کبھی نہیں دیکھا یہ کہتے ہی جی میں بہت پشیمان ہوئے کہ ناحق میں نے یہ کلمہ کیوں کہا مجکو اس کا سے کیا سروکار تھا پھر قسم کھائی اور اوسکی بدلو سال بھر روزہ رکھا قف

حکایت نقل ہے مالک ابن ضیغم رحمۃ اللہ سے کہ ہمیشہ میرے باپ بعد نماز ظہر کے شام تک سوتے تھے ایک مرتبہ ریاح القیسی رحمۃ اللہ بعد نماز عصر اونکی ملاقات کو آئے اونکو سوتا سنکر پلٹ گئے اور کہا کہ یہ کیا وقت سونیکا ہے پھر میں نے آدمی بھیجا کہ تو انکو جا کر لوٹا لا میں انکو ابھی اوٹھا دونگا وہ آدمی بعد نماز مغرب لوٹ کر آیا میں نے کہا خیر ہے جو اسقدر دیر میں آیا اور ریاح القیسی کو ساتھ نہ لایا کہا اسوقت عجب معاملہ گذرا کہ وہ یہاں سے روتے ہوئے سیدھے قبرستان کو گئے میں بھی اونکے پیچھے گیا اونہوں نے وہاں جا کر بہت سی ملامت اپنے اوپر کی زار زار روئے اور کہا کہ کیوں تونے کیوں کہا کہ یہ کیا وقت سونیکا ہے پھر قسم کھائی کہ ایک سال بھر سونگا ہرچند میں نے اونکے پھر نیکی التجا کی اونہوں نے کچھ التفات نکیا لاچار ہو کر میں وہاں سے اولٹا آیا قف

حکایت نقل ہے عبداللہ ابن عوف رحمۃ اللہ کہ وہ ہمیشہ چپ رہتے اور بیفائدہ بات نکرتے تھے کبھی اولاد یا غلام یا باندی وغیرہ پر خفا ہوتے تو البتہ یہ کلمہ کہتے کہ بَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ ایک مرتبہ اتفاقاً اونٹ کو

[illegible]

جو اونکو بہت پیارا تھا اور آپنے بہت حج اوسپر کیے تھے اور بہت لڑائیان کفار سے لڑے تھے حتے کہ اپنے ہی ہاتھ سے اوسکو دانہ چارہ کھلاتے اور پانی پلاتے تھے اتفاقاً اوسکو ایک غلام پانی پلانیکو لیگیا راہ مین اسکو ایسی لکڑی ماری کہ اندھا ہوگیا گھر والون نے کہا آج خدا خیر کرے وہ بہت ناخوش ہونگے کہ اونکے پیارے اونٹ کو نکما کر دیا جب عبداللہ ابن عوف نے یہ خبر سنی غلام کو بلا کر کہا بارک اللہ علیک اور کہا کہ اے لوگو گواہ رہو کہ مین نے اس غلام کو آزاد کیا پھر تامرگ روتے رہتے کہ مین نے یہ کلمہ بیفائدہ کیون کہا کہ گواہ رہو مین نے اس غلام کو آزاد کیا ف ۱

حکایت نقل ہے ربیع اور ابن الخثیم رحمہم اللہ سے کہ تیس برس کے عرصہ مین اونہون نے تین کلام کیے اوّل یہ کہ ایک دوست سے پوچھا کہ تمہاری مان زندہ ہین یا نہین دوسرے یہ کہ جب واقعہ کربلا کا واقع ہوا اور اہل بیت شہید ہوگئے اور باقی اولاد رسول اللہ پر شدت ظلم ظالمون کی شروع ہوئی کہ زمین و آسمان گریان اور دل جنگل اور پہاڑ کا بریان تھا اور تمام عالم مین حشر کا سا عالم برپا تھا جوش و خروش محبت اولاد رسول اللہ مین بھر گئے اور ایکایک دریا سے اوبل گئے اور جناب باری مین عرض کرنے لگے کہ الٰہی مالک دوجہان کے تو خوب جانتا ہے کہ جن احمقون نے ظلم و زیادتی کی ہے اور اہل حق کو ناحق ایذا پہونچائی ہر انصاف دن انصاف کے تیرے ہاتھ ہے پھر تا بمرگ کچھ کلام نکیا ف ۲

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ مشائخ صورت جمع ہوکر کہین دعوت کھانے جاتے تھے ابراہیم ادہم کو بھی بلایا وہ بھی اوس جماعت مین شامل ہوے پھر ایک اور شخص کا انتظار تھا کسی نے اوس جماعت مین سے کہا کہ وہ بڑے مزانش ہین بڑی دیر مین آوینگے یہ کلام سنتے ہی ابراہیم چپکے چلے آئے کہ یہان غیبت ہوئی پھر آکر اپنے نفس کو بہت لعنت ملامت کی کہ تو نے کھانیکی طمع سے مسلمان بھائی کی غیبت سنی اور پھر آئندہ ویسی دعوت کھانے سے توبہ کی کہ جسمین مومن کی غیبت ہو ف ۳

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ جنگل مین پھرتے تھے اتفاقاً ایک اژدہا

[illegible]

اوسنے پوچھا آبادی کدھر ہے آپنے قبرستان کی طرف اشارہ کیا اوسنے ناخوش ہوکر کہا کیا تو مجھسے ٹھٹھا کرتا ہے
مین آبادی و مکان پوچھتا ہون اور یہ بربادی اور قبرستان کے نشان بتاتا ہے۔ پھر مارے کوڑون کے
ابراہیم کو لہو لہان کردیا اور شہر کو چلا گیا۔ جب قریب شہر کے پہونچا دیکھا کہ تمام شہر کے مرد و عورت کے
جتھے چلے آتے ہین سوار نے متحیر ہوکر کہا خیر ہے کیون شہر سے نکلے جاتے ہو کہا ہم نے سنا ہے کہ حضرت ابراہیم
ادہم اس جنگل مین تشریف لائے ہین اونکی زیارت کو جاتے ہین سوار اپنے جی مین کھٹک گیا اور
ڈر گیا کہ کہین وہی نہون جنکو مین نے مارا ہے لوگو نسے اونکا رنگ ڈھنگ پوچھا لوگون نے بیان کیا
کہ اس صورت اور اس سیرت کے ہین پھر اپنے اوپر لعنت ملامت کرتا ہوا اوس گروہ کے ساتھ
اولٹ گیا دیکھا کہ حضرت خون اپنے کپڑون اور جسم سے دھو رہے ہین قدمون پر گر پڑا اور ہاتھ
جوڑکر کہا قصور میرا معاف کیجیے واللہ مین آپسے واقف نتھا فرمایا مین نے تو معاف کیا تو
اپنے بدلے کسیکو گرفتار کرانا خدا منظور نہین کرتا اور مین نے تو خلاف نہ کہا تھا کہ آبادی حقیقت مین وہی ہے
جو ابد تک آباد ہوتی ہے جیسے قبرستان آپکی خوش فہمی نے مجھے مصیبت اور مجھے ندامت مین ڈالا۔

باب چھٹا توبہ اور اسباب توبہ مین

حکایت نقل ہے کہ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ بہت بڑے اولیا کرام سے تھے چنانچہ پیر آپ کے
حضرت پیران پیر ہین اور امام الاولیا اونکا لقب تھا اور بغداد شریف مین اکثر وعظ فرمایا
کرتے تھے ہزارون آدمی اوسسے ہدایت پاتے تھے ایک مرتبہ احمد بن یزید مصاحب خلیفہ وقت
مع صدہا غلام ترکی وردی بڑے ترک و شان سے آئے اور ایک طرف مجلس وعظ مین
بیٹھ گئے حضرت فرما رہے تھے کہ حضرت آدم سے لیکر تا ایندم کہ آٹھ ہزار برس ہوئے ہونگے کوئی
مخلوقات مین انسان سے ضعیف تر اور نافرمانی جناب باری مین دلیر تر اور حیلہ گر جھگڑالو انسان
سے مطلق جناب باری نے پیدا نہین کیا چنانچہ ہزارون طرح سے رب العزت نے اسکو نجات
دارین کیواسطے سمجھایا اور صدہا طریقون سے اللہ والون نے سمجھایا مگر اوسکے ایک کار گر نہوا

بہ معلوم رکھو مجھے کہ جہان فانی ہے رہتا اور سدا باقی اور کسیکا کوئی نہ لاولا دکھ اور کھانا ستم کیا لوگی رحم آئی سبحان اللہ ۱۲

چونکہ کلام الٰہی مثل اکسیر پُر تاثیر کے ہے کہ ایک دم میں قلب آدمی کو پھیر دیتا ہے اور حقیقت انسانی کو انوار رحمانی سے مزین کر دیتا ہے حسب ارشاد جناب مولانائے رومی مومن کند زندیق را + یہ سنتے ہی احمد بن یزید کے تیر سا جگر میں پار ہوگیا روتے روتے بیہوش ہوگئے جب کچھ افاقہ ہوا گرتا پڑتا اپنے گھر گیا وہاں کچھ کھایا نہ پیا نہ کچھ کلام کیا دوسرے دن تنہا آکر چپکے سے بیٹھ گیا وعظ سنتا رہا بعد وعظ کے جب سب آدمی چلے گئے حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کی خدمت میں عرض کیا کہ یا حضرت وعظ آپکا میرے کارگر ہوگیا اور تیر سا جگر کے پار ہوگیا اور بالکل محبت دنیا کی جی سے نکل گئی اور عظمت حق جی میں سما گئی اب دنیا اور اہل دنیا کی صورت سے مجکو نفرت اور وحشت معلوم ہوتی ہے اور اسکے کوسوں جی بھاگتا ہے سچ ہے جب لذت ایمانی جی جان میں سما جاتی ہے تو سب طرف سے دل سرد ہو جاتا ہے جیسا کہ جناب مولانا ارشاد فرماتے ہیں

؎ چون ازان اقبال شیرین شد دہان + سرد شد بر آدمی ملک جہان + پھر جنگل کو چلا گیا تھوڑی دیر کے پیچھے بعد ایک عورت روتی چلاتی حضرت کی خدمت میں آئی کہ یا حضرت میرا بیٹا خوش رو خوش خو خوبصورت خوب سیرت نازک اندام دل آرام آپکے وعظ میں اول مرتبہ بڑے کروفر سے آیا تھا پھر ویسا نے فقیر ہو کر گیا دوبارہ سب سامان ریاست اور حشمت کا پھینک کر آیا تیسری بار جو آیا اوسکا پھر پتا نہ پایا کہ کیا ہوا اور کہاں گیا یہ کہتے تھے اور زار زار روتے تھے اور سر اپنا پیٹ کر بیٹے کو روتے تھے حتےٰ کہ حضرت کو بھی رقت آگئی معلوم ہوا کہ احمد بن یزید کی ماں یہی ہے فرمایا اے نیک بخت صبر کر اور ذرا قرار پکڑ جس وقت وہ یہاں آویگا فوراً تجکو اطلاع ہوگی حضرت کے ارشاد سے اوس مسکین کے جی کو ٹک چین ہوا اور دل بیقرار نے ذرا سا قرار پکڑا پھر گھر کو چلی گئی تھوڑے دن کے بعد رات کو آکر حضرت کے دروازہ کی چپکے سے کنڈی کھٹکائی فرمایا کون ہے کہا احمد بن یزید ہے خادم کو ارشاد کیا۔ دروازہ کھولدے اور اوسکی ماں کو جلد بلالا پھر اوسنے آکر حضرت سے سلام علیک کی آپ نے بعد جواب کے فرمایا تیرا کیا حال ہے جواب دیا فقیر اور خوار ہے مگر تجھکو لگتی صورت بدل گئی کہا اے امام وقت میں بہت خوش ہوں

تم نے مجکو دنیا سے چھڑایا اور خدا سے ملایا مین تمہارا احسان کس دل وجان سے بیان کرون
اللہ تعالے تمکو اوسکی جزا دیگا ناگاہ اوسکی مان اور جورو و لڑکے روتے چلاتے آگئے اوسکا حال
دیکھکر نہایت پریشان حال ہوگئے اسقدر روتے چیخین مارتے تھے کہ در و دیوار کو رلاتے تھے
آدمی کا تو کیا ذکر ہے پھر مادر مشفقہ نے کہا اے میرے جگر پارہ کیا ان بچون کے حال پر بھی تجکو رحم
نہین آتا کیا ہوگیا تیرے جی مین سما گیا پھر ہر طرح سے منت و خوشامد کی کہ کسی ڈھب سے گھر تک
چلے ہرگز نہ مانا تنگ ہوکر حضرت کی خدمت مین عرض کرنے لگا کہ یا حضرت آپنے یہ کیا بلا میرے پیچھے
لگا دی کہ مجکو جان چھڑانی مشکل ہوگئی فرمایا مین نے اپنا وعدہ پورا کیا ہے پھر عورت ماویلا کرنے لگی
ہاے میری جوانی کیونکر کٹیگی کہا تجکو اختیار ہے جو تیرا جی چاہے سو کر میرے خیال مین نہ پڑ مین
خودی سے گذر گیا خدا کی محبت مین ملگیا بی بی نے کہا اپنے بیٹے کو اپنے ساتھ لو کہا بہت اچھا پھر
ریشمین کپڑے اوتارنے شروع کیے اور اوسکے ہاتھ مین زنبیل دینے کا قصد کیا تب مان نے
واویلا کرکے لڑکے کو لیلیا کہا اب تمکو اختیار ہے میرے پاس یہ تو میری ہی صورت ہوکر رہیگا
یہ حال دیکھکر ہر کسی و ناکس زار زار روتا تھا گویا وہان حشر برپا تھا پھر احمد بن یزید سبکو روتا چلاتا
چھوڑکر جنگل کو چلا گیا اور راہ خدا سے منہ نہ موڑا بعد دو برس کے حضرت کے پاس ایک آدمی آیا
کہ آپکو احمد بن یزید نے بلایا ہے اب اوسکا وقت آخر ہے آپ اوسکے ہمراہ گئے دیکھین تو قبرستان
شونیزیہ مین ایک جانب کو تنگ و تاریک جگہ مین پڑے ہین اور ایسے کلمات کہتے ہین
کہ بھلائی چاہنے والو بھلائی کرنا پھر آپ صبح تک وہان رہے پھر مکان کو آئے کہ تجہیز و تکفین کی کریں
دیکھا تو ہزارون آدمی شہر سے آتے ہین متحیر ہوکر کہا خیر ہے بولے خیر ہے رات کو ایک آواز غیب
سے آئی تھی کہ جسکو نماز جنازہ اولیاء اللہ کی پڑھنی ہو وہ مقبرہ شونیزیہ مین صبح کو جاوے اسواسطے
ہم شہر والے وہان جاتے ہین چنانچہ کثرت ہجوم سے قریب نماز عصر کے دفن کی نوبت پہونچی
حکایت نقل ہے کہ ایک شخص دیندار سے کہ ایک مرتبہ میری دیوار گر پڑی مزدورون سے اوسی پر گیا

کہ کسی مزدور کو لاکر دیوار درست کرا دون وہان جاکر دیکھا کہ ایک جوان باایمان خوش کلام نیک سیرت
کے ہوا اور کوئی مزدور نہین ہے اوسنے کہا کہ ہماری دیوار بنا دو اور مزدوری اپنی لو کہا بہت اچھا مگر تین
شرط پر کہ جو مزدوری مقرر ہوجاوے اوسمین فرق نہو اور ہماری طاقت سے زیادہ کام نہ لو اور نماز کیواسطے
پہلے سے اجازت دیدینگا مجھکو سب بدل منظور ہے پھر گھر لاکر اونکو کام بتا دیا اور مین اپنے کام کو چلا گیا پھر شام
کو دیکھا تو دو مزدورون کے برابر کام کیا تھا مین نے بہت خوش ہوکر مزدوری مقررہ دیکر رخصت کردیا
پھر صبح کو اونکا انتظار کیا جب بہت دیر ہوئی تو پھر مجمع مزدورون پر گیا اونکو وہان نہ پایا اور لوگون سے پتا
اونکا پوچھا معلوم ہوا کہ وہ ہر روز مزدوری نہین کرتے بلکہ ہفتہ مین ایک دن کرتے ہین اور سات روز
کھاتے ہین مین یہ سمجھا کہ وہ کوئی کاملین مین سے ہین کہ وقت ضرورت بقدر حاجت مزدوری کر لیتے ہین
اور شب و روز عبادت الٰہی مین مصروف رہتے ہین پھر اونکے مکان پر گیا دیکھا تو بیمار ہین اور زمین پر
پڑے ہین اونکا یہ حال دیکھکر مجھکو بہت افسوس ہوا پھر مین نے کہا آپ مسافر اور بیمار عالم تنہائی
مین بہت تکلیف پاتے ہین میرے حال پر عنایت فرمایئے اور غریب خانہ کو تشریف لیچلیے
کہا بہتر ہے مگر مجھکو کچھ نہ کھلانا پلانا چنانچہ مین اونکو اپنے مکان پر لے آیا تین دن تک کچھ نہ کھایا نہ پیا نہ کچھ کلام کیا
چوتھے روز مجھکو بلاکر کہا میرا وقت قریب آیا مین چند وصیت کرتا ہون اوسکو بخوبی ادا کرنا - اول یہ کہ
میرے گلے مین رسی باندھکر زمین پر خوب گھسیٹنا اور کہنا کہ جو کوئی اپنے مالک کی نافرمانی کریگا اوسکا
یہی حال ہوگا شاید رحمتِ الٰہی جوش مین آوے اور میری مغفرت فرماوے اور مجھکو انہین کپڑون
مین کفنانا بعد اسکے بادشاہ وقت کے پاس جاکر یہ انگوٹھی اور قرآن شریف دیدینا اور کہنا کہ ذرا
خوابِ غفلت سے ہوشیار ہو اور ثروتِ دنیا کو خواب و بال سمجھنا ایسا نہو کہ یکایک موت آجاوے
اور سارا سامان غفلت کا خاک مین ملجاوے اوسوقت کوئی تدبیر مفید نہوگی بعد اسکے جان بحق تسلیم کی
پھر بعد رنج و الم کے بخوبی اونکو کفناکر موافق وصیت کے چاہا کہ گلے مین رسی ڈالون اوسی وقت گوشۂ مکان
سے ایک آوازِ غیب آئی کہ خبردار ایسا نکرنا کہ اولیاء اللہ اہل مغفرت ہین نہ لائق ذلت
پھر بخوبی اونکو دفنایا بعد اسکے انگوٹھی اور قرآن مجید لیکر جہان بادشاہ کی سواری جاتی تھی جاکر

کھڑا ہوا کہ دربار میں مجکو کوئی جانے نہ دیگا پھر مین نے دور سے عرض معروض کی کسی نے نہ سنی ناگاہ بادشاہ کی نظر مجھپر پڑ گئی بادشاہ نے مجکو نزدیک بلا کر پوچھا کہ تو کون ہے اور تیرا کیا مطلب ہے مین نے عرض کیا مین اسی شہر کا رہنے والا ہون ایک شخص کا پیام اور یہ کلام اللہ شریف اور یہ انگشتری لایا ہون بادشاہ نے وہ دونو چیزین لیکر کہا کہ وہ شخص کہان ہے اور کس حال مین ہے کہا وہ مر گیا وہ دیوار بنایا کرتا تھا سنتے ہی بادشاہ بدحواس ہوکر رونے لگا یہانتک کہ بیہوش ہوگیا مین متحیر تھا کہ الٰہی یہ کیا معاملہ ہے بہت دیر کے بعد جب بادشاہ ہوش مین آیا کہا کچھ وصیت بھی اوسنے کی ہے مین نے کہا کہ ہان اس قسم کے کلمات آپکی جناب مین کہے ہین کہ ذرا خواب غفلت سے بیدار رہو مبادا اچانک موت آجاوے پھر سب سامان حشمت اور بادشاہت بالائے طاق رہجاوے پھر تو بادشاہ کا یہ حال تھا کہ کپڑے پھاڑتا تھا اور سر مین خاک ڈالتا تھا اور کہتا تھا اے ناصح میرے اے شفیق میرے پھر شب کو بادشاہ چادر اوڑھکر میرے ساتھ اوسکی قبر پر گیا پھر قبر سے لپٹکر بہت رو تا رہا پھر فرمایا کہ یہ میرا بیٹا تھا ہمیشہ شراب وکباب مین گرفتار تھا تائید غیبی سے ہدایت پائی کہ ایک مرتبہ لہو ولعب مین مشغول تھا اور سب سامان عشرت مہیا تھا کوئی ادہر کوئی اودہر نشے مین بیہوش پڑا تھا ناگاہ مکتب سے کہ اوسکے مکان سے نزدیک تھا کسی لڑکے نے یہ آیہ کریمہ ستائیسوین پارہ سورۂ حدید کی پڑھی اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ یعنے کیا وقت نہین پہونچا ایمان والون کو کہ گڑگڑاوین اونکے دل اللہ تعالیٰ کی یاد سے یہ بات اوسکے دل پر جا لگی اور تیر سی پار ہو گئی پھر اوس لڑکے کے پاس آکر کہا کہ ہان آیا وقت کہ دل اللہ کی یاد سے ہتراگئے اور اپنا کام کر گئے پھر ترک لباس کیا اور چلا گیا جب مین نے تلاش کیا کہین پتا نہ ملا آج پتا لگا تو زخم کاری دل پر لگا فقط

حکایت بعضون نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ گورخر کے شکار کو گئے تھے آپ ہی شکار ہو گئے بادشاہی دنیا کی چھوڑکر بادشاہی عقبے کی لی یعنے جب گورخر کے پیچھے گھوڑا اڑالا اور لشکر سے الگ ہو گئے اوسنے اولٹ کر بزبان فصیح کہا اے ابراہیم ادہم تو اس کام کے لیے پیدا نہین ہوا جا اپنا کام کر بس ابراہیم ادہم متحیر ہوکر غش کھا کر گھوڑے سے گر پڑے گھوڑا لشکر کو چلا گیا لشکر والون نے گھوڑا

[illegible]

خالی دیکھا کہا کہ بادشاہ واللہ اعلم کہان مارا گیا روتے چلاتے سب طرف ڈھونڈھنے کو بیٹھ رہے کہین پتا نہ لگا
جب ابراہیم کو ہوش ہوا اوٹھکر جنگل کو چلے چرواہون سے کہا ہمارا لباس اپنے لباس سے بدل لو اونہون نے
عرض کیا کہ ہم تو سب غلام شاہی ہین ہم ہرگز لائق لباس شاہی کے نہین القصہ بادشاہ نے سب بکریان
اونکو بخشدین کہ شاید اللہ تعالیٰ مجکو بھی ایسی ہی بخشدے اور الکالمل آپ اوڑھ لیا اور سب لباس اپنا
اونکو دیدیا پھر اونہون نے عرض کیا اے بادشاہ کیا حال ہوا تمہارا کس چیز نے بادشاہت تم سے
چھڑائی اور فقیری دلائی کہا مین گورخر کے شکار کو آیا تھا خود شکار ہو گیا سو گودڑی لیکر سر پر ڈالا کے ہم
ہاتھ اوسکے بکے جسکے خریدار ہوے ہم + اور یہ حال کسی پر ظاہر نکرنا تمہارے حق مین بہتر ہوگا پھر سب جنگل والے
روتے چلاتے تھے اور ابراہیم اس مضمون کے اشعار پڑھتے تھے کہ الٰہی تیری محبت در یتیم کے لیے اولاد ہیم
سے اگر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاؤن تیرے جمال کے خیال کے سوا کسی خیال کو جی مین راہ ندون کہ تیرے
جمال کی دولت سے میرا تمام جی جان مالامال ہے اور باقی خواب و خیال بلکہ وبال ہے۔

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم ادہم دریا کے کنارے بیٹھے ہوے اپنا کرتا سیتے تھے کسی نے طعن
سے کہا کہ بادشاہی چھوڑ کر فقیری لی اور کملی اوڑھی اسمین کیا دکھ پایا جو چھوڑا اسمین کیا سکھ اور لطف
اوٹھایا کہا کہ وہ بادشاہت نہ تھی بلکہ وبال جان تھی کہ سارے جہان کا وبال میری گردن پر تھا اور سلطنت
اب یہ ہے کہ اپنی جان اور مال سے بھی سبکدوش ہون یہ کہکر دریا مین وہ سوئی ڈالدی اور کہا اے دریا
والو جلدی میری سوئی لاؤ اوسیوقت سب جانور دریائی حاضر ہوے اور ایک مچھلی وہی سوئی منہ مین لیے ہوے
آئی پھر ابراہیم نے طعن مارنیوالے سے کہا تو نے یہ تماشا قدرت خدا اور بادشاہت حقیقی کا دیکھا پہلا صرف
آدمیون پر حکومت تھی اور اب سب پر ہے فقط

حکایت نقل ہے ایک مرتبہ منصور بن عمار رحمہ اللہ بصرہ مین جاتے تھے ایک مکان عظیم الشان بہت
مکلف سونے چاندی کے نقش سے منقش دیکھا آگے اوسکے مکان وسیع تھا اوسمین بہت سے پیادے
اپنے اپنے قرینے سے صف بستہ کھڑے تھے اور صدہا دربان دروازہ پر ٹہل رہے تھے اور اندر مکان کے

ق [illegible]

تخت بادشاہی بہت تکلف بچھا تھا اور ایک جوان حسین اوسپر جلوہ فرما تھا اور چارون طرف اوسکے خدام
خوش اندام خوش کلام مؤدب دست بستہ کھڑے تھے یہ حال دیکھکر میری عقل دنگ ہوگئی مین نے چاہا
کہ اندر جاکر حقیقت اوسکی دریافت کرون مگر دربانون نے مجھکو اندر نہ جانے دیا اتفاقاً وہ کسی مشغلہ
مین مشغول تھے مین جلدی سے اندر اوس مکان کے چلا گیا یکایک اوس امیر نے عورتون کو بلایا سب
ہوا خواہون کو رخصت فرمایا اونکے آتے ہی سارا مکان ایسا روشن ہوگیا کہ جیسے رات کو آفتاب نکل آیا ہو
اور صدہا لونڈیان باندیان اونکے ساتھ کوئی خوشبو لگا کر دل اولجھاتی تھی کوئی زلف سلجھاتی
کوئی سرگردان اور حیران آئینہ دکھاتی خوشبو لگاتی تھی غرض ہر ایک ہر کام مین مصروف تھی پھر
وہان کوئی مرد کسی قسم سے نہ تھا صرف مین اپنی جان پر کھیلکر یہ کھیل تماشا دیکھتا رہا۔ ناگاہ بادشاہ کی
نگاہ مجھپر جا پڑی آتش غضب سے سُلگ گیا مانند شعلہ کے افروختہ ہوکر کہا کہ تیرے سر پہ موت کھیلتی ہے
جو تجھکو محلسرا مین کھیل تماشے کے حیلے سے لائی ہے مین خوف سے کانپ گیا زندگی سے مایوس ہو گیا
بعالم پریشانی خوشامد سے جان کو بچایا مصلحت وقت جانا کہ آتش غضب کو عاجزی کا پانی بجھاتا ہے
جیسا کہ گریہ وزاری بجناب باری مستحق عذاب کو لائق ثواب کر دیتی ہے اور قہر الٰہی کو مہر سے بدل
دیتی ہے جیسا کہ جناب مولانا فرماتے ہین ؎ تا نگرید طفل کے جوشد لبن + تا نگرید ابر کے خندد چمن بیت
اوسکا غصہ کم ہوا کہا تو کون ہے کہان سے آیا ہے مین نے عرض کی خطاوار سزا کا سزاوار ہون مگر طبیب
کہاتا ہون کچھ امراض دل کا علاج جانتا ہون فرمایا ادھر آؤ اور کچھ کلام حق سناؤ تب مین نے نڈر ہوکر
صاف صاف علم حال حقیقی کا بیان کرنا شروع کیا کہ اے بادشاہ تیرے پاس عورتون کا ہجوم ہے
ملک مین ظالمون کے ظلم کی دھوم ہے بیخبری اور غفلت شاہ جہان کی باعث بربادی تمام جہان
ہے لہذا عدالت امیر کا درجہ عبادت فقیر سے زیادہ ہے۔ کیا نہین جانتا تو کہ اس وبال سے تیرا
اعمالنامہ مالا مال ہوگا اور تو سخت خواری مین مبتلا ہوگا ذرا ہوش پکڑ اسقدر مستی حکومت سے اکڑ
خدا کو نہ بھول خودی کے نشہ سے اسقدر نہ پھول انصاف کے دن ہر زبردست زیردست ہوگا اور
زیردست زبردست ہوگا۔ دودھ پانی سے اور پانی دودھ سے جدا ہوگا اور دوزخ ایسی سخت آواز

کریگی کہ پتھر کا جگر پانی ہوجاویگا نیک کار سرخرو ہونگے اور بدکار زرد رو ہونگے - فی الحقیقت دنیا اور
معاملات دنیا قابل دلدہی نہین ہے تو عورتون کی محبت مین چور ہے اور حوران بہشتی سے نفور ہے
اگر تو جنت کی نعمتون کا مزہ چکھتا اور حوران جنان کو ایک نظر دیکھتا واللہ لذت دنیا اور محبت زنان
مین تو ہرگز گرفتار نہوتا اور بعد مرنے ان عورتون کے اگر دیکھے تو سواے بدبو کے اور کچھ بو باس حسن
وجمال انکی نپائیگی جاویگی بلکہ سخت نفرت آویگی بس تو انکی صحبت سے درگزر کر اور حوران بہشتی کو طلب کر
کہ خلقت اونکی مشک کافور اور زعفران سے ہے اور وہ جمال باکمال نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی
کان نے سنا گویا لعل یا یاقوت ہین کہ چمک رہے ہین یا موتی اور مرجان ہین کہ جھمک رہے ہین جیسا کہ
سورۂ رحمن مین ارشاد ہے لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ
یعنے نہیں ہاتھ لگایا اونکو اس سے پہلے کسی آدمی اور نہ کسی جن نے گویا وہ لعل اور مونگا ہین کہ جب اسنے یہ
وہ یہ باتین سنکر لوٹ پوٹ ہوگیا اور کہا اے طبیب تیری باتین میرے جی مین کارگر ہوگئین بلکہ
تیری ہی باتین نکل گئین پھر کہو شاید برائی سے نجات پاؤن اور راہ راست پر آؤن کیونکہ بہت بڑا گنہگار ہون
کیا عجب ہے کہ غفور رحیم اپنے فضل و کرم سے بخشدے مین نے کہا حقیقت مین وہ بڑا رحیم کریم ہے
اوسے فضل کرتے نہین لگتی بار نہو اوس سے مایوس امیدوار رہ پھر زار زار روتا تھا اور کپڑے بدن
کے پھاڑتا تھا آخر کو نکلکر چلا گیا مضمون کریمہ وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ کا صادق آیا
جب عورتون نے دیکھا کہا سبحان اللہ سب حال مین ہم تمہارے شریک حال رہے اب یہ کیا مقتضا
مروت ہے کہ تم جاتے ہو اور ہمکو چھوڑے جاتے ہو پھر سب کے رات کو لباس شاہی دور کیا اور کمبل
فقیری بدل لیا پھر اسے ہی رات کو ساتھ لیکر چلا گیا بعد عرصے کے جو مین اوس محلسرا کو گیا تو اجڑا
دیکھا کہ دن کو وہان ڈر معلوم ہوتا تھا پھر تائید الہی سے اتفاقاً مین بیت اللہ کو گیا دیکھا تو عبد الملک
وہان موجود ہے اور طواف کعبہ مین مصروف ہے مجھسے سلام علیک کی مین یہ حال اوسکا دیکھکر
بہت خوش ہوا اونسے کہا وہ عورتین کہان ہین کہا سب حاضر ہین پھر وہ سب آئین اور آئین بندگی
مین مستعد پائین مجھکو دیکھکر بہت خوش ہوئین اور کہا اللہ تعالی نے ہمارے دل کی مراد

پوری کی جو تمہاری زیارت نصیب ہوئی یا حضرت ہمسے گنہگارون کو بھی اللہ تعالی بخشیگا کہ جان و مال سب
اوسکی محبت مین کھو دیا مین نے کہا بلاشک اللہ تعالی اپنے تابعدارون کو بخشیگا بلکہ موافق حکم کریمہ
وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ دو جنت عطا فرمائیگا یہ سنتے ہی جی جان سے کھو گئے جوش و خروش مین
آکر ایک نعرہ مارکے جان بحق تسلیم کی عبد الملک یہ حال دیکھکر بہت غمگین ہوا کہ افسوس ایسے وقت مین
مجھسے الگ ہوے پھر بخوبی کفنا دفنا بعد اسکے وہ بھی رحلت کرگیا تو اسکو بھی کفنا دیا لوگون نے بہت افسوس کیا
مین نے اوسکی قبر پر وعظ کہا اور لوگون کو عذاب قبر سے ڈرایا اور جنت کے آرام کا مژدہ سنایا۔

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ذو النون مصری رحمہ اللہ تعالی دریا کے کنارے پر کھڑے تھے
دیکھا کہ ایک بڑا بچھو دوڑتا ہوا دریا کے کنارے آیا اور ایک مینڈک دریا سے نکلکر فوراً اوسکو سوار
کرکے پرلے کنارے لیچلا یہ عجیب معاملہ دیکھکر مین بھی اوس کنارے پر گیا پھر وہ جلدی سے اوترکر ایک
درخت کے نیچے گیا وہان سانپ ایک سوتے مسافر کی چھاتی پر بیٹھا تھا چاہتا ہے کہ اوسے کاٹے اوس بچھو
جاتے ہی سانپ کے ڈنک مارا وہ مرگیا مسافر بچ گیا پھر جلدی سے بچھو اسی طرح اپنی مکان کو چلا گیا
مین نے جانا یہ آدمی کوئی کامل ہے کہ عنایت الہی نے اسقدر اوسکی حفاظت فرمائی کہ ایک موذی
کو دوسرے موذی سے دفع کرایا اور اوسکو بچایا اوسکی ملازمت حاصل کرنا چاہئے جب اوسکے نزدیک گیا
چاہا کہ قدم لون۔ اوسنے آنکھ کھولدی دیکھا تو کوئی شرابی سا ہے مجھکو کمال تعجب ہوا کہ اللہ اللہ اوسکا
یہ حال ہے اور عنایت خدا کا وہ حال ناگاہ غیب سے آواز آئی کہ ذو النون کیون متحیر ہے یہ بھی ہمارا
بندہ ہے اگرچہ گندہ پراگندہ ہے اگر ہم پاکون کی حفاظت کرین تو برون کا حفاظت کرنیوالا کون ہے
پس جو جناب باری مین زاری کرتا ہے خدا تعالی اوسکی دستگیری فرماتا ہے جیسا کہ جناب مولانا فرماتے ہین
؎ گفت حق گر فاسق و اہل صنم ٭ چون مرا خواندی اجابتہا کنم ٭ جیسا کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہین کہ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ یعنے جو بعنوان گریہ و زاری
گناہ سے بیزاری چاہتا ہے اللہ تعالی اوسکو قبول فرماتا ہے یہ سنتے ہی ذو النون پر ایک حالت
جذب و جنون کی طاری تھی کہ گھومتے تھے اور کہتے تھے افسوس اور یہ حال اس غافل کا اور ہزار افسوس

کہ رحمتِ الٰہی اِس جوش و خروش سے اوسکے ہمدوش اور وہ بیہوش خوابِ خرگوش مین مدہوش ہو
جب شام ہوئی اور ہواے سرد چلی اوس غفلت زدہ کے حق مین صبح ہوئی نیند سے چونکا اور ذوالنون
کو بیٹھا دیکھا متحیر و نادم ہوکر کہا اے مقتدا اس وقت تم یہان کہان آئے فرمایا تو اپنا حال بیان کر کہا
میرا حال بخوبی آپ پر روشن ہے کیا ماجرا بیان کرون مین نے اوسکو وہ سانپ دکھایا دیکھتے ہی گھبرا گیا
جب سب قصہ سنایا تو رونے اور چلانے اور سر مین خاک ڈالنے لگا چیخین مارتا کپڑے پہاڑتا جنگل کو
چلا گیا اور نفس کو بہت لعنت و ملامت کرتا تھا کہ جب بُرون کے حال پر اسقدر خدا کا کرم ہے تو
بھلون کے حال پر کسقدر عنایت ہوگی ؎ دوستان را کجا کنی محروم ۔ تو کہ با دشمنان نظر داری ۔ پھر تائب ہو کر
تا مرگ عبادتِ الٰہی مین مصروف رہا اور مستجاب الدعوات ہوگیا جس بیمار پر دم کرتا اوسی دم اچھا ہو جاتا
اگرچہ مدت کا بیمار ہوتا۔

حکایت نقل ہے کہ بصرہ مین ایک عورت بدنامی مین نامی شعوانہ نامی بہت مالدار بد اطوار نہایت
شکیلہ اور جمیلہ خوش آواز دلنواز آرائش بدن مین مصروف گانے بجانے مین مشہور و معروف دلشاد
فن دلبری مین اوستاد تھی جہان کہین تقریب شادی غمی کی ہوتی وہ ضرور پہونچتی اور سب جگہ
سے حصہ پاتی۔ ایک روز اتفاقاً کہین جاتی تھی اور لونڈیان باندیان بھی اوسکے ہمراہ تھین ایک
مقام پر وعظ ہوتا تھا بکمال تاثیر کلام حق سبکی چشم چشم سے اشک جاری تھا تمام اہلِ مجلس پر
ایک حالت طاری تھی روتے چلاتے چیخین مارتے تھے یہ سنتے ہی آگ ہوگئی کہ یہان تقریب
غمی کی ہے اور مجکو خبر نہوئی یہ تو بڑا غضب ہوا جو میری آمدنی مین فتور پڑا جلدی ایک لونڈی
کو بھیجا کہ تو جاکر دیکھ کیا واردات ہے اوسنے جاکر دیکھا تو وعظ ہو رہا ہے اور شدت عذاب قبر اور
حشر کا بیان ہے گویا حشر برپا ہے کوئی ادھر گرا کوئی اودھر پڑا ہے یہ دیکھتے اس حالت کی لونڈی
پر بھی ایک حالتِ مدہوشی طاری ہوگئی اوسنے انتظار کرکے دوسری لونڈی بھیجی وہ بھی جاکر
اوسی حال مین شامل ہوگئی تنگ ہوکر تیسری بھیجی وہ بھی نہ آئی چوتھی بھیجی وہ بھی خبر کو گئی آپ بیخبر
ہوگئی ؎ ہرکہ در کانِ نمک رفت نمک شد ۔ تھوڑی دیر مین ایک لونڈی آئی کہا تقریب شادی

تھی کی نہین ہے مگر غنا ہوتا ہے اور ہر ایک عذاب خوف الٰہی سے بیہوش ہو رہا ہے کوئی روتا ہے کوئی چلاتا ہے
یہ سنکر مسکرائی اور آپ بھی بطور تماشا دیکھنے کو آئی پہونچتے ہی مقلب القلوب نے اوسکا قلب
پھیر دیا اور اپنے خوف سے اوسکا دل پھیر دیا کہتی تھی کہ ہاے افسوس ساری عمر میری گنہگاری مین
گذری اے اللہ کیونکر میری نجات ہو گی اور زار زار روتی اور آنسوون کا مینہ برساتی تھی عالم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ کی ذات سے ناامید مت ہو کہ وہ بڑا کریم ہے تو سچے جی سے توبہ کر اور گڑگڑا وہ سب گناہ تجھے
پاک کر دیگا اگرچہ تیرے گناہ مانند شعرون کے بیحد و بیشمار ہون پھر چیخ ماری کہ ہاے افسوس مین ایسی
جو برائی مین ضرب المثل ہون پھر سب کپڑے پھاڑ ڈالے اور سب مال کھڑے کھڑے لٹا دیا اور سب
لونڈیان آزاد کر دین اور گوشۂ عافیت مین بیٹھ رہی پھر تا لب گور عبادت الٰہی مین مشغول رہی
اسی حالت مین جان بحق تسلیم کی اور عند اللہ و عند الناس مقبول ہوئی ف ۱
حکایت نقل ہے بشر حافی رحمہ اللہ کی وہ ہمیشہ نشہ مین سرشار اور شراب و کباب مین گرفتار
رہتے تھے حتےٰ کہ بارہ شرابخانہ رات دن جاری تھے اتفاقاً ایک مرتبہ راہ مین ایک کاغذ بسم اللہ
لکھا ہوا زمین پر پڑا دیکھا جلدی سے بکمال تعظیم و تکریم اوسکو اوٹھا لیا چوما اور آنکھون سے لگایا
اور کہا یہ نام نامی اور اسم گرامی میرے مالک و محسن و کریم و رحیم کا ہے پھر مشک خالص سے معطر
کر کے اوسکو عمدہ کپڑے مین نہایت تکلف سے لپیٹ کر ایک جاے بلند محفوظ مین رکھدیا یہ کام اس
ناکام کا اللہ کریم کو پسند آگیا پھر حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو الہام ہوا کہ جلد جاؤ اور بشر حافی کو مژدہ
سناؤ کہ تو نے ہمارے نام کی تعظیم کی اور گرد و غبار سے صاف کر کے عمدہ مقام پر رکھدیا ہمنے تجکو
گرد و غبار گناہ سے پاک و صاف کر کے فرش سے عرش تک تیرا نام بلند کر دیا پھر حسن بصری جلدی
سے بشر حافی کے پاس گئے وہ دیکھتے ہی تھرا گیا کہ خدا خیر کرے ایسے اولیاء اللہ کا یہان آنا گویا
قہر الٰہی کا نازل ہونا ہے پھر آپنے بہت اخلاق فرمایا اور بکمال محبت سے انکو بلا کر وہ سب مژدہ
سنایا سنتے ہی زمین پر لوٹے اور چیخین مارتے تھے اور نفس پر صد ہا لعنت اور ملامت کرتے تھے

ف ۱ [illegible]

کہ ہائے افسوس ہین تیرے دم ہین اگر اس دم تک گنہگاری جناب باری مین ہمدم رہا اور اسقدر انعام
اور اکرام اوسکے سے مطلع تھا جو اس رو سیاہ سراپا گناہ پر خدا نے فرمایا پھر زار زار روتے تھے اور
بار ندامت سے جان کھوتے تھے یہانتک کہ بیہوش ہو گئے جب کچھ افاقہ ہوا اوٹھکر چلے اور سب
سامان و اسباب گھر کے لٹانے لگے اور سب کپڑے پھاڑ کر پھینک دیے اور لباس فقیری پہن لیا
اور ننگے پاون ہو گئے کسی نے کہا آپ ننگے پاؤن کیون پھرتے ہین کہا اللہ تعالی اونتیسوین پارہ سورہ
نوح مین فرماتا ہے وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا یعنے زمین کو ہمنے بچھونا بنایا تمہارے آرام
کیواسطے پس اللہ تعالی کے بچھونے پر کیونکر جوتا رکھون پھر ہر شہر و دیار اور ہر کوچہ و بازار مین ننگے پاؤن
پھرتے تھے اور زندہ مردہ اولیاء اللہ کی زیارت کرتے تھے حکم خدا سے جانورون نے گندگی کرنا کوچہ
و بازار مین چھوڑ دیا کہ مبادا پاؤن بشر حافی کا بھر جاے اور اسی سبب سے بشر حافی کہلاتے تھے حافی
ننگے پاؤن والے کو کہتے ہین ورنہ پہلے اونکا نام صرف بشر تھا چنانچہ ایک مرتبہ کسی نے کسی کوچہ مین
گندگی دیکھی کہا بشر حافی نے رحلت فرمائی۔ بعد اسکے دریافت کیا تو حقیقت مین اوسیوقت
انتقال فرمایا تھا اور تبتک چالیس حج کیے اور چالیس لڑائی کفار سے لڑے بعد انتقال کے کسی نے خواب
مین دیکھا کہ ہمراہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے سبز گھوڑے پر سوار ہوا پر اوڑتے ہین فا
حکایت نقل ہے کہ حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ دجلہ کے کنارہ وعظ فرماتے تھے اتفاقاً
قافلہ عراق کا حج کو جاتا تھا اوس طرف سے گذرا ایک اونٹ والا حضرت کی خدمت مین آیا عرض کیا
مجکو کوئی ایسی بات بتلا دیجیے جو سفر حضر مین کام آوے فرمایا تین باتین یاد رکھ اللہ کے فضل سے
دارین مین آرام پاویگا ایک یہ کہ جو اپنے واسطے چاہے ہمراہی کیواسطے بھی چاہنا دوسری یہ کہ جہانتک
نفس کو درکار ہو مالک ہی سے مانگنا تیسرے جو مالک سے ملے اوسپر راضی رہنا اور ناخوش نہ ہونا
پس وہ یہ تین باتین اپنے داماں جان مین گرہ باندھکر چلا گیا بعد مدت دراز کے اتفاقاً پھر اوسکا اوس

فـ [illegible]

راہ سے گزر ہوا حضرت نے دیکھا تو وہی اونٹ والا پانی پر چلا جاتا ہے آپنے بلایا کہ تو وہی اونٹ والا ہے
جو تین باتین مجھسے پوچھ گیا تھا کہا کہ ہان مین وہی ہون اور تم وہی عالم باعمل ہو کہ تمہاری بان کی تاثیر
اور کلام حق کی برکت سے مجکو یہ رتبہ حاصل ہوا صرف دو ہی باتون پر عمل کیا فضل الہی سے پانی پر چلنے لگا
اور جو تیسری پر بھی عمل نصیب ہوتا تو خدا جانے کس درجۂ بلند و بالا پر پہونچتا مگر اوسکی مجھ مین طاقت
نہ تھی لہذا مجبور ہو گیا **ف**

حکایت نقل ہے ایک پارسا کی کہ ایک مرتبہ آدھی رات کو قبرستان بصرہ مین گیا دیکھتا ہے
کہ چار آدمی جنازہ لاتے ہین مین نے خیال کیا کہ شاید یہ قزاق ہین لوٹ مار کر اسوقت گاڑنیکو
آتے ہین کہ کوئی خبر نہو مین نے پوچھا سچ بتاؤ اسکو کسنے مارا ہے کہا اپنی موت سے مر گیا ہم چارون
مزدور اسکی ماں کے ساتھ آئے ہین پھر اوس عورت سے پوچھا کہ اسوقت گاڑنیکا کیا سبب ہے
بڑھیا نے کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے بڑا فاسق و بدکار شہرۂ آفاق تھا مرتیکے وقت تین باتین وصیت کین
اول یہ کہ میرے مرنیکے بعد گلے مین رسّی ڈالکر چارون طرف مکان کے گھسیٹنا اور یہ آواز بلند کہنا
کہ جو کوئی اپنے حاکم حقیقی کے حکم سے پھریگا وہ ایسا ہی ذلیل ہوگا دوسرے آدھی رات کو دفنانا
کہ دن مین جو کوئی میرا جنازہ دیکھیگا لعنت ملامت کریگا تیسرے اپنا ایک سفید بال جنازہ کے
ساتھ قبر مین رکھدینا کہ شاید اللہ تعالی اوسکے سبب سے میری نجات کرے **بیت**
دلم امید ہست وقت این امید با کہ حق شرم دارد ز موے سفید + پھر انتقال کیا بعد غم و الم کے
مین نے کفن دفن کا سامان کر کے چاہا کہ وصیت اول ادا کرون یکایک غیب سے آواز آئی کہ اے
بڑھیا اس کام سے باز آ ہمنے اوسکو بخشدیا پھر اوس پارسا نے اوسکی نماز پڑھکر بخوبی دفنا دیا
اور ایک سفید بال بڑھیا کا اوسکے ساتھ رکھدیا کہ ایک مرد ہاتھ اوٹھا کر آنکھین کھولکر کہنے لگا
اے شیخ اللہ تعالی بخشنا ہی بہر بھلا اور ہمکو پھر آنکھین بند کر لین اور سب قبر درست کر کے چلے آئے **ف**

[illegible]

باب ساتوان کرامت اولیاء اللہ مین

حکایت حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل ہے کہ مین ایک مرتبہ مسجد مین بیٹھا تھا دو جوان آئے اور سلام علیک کی پھر بعد نماز کے کہا اولیاء اللہ سے کرامت ہوتی ہے مین نے کہا انبیا سے ہوتی ہے وہ ناخوش ہو کر چلے گئے دوسرے دن پھر آئے بعد سلام علیک اور نماز کے کہا کرامت اولیاء اللہ سے صادر ہوتی ہے یا نہین ناگاہ میری زبان سے بیساختہ نکل گیا کہ نہین ہوتی بولے سبحان اللہ کیا کہتے ہو کہ اللہ تعالی نے اولیاء اللہ کو وہ عظمت اور کرامت عطا کی ہے کہ اگر ان دیوارون کو کہین کہ سونے کی ہو جاؤ اور ستونون کو کہین کہ زبرجد کے بنجاؤ اور مٹی کو کہین کہ موتی مونگا ہو جاؤ اوسیوقت سب ہو جاوین ناگاہ اوسیوقت نظر اوٹھا کر دیکھا مین نے کہ دیوارین سونے کی اور ستون زبرجد کے اور مٹی زر و جواہر ہو گئی یہ دیکھکر مین اچنبے سے مسکرایا کہا کیون مسکراتے ہو ہم تو ایک بات کہتے تھے پھر سب بدستور جیسے تھے ویسے ہی ہو گئے ف ا

حکایت نقل ہے ایک بزرگ ایک مرتبہ سفر مین قافلے سے جدا ہو کر راہ بھول گئے دو تین دن خوار و زار رہے لیکن راہ کا پتا نہ لگا تھک کر زندگی سے مایوس ہو کر ایک جگہ پر بیٹھ گئے ناگاہ دیکھا کہ ایک ٹیلے پر ایک مکان مختصر سا بنا ہے اور ایک آدمی وہان بیٹھا ہے اوسکو دیکھکر ذرا اطمینان ہوا لیٹ بیٹھکر آرام لیا وقت شام کے کیا دیکھتا ہون کہ ایک جوان حسین عمدہ پوشاک سے آراستہ آیا اور زمین پر پیر مارا وہان ایک چشمہ شیرین پانی کا جاری ہو گیا وضو کر کے پانی پیا مین نے بھی اوس نعمت الہی کو غنیمت جانکر بعد وضو کے پانی پیا پانی پیتے ہی بھوک پیاس اور کلفت سفر کی سب دور ہو گئی سبحان اللہ پانی تھا یا معجون روحانی یا سامان شادمانی اور آب و تاب ایمانی کہ جی و جان و زبان کو شاداب و سیراب کر دیا پھر مین شکر خدا کا بجا لایا اونکے ساتھ نماز ادا کی بعد نماز کے جب وہ چلے تو مین نے عرض کیا کہ مین راہ بھول گیا اور قافلہ مجھسے چھوٹ گیا کہا ہمارے پیچھے چلا آ چند قدم چلا تھا کہ مشعل کی روشنی معلوم ہوئی اور اونٹ والون کی آواز آئی فرمایا یہی تیرا قافلہ ہے مین نے کہا

ف ا [illegible]

پھر مین نے کمال ادب سے عرض کیا کہ آپ اپنے نام سے مجکو مشرف فرمائیے فرمایا ہمارا نام علی زین العابدین ہے ف۱

حکایت نقل ہے کہ محمد بن مالک رحمہ اللہ سے کہ مین ایک مرتبہ مکہ معظمہ سے بطحا کو جاتا تھا ناگاہ اوپر کو ایک آواز آئی مین نے دیکھا تو احمد بن خلق بن یحیی سونے کے تخت پر بیٹھے ہوا پر اوڑے جاتے ہین سلام علیک ہوئی مین نے کہا کہان جاتے ہو کہا ایک ولی کی ملاقات کو جاتا ہون مین نے عرض کیا اللہ تعالی نے تمکو بڑا رتبہ دیا ہے اونکو اپنے پاس کیون نہ بلا لیا فرمایا بزرگون کی خدمت مین جانا بلانے سے بہتر ہے ف۲

حکایت نقل ہے ایک پارسا کی کہ ایک مرتبہ رات کو طواف بیت اللہ کرتا تھا صبح کے وقت ناگاہ ایک آدمی سر سے چادر اوڑھے ہوے چاہ زمزم پر آیا اور ڈول سے پانی نکالکر پیا اور ڈول رکھکر چلا گیا مین نے جلدی سے جاکر اوس ڈول مین سے پانی پیا پیتے ہی تمام جان و زبان شیرین ہو گئی سبحان اللہ وہ لذت تھی کہ دیکھی نہ سنی بظاہر ایسی کیفیت تھی جیسے عمدہ ستوون مین نفیس قند ملا ہو دوسرے دن پھر اوسی طور سے آئے اور ڈول بھر کے پانی پی کے چلے پھر مین نے پیا تو دودھ شکر کا مزہ تھا پھر تو مین نے دوڑ کر اونکا پلہ پکڑکر عرض کیا کہ برائے خدا مجھے اپنا نام بتائیے فرمایا مین سفیان ثوری ہون مگر کسی پر یہ راز ظاہر نکرنا ف۳

حکایت نقل ہے سہیل عبد اللہ تستری سے کہ مین ایک مرتبہ حج کو جاتا تھا راہ مین بیمار ہو گیا قافلہ چلا گیا اتفاقاً قافلہ ابدالون کا اوس راہ سے گزرا اوسمین ایک ابدال بسبب آشنائی سابق کے اور ابدالون کے میرے پاس آئے بعد سلام علیک کے کہا یہان کیون پڑے ہو ہمارے ساتھ چلو مین نے کہا بیمار ہون خون ڈالتا ہون تمہارے ساتھ کیونکر چلون ایک نے کہا شاید تمہاری ماں کو تمہارے دیکھنے کا شوق ہے اچھے ہو کر چلے جانا پھر کہا یہان خبر گیران تمہارا کون ہے مین نے کہا ایک موذن ہے پھر مجکو اوسکے سپرد کرکے کہا اسکو بہت آرام دینا ہماری امانت جاننا ایک نے مٹھی بھر

[illegible]

ف [illegible]

ریتا اوٹھا کر اوسکے دامن مین ڈالدیا پھر سب چلے گئے موذن نے دیکھا تو چالیس دینار سرخ تھے
تھوڑے دنون کے بعد مین اللہ کے فضل سے اچھا ہو گیا موذن نے کہا کچھ امانت تمھاری میرے
پاس بھی کچھ تمھاری دوا وغیرہ مین صرف ہوئی باقی موجود ہے کہو تو تمھارے واسطے سواری مول لیدون
مین نے کہا مجھکو حاجت نہین سب اللہ بانٹ دو تھوڑی دور چلا تھا کہ کباب اور روٹی کو جی چاہا
اور ایسا بیقرار ہوا کہ ایک قدم چلنا دشوار ہو گیا ناگاہ ایک آدمی نظر آیا اور گرم کباب روٹی اور
سرد پانی لایا مین نے کھا کے شکر الٰہی ادا کیا پھر چلا شام ہو گئی بادل آیا اور پانی برسنا شروع ہوا
ایک رات دن برابر پانی برسا اور بوند بند ہوئی اللہ تعالے کے فضل سے مین کا ذرا دامن تر نہوا
اور بخوبی اپنے مکان کو پہونچ گیا ف ۱

حکایت ابراہیم بن شیبان بن ابراہیم ادہم رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہین کہ مین اتفاقاً ایک مرتبہ
بارہ دن کا بھوکا پیاسا جنگل مین رہا مجھکو اپنے حال پر بہت اچنبا آیا کہ باوصف اتنے دنون بھوکے
پیاسے رہنے کے قوت اور طاقت میری بفضلہ تعالی ویسی ہی ہے ناگاہ ایک طرف سے ایک بزرگ
پیر کٹے نے باآواز بلند کہا اے ابراہیم کیون اچنبا کرتے ہو مین نے سولہ دن سے نہ کھایا نہ پیا اور
اللہ تعالی کے فضل سے امید ہے کہ اگر کہون کہ یہ درخت سونیکا ہوجا اسیوقت ہو جاے
ابراہیم کہتے ہین مین نے دیکھا تو اوسیوقت خدا کی قدرت سے وہ درخت سونیکا ہو گیا ف ۲

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ نے شراکت مین اونٹ کرایہ کیا
ایک طرف آپنے اسباب رکھا اور دوسری طرف دوسرے شریک نے رکھا پھر حضرت بایزید سے
کہا اتنے اسباب زیادہ رکھا اور حیوان بیزبان پر ناحق ظلم کیا بایزید نے فرمایا ایسی باتون سے ناحق
گنہگار نہو اسباب اگر دیکھ لو اگر زیادہ ہو کم کر دو دیکھا تو بالکل اسباب معلوم نہوا متعجب ہو کر چلانے لگا
بایزید کہا تم عجب طور کا آدمی ہو اگر بھید ظاہر کرین تو ملامت کرو اور چھپاوین تو رسوا کرو قسم خدا تعالی کی پیادہ ہو ف ۳

[illegible]

حکایت نقل ہے سعید بن لیث سے کہ مین ایک مرتبہ حرم محترم مین بیٹھا تھا اور مقام ابراہیم پر کوئی آدمی دعا جناب باری سے مانگتا تھا کہ الٰہی مین کھانے پینے سے عاجز ہون اپنے کرم اور فضل سے میری یہ حاجت رفع کر مین بھی اوسکے پیچھے کھڑا تھا ناگاہ ایک خوان آسمان سے اوترا اوسمین چھوہارے اور عمدہ پوشاک تھی مین نے کہا مین بھی اسمین شریک ہون کہا کیونکر مین نے کہا تمنے دعا کی مین نے آمین کہی بولے سبحان اللہ روزہ کوئی رکھے اور عید کوئی کرے خیر تو مستحق ہے ورنہ تو میری تمہارا اور علیہ الٰہی مین شریک ہوتا خیر تو بھی کھا مجھکو کھلانے مین کچھ عذر نہین مگر یہ انداز کچھ پسند نہین آیا پھر مین نے بسم اللہ کہکر اونکے ساتھ کھانا شروع کیا اللہ اللہ حلواے بیدود دیکھا یا شہد سراپا سود کہ جی جان کو شیرین کر دیا اور گٹھلی کا نام نتھا۔ دونون نے بخوبی سیر ہوکر کھایا اور خوان ویسا ہی بھرا رہا پھر وہ پوشاک بھی مجھکو دینے لگے۔ مین نے کہا اسکی مجھے حاجت نہین پھر وہ پوشاک پہنکر چلے گئے مین نے لوگون سے پوچھا یہ کون تھے۔ کہا حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ تھے پھر مین بہت پچھتایا کہ مین نے وہ پوشاک کیون نہ لیلی کہ موجب برکت کا ہوتا۔

حکایت نقل ہے کہ حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ بڑے کامل اولیا تھے چنانچہ عالی درجہ اونکا حکم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بخوبی روشن ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے ارشاد کیا کہ قرن مین ایک شخص اویس نام بڑا ایمان والا ہے مگر بباعث خدمتگزاری اپنی ماں کے معذور ہے اور حسب اجازت ہمارے ہماری خدمت سے بظاہر معذور رہا اے عمر اور اے علی بعد ہماری وفات کے تم دونو بہار معرفت پر جاکر اوس سے ملاقات کرنا اور ہماری طرف سے سلام علیک کہنا اور ہمارے واسطے دعا کرانا ایسی یہ سنتے ہی دونون صاحب حیران ہوے کہ عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ اس درجہ کا وہ عالی درجہ رکھتا ہے فرمایا کہ ہان اللہ تعالی اوسکی دعا سے بقدر شمار بال بکریون بنی کلب کے میری امت کے لوگون کو بخشیگا ف

[illegible]

[illegible]

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ اویس قرنی نے تین رات دن برابر کچھ کھایا نہ کچھ پیا جب بھوک کا نہایت غلبہ ہوا پہاڑ پر چلے گئے وہاں جاکر بیٹھے کھانا شروع کیا ناگاہ دیکھیں تو زمین پر دینار سرخ پڑے ہیں کچھ خیال نہ کیا پھر دیکھا تو ایک بکری گرم روٹی لیکر آئی التفات نہ کیا کہ واللہ اعلم کسکی لیکر آئی ہے جب اوس بکری نے بزبان فصیح کہا کہ اے اویس یہ تیرا ہی رزق ہے رازق حقیقی نے بھیجا ہے تب منہ سے روٹی اٹھالی اور بکری کی طرف نگاہ کی بلکہ بزبان حال یہ شعر ورد زبان تھا ۰

	ازقناعت دردل من غلیست		حاشا للہ طمع من از خلق نیست

باب اٹھوان جلد دعا قبول ہونے اولیا اللہ مین

حکایت نقل ہے حضرت ابوبکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ کی کہ وہ بڑے اولیا کامل تھے ایک مرتبہ چادر اوڑھے ہوے نماز پڑھتے تھے اور بندگی خدا مین بیخود تھے چور اونکی چادر اوتار کرلیگیا اور بازار مین دلال کو بیچنے کو دیتا تھا کہ ناگاہ ہاتھ وہین خشک ہوگیا ہر چند ہلاتا تھا ہاتھ جنبش نکرتا تھا چلا اور زاری اوسکی دیکھکر سب بازاری جمع ہوگئے اور دست تاسف ملتے ہوے اوس سے پوچھنے لگے کہ ای پریشان حال تیرا کیا حال ہے یہ تجھپر کیا وبال ہے لاچار ہوکر اوسنے سب حقیقت چوری کی بیان کی سب نے کہا ہر اے خدا اب تو اوس خدا والے کی خدمت مین جلد جا اور چادر لیجا اور اپنا قصور معاف کرا چور دوڑا گیا دیکھا تو حضرت بدستور عبادت مین مشغول ہین جیکے سے جیسے چادر اوتاری تھی ویسے ہی اوڑھادی۔ اور ایک طرف مودب بیٹھگیا۔ بعد فراغ نماز کے اونکے پیرون پر گر پڑا اور ہاتھ جوڑکر کہا کہ یہ میرا قصور معاف کیجے فرمایا تونے کیا قصور کیا ہو جو معاف کراتا ہے تب اوسنے وہ واردات بیان کی فرمایا واللہ مجکو ہرگز معلوم نہین کہ کب تو نے چادر چرالی اور کب پھر اوڑھائی پھر دعا کی الہی اسنے چادر میری پھیردی تو بھی اسکا ہاتھ پھیر دے اللہ تعالی کے حکم سے اوسیوقت ہاتھ اوسکا اچھا ہوگیا فقط

حکایت نقل ہے ایک عورت حضرت حبیب عجمی کی خدمت مین آئی عرض کیا یا حضرت میرا

[illegible]

ایک غلام بہت ہوشیار و بانت دار کارگزار بھاگ گیا ہے اس باعث سے مین سخت حیران اور پریشان ہون آپ دعا کیجیے کہ وہ جلد آجاوے اللہ تعالیٰ نے اللہ والون کی زبان مین بہت تاثیر دی ہے فرمایا کچھ تیرے پاس ہے اوس عورت نے کہا کہ ہان دو درہم ہین آپنے لیکر کچھ پڑھا اور وہ فقرا کو تقسیم کر دیا ناگاہ وہ غلام سرگردان و حیران دو سیر گوشت ہاتھ مین لیے ہوے آیا سب نے متحیر ہوکر پوچھا کہان سے آتا ہے بولا فارس سے چور مجھے پکڑ کر وہان لیگئے اور ہمیشہ اپنا کام خدمت لیتے رہے چنانچہ آج اتفاقاً مجکو گوشت کو بھیجا گوشت لیکر چلا تھا کہ یکایک ہوا کا جھوکا آیا مجکو بہا سا اوڑا کے یہان لا آیا حیران ہون اور خیال کرتا ہون کہ یہان سے فارس تک ہزارون کوس کا فاصلہ ہے مین کیونکر ایکدم مین آگیا

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ بصرہ مین بباعث کمی بارش کے قحط پڑا سب شہر والے برابر تین دن نماز استسقا کو باہر شہر کے گئے اور ہر طرح سے گریہ و زاری کی مگر ایک بوند نہ برسی ایک شخص ناقل ہین کہ تیسری بار ایک آدمی اوسی صف سے اوٹھا اور جناب الٰہی مین گڑگڑا کے دعا کرنے لگا کہ ای خداوند بطفیل ان دونون چیزون سر کے پانی برسا اور اپنے بندون کو اس آفت قحط سے بچا کہ ناگاہ بادل آیا اور خوب پانی برسا پھر مین نے حیرت مین آکر اوس آدمی سے پوچھا کہ وہ دو چیزین سر کی کیا ہین جسکے طفیل سے تمنے پانی برسنے کی دعا کی اور بفضل الٰہی سے دعا تمہاری قبول ہوئی اور فوراً پانی برسا بولا وہ دو آنکھین ہین کہ اونسے بایزید بسطامی کو دیکھا ہے کچھ بڑی بات لائق کرامات نہین ہے کہا ای غافل جنہون نے اللہ والون کی آنکھین باعتقاد و ارادت ولی کے دیکھی ہین وہ چیزین دیکھتی ہین جو کوئی نہین دیکھتا اور وہ کسی حال مین خدا سے آس نہین توڑتے ف

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ یعقوب رحمہ اللہ بن لیث بیمار ہوے ہر چند معالجہ کیا کچھ افاقہ نہوا جب قریب المرگ ہوے حکیمون نے جواب دیکر کہا اب وقت دوا نہین وقت دعا ہے تب سب مایوس ہوگئے اور حضرت سہیل تستری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین گئے عرض کیا کہ دوا کی تو ہم آس ٹوٹ گئی دعا کی اثر کی امید باقی ہے اگر حضرت قدم رنجہ فرماوین تو کمال بندہ نوازی ہے

[illegible]

کہ اللہ تعالی نے اللہ والون کی زبان کو بہت اثر دیا ہے اتنا سچ کہ دلجوئی خاصۂ خاصان الٰہ ہے چونکہ گمان تھا کہ
حضرت تشریف لائے اور اوسکے پریشان حال پر رحم فرمایا اور جناب الٰہی مین دعا کی کہ ای مالک میرے
اسکے گناہ کی سزا تو تونے اسکو دکھا دی اب اس غلام کی طاعت کی عزت تو ذرا دکھا دے خدا کے حکم
سے وہ اوسیوقت اچھا ہو گیا اور ہر طرف سے خوشنودی اور مبارکبادی کا شور و غل مچا یعقوب نے
بیشمار زر و جواہر بطور نذر حضرت کے پیشکش کیا حضرت نے ہرگز التفات نکیا اور فرمایا اگر ہم یہ چیزین
قبول کرتے تو قابل قبول خدا نہ ہوتے پھر جلدی سے سوار ہو کر چلے گئے راہ مین ایک خادم نے عرض کیا
کہ حضرت نے کیون نہ قبول کیا صدہا فقرا کا بھلا ہوتا گو آپکے کام کا نہ تھا فرمایا اپنے پیر کے تلے دیکھ دیکھا
تو سارا جنگل سونے کا ہے ارشاد کیا جسکے مالک کے خزانہ مین اسقدر زر و جواہر ہون وہ
کیون یعقوب کا مال لیکر احسانمند ہووے ف ل

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ ہرم بن حیان سفر مین راہ بھولکر پہاڑون مین جا پڑے
ہر چند راہ تلاش کرتے تھے کہین پتا نہ لگتا تھا جب سخت لاچار ہوے زندگی سے مایوس ہو گئے
چند روز تک دانہ پانی کی صورت نہ دیکھی تب کمال نالہ و زاری سے جناب باری مین دعا کی
کہ الٰہی مین نے جبسے ہدایت پائی ہمیشہ تیری حکم برداری کی اور کبھی نفس و شیطان کی پیروی
نکی ہر چند ان دشمنان جان و ایمان نے مجکو لذت دنیا کا مزا چکھانا چاہا مگر تیرے فضل سے مین نے
دھوکا نہ کھایا اگر یہ گزارش میری سچی ہے تو مجکو راہ بتا اور اس مصیبت سے چھڑا کہ تو سب چیز پر قادر ہے
پھر یکایک اللہ کی قدرت سے پہاڑ پھٹ گیا راستہ ہو گیا مین وہان سے نکل آیا پھر وہ پہاڑ بدستور مل گیا ف

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ بیٹی ابن قلابہ کی کشتی مین سوار تھی اتفاقاً کشتی پھٹکر بہ گئی ایک
تختے پر یہ اور ایک عورت دوسرے تختہ پر تھی چلی موج دریا تختے کو اودھر سے ادھر اور ادھر سے
اودھر بہاتی تھی اوس حالت بیقراری مین دوسری عورت کو شدت سے پیاس لگی متحیر ہو کر کہا
اری بیٹی ابن قلابہ واللہ مین پیاس سے جان بلب ہون کیا کرون پانی کیونکر پیون اوسنے

جناب باری میں گڑگڑا کر دعا کی کہ اے میرے مالک تیری لونڈی پیاسی مری جاتی ہے پانی پلوا دے کیا دیکھتی ہوں کہ ناگاہ ایک صراحی جواہر کی بھری پانی سے لبریز چاندی کی زنجیر سے بندھی آسمان سے معلق میرے پاس آئی میں نے خوب سیر ہو کر پانی پیا پھر اوپر چلی گئی جب میں نے اوپر نظر کی دیکھوں تو ایک شخص ہوا میں معلق بیٹھا ہے اور زنجیر صراحی کی اوسکے ہاتھ میں ہے میں نے متعجب ہو کر کہا کہ صاحب تم کون ہو جو اس عالی درجہ پر ہو کہا امت محمد صلعم سے ہوں میں نے پوچھا کیونکر یہ رتبہ تم نے پایا کہا خواہش جی کی چھوڑ دی اور چادر رضائے الٰہی کی اوڑھی پیٹی ابن قلابہ نے جب اوس طوفان سے نجات پائی تو پھر یہ قصہ بیان کیا ف

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ کسی شہر میں بباعث امساک بارش قحط پڑا اہل شہر نماز استسقا کو باہر شہر کے گئے بادل آیا آدمی دیکھکر بہت خوش ہوئے یکایک ایسی ہوا چلی کہ بادل کو ہوا اسا اوڑا لیگئی پھر تمام اہل شہر اوداس ہو گئے اور میں سے ایک بڑھیا کسی گانوں کی تھی وہ بھی شکستہ دل اپنے گھر کو واپس جاتی تھی راہ میں ایک شخص سر بند ہی کو دیکھا بڑھیا نے اوسکو سلام کیا بعد جواب کے اوسنے بڑھیا کا نام لیکر کہا تم لوگون نے نماز استسقا کی پڑھی بادل آیا اور پانی نہ برسا بڑھیا نے جانا یہ شخص کامل ہے جو بن دیکھے احوال مفصل بیان کرتا ہے کہا اگر تم کہو تو بہت آدمیون کو تمہاری خدمت میں لاؤن آپ پانی کی دعا کرین کہ سب شہر والون کی آس ٹوٹ گئی ہو کہا تو جلد جا کہ تیرے کپڑے پانی میں تر نہ ہو جاوین پھر اوسکے جاتے ہی ایسی بارش شروع ہوئی کہ تمام ندی نالے بھر گئے ف

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ نامی چور گرفتار ہو گیا حاکم وقت نے اوسکو سولی دیدی اتفاقاً حضرت معروف کرخی اوس راہ سے گذرے چور کو سولی پر خوار و زار دیکھکر بیتاب ہو گئے اوسکے واسطے دعا کرنے لگے کہ الٰہی اسنے اپنے کیے کی سزا پائی اب تو اسکی خطا سے درگذر اور اوسکو معزز وارین کر یکایک غیب سے تمام شہر میں آواز آئی کہ جو کوئی سولی والے چور کی نماز پڑھیگا وہ جنتی ہو گا سنتے ہی تمام شہر جمع ہو گیا اور ہاتھون ہاتھ اوس چور کو سولی سے اوتار کر بخوبی غسل دیکر

کفنادفنادیا چنانچہ کثرت ازدحام سے نماز جنازہ کے بعد نماز عصر کی ہوئی بعد اوسکے کسینے خواب مین دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور وہ چور مع سب نمازیون کے کمال زرق برق سے وہان موجود ہے پوچھا یہ تونے دولت اور نعمت کیونکر پائی کہا حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کی برکت سے مع سب نمازیون اپنے جنازہ کے مغفرت اور عزت پائی ف

حکایت سعید بن محمد رازی رحمہ اللہ سے نقل ہے کہ مین دو برس حاتم اصم کی رفاقت مین رہا کبھی اونکو غصہ ہوتے نہین دیکھا مگر ایک مرتبہ بازار مین جاتے تھے کوئی شخص اونکے آشنا سے اپنا قرض مانگتا تھا اور جھگڑا کرتا تھا حاتم نے کہا جھگڑا نکر اپنا قرض آسانی سے وصول کر ہر چند اوسنے نہ سمجھا یا اوسنے نہ مانا لاچار ہوکر غصہ سے چادر زمین پر ماری اوس سے بہت دینار سرخ بکھر پڑے کہا بقدر اپنے قرض کے لینا زیادہ ہرگز نہ لینا اوس حریص نا عاقبت اندیش نے بہت دینار دیکھکر زیادہ لے لیے اوسیوقت ہاتھ اوسکا خشک ہوگیا ف

باب نوان ننگ شیو نکی نیک بختی کے بیان مین

حکایت نقل ہے حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ سے کہ مین نے ایک مرتبہ خواب مین دیکھا کہ شیطان علیہ اللعن بازار مین ننگا پھرتا ہے مین نے کہا اسے بیحیا حقیقت مین بیحیائی تجھپر ختم ہے کہ بازار مین تو ہزارون آدمیون آگے ننگا پھرتا ہے کچھ حیا ہے نہ کچھ شرم کہا اے حضرت آدمیون سے بلاشک حیا کرتا ہون مگر بازاری کہ محض نادان اور قسم حیوان سے ہین اونسے البتہ شرم نہین کرتا ایک اشارہ مین انکو جو ناچ کہیے نچاؤن اور جو کھیل کہیے کھلاؤن اور مثل لوٹن کبوتر کے لٹاؤن بلکہ مجکو انکے آگے ننگے پھرنا بہت اچھا لگتا ہے آپ انکو آدمی جانتے ہین حضرت نے کہا آدمی کہان ہین اور کیسے ہوتے ہین کہا آدمی ایسے ہوتے ہین جیسے مسجد شونیزیہ مین تین آدمی عبادت الٰہی مین غرق ہین جنکو مار مار میری کمر جھک گئی اور بہت تھک گئی کہ مین ہر طرح سے اونکو ابھارتا ہون اور صدہا طور کے شوشے چھوڑتا ہون اور وہ نظر اوٹھاکر بھی نہین دیکھتے کہ کون کتا بھونکتا ہے مین ناگاہ خواب سے چونکا

جناب باری مین گڑگڑا کر دعا کی کہ اسے میرے مالک تیری لونڈی پیاسی مری جاتی ہے پانی پلوا دے
کیا دیکھتی ہون کہ ناگاہ ایک صراحی جواہر کی بھری پانی سے اور زنجیر چاندی کی اوس زنجیر سے بندھی آسمان مین
معلق میرے پاس آئی مین نے خوب سیر ہو کر پانی پیا پھر اوپر چلی گئی جب مین نے اوپر نظر کی دیکھتی
تو ایک شخص ہوا مین معلق بیٹھا ہے اور زنجیر صراحی کی اوسکے ہاتھ مین ہے مین نے متعجب ہو کر کہا اے
صاحب تم کون ہو جو اس عالی درجہ پر ہو۔ کہا امت محمد صلعم سے ہون مین نے پوچھا کیونکر یہ درجہ بلند
تمنے پایا کہا خواہش جی کی چھوڑ دی اور چادر رضاے الہی کی اوڑھی بیٹی ابن قلابہ نے جب
اوس طوفان سے نجات پائی تو پھر یہ قصہ بیان کیا ف ا

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ کسی شہر مین بباعث امساک بارش قحط پڑا اہل شہر نماز استسقا
کو باہر شہر کے گئے بادل آیا آدمی دیکھکر بہت خوش ہوے یکایک ایسی ہوا چلی کہ بادل کو ہوا اسا
اوڑا لیگئی پھر تمام اہل شہر اوداس ہو گئے اوسی مین سے ایک بڑھیا کسی گانون کی تھی وہ بھی شکستہ دل
اپنے گھر کو واپس جاتی تھی راہ مین ایک شخص سر بندھے کو دیکھا بڑھیا نے اوسکو سلام کیا بعد جواب کے اوسنے بڑھیا کا نام
لیکر کہا لوگون نے نماز استسقا کی پڑھی بادل آیا اور پانی نہ برسا بڑھیا نے جانا یہ شخص کامل ہے جو بن دیکھے
احوال مفصل بیان کرتے ہین کہا اگر تم کہو تو مین سب آدمیون کو تمہاری خدمت مین لاؤن آپ پانی کی دعا کرین
کہ سب شہر والون کی آس لوٹ گئی ہو کہا تو جلد جا کہ تیرے کپڑے پانی مین تر نہو جاوین پھر اوسکے جاتے ہی
ایسی بارش شروع ہوئی کہ تمام ندی نالے بھر گئے ف ۲۰

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ ناحق چور گرفتار ہو گیا حاکم وقت نے اوسکو سولی دیدی اتفاقاً
حضرت معروف کرخی اوس راہ سے گذرے چور کو سولی پر خوار و زار دیکھکر بیتاب ہو گئے اوسکے
واسطے دعا کرنے لگے کہ الہی اسنے اپنے کیے کی سزا پائی اب تو اسکی خطا سے درگذر اور اوسکو معزز
دارین کر یکایک غیب سے تمام شہر مین آواز آئی کہ جو کوئی سولی والے چور کی نماز پڑھیگا وہ جنتی
ہو گا سنتے ہی تمام شہر جمع ہو گیا اور سب ہاتھون ہاتھ اوس چور کو سولی سے اوتار کر بخوبی غسل دیکر

[illegible]

[illegible]

کفنادفنادیا چنانچہ کثرت ازدحام سے نماز جنازہ کے بعد نماز عصر کی ہوئی بعد اوسکے کسی نے خواب میں
دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور وہ چور مع سب نمازیون کے کمال زرق برق سے وہان موجود ہے
پوچھا یہ تو نے دولت اور نعمت کیونکر پائی کہا حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کی بدولت
مع سب نمازیون اپنے جنازہ کے مغفرت اور عزت پائی ف

حکایت سعید بن محمد رازی رحمہ اللہ سے نقل ہے کہ مین دو برس حاتم اصم کی رفاقت مین
رہا کبھی اونکو غصہ ہوتے نہین دیکھا مگر ایک مرتبہ بازار مین جاتے تھے کوئی شخص اونکے آشنا سے
اپنا قرض مانگتا تھا اور جھگڑا کرتا تھا حاتم نے کہا جھگڑا نکر اپنا قرض آسانی سے وصول کر ہر چند
اونہون نے سمجھایا اوسنے نمانا لاچار ہوکر غصہ سے چادر زمین پر ماری اوس سے بہت دینار سرخ
بکھر پڑے کہا بقدر اپنے قرض کے لینا زیادہ ہرگز نہ لینا اوس حریص نا عاقبت اندیش نے بہت دینار
دیکھکر زیادہ لے لیے اوسیوقت ہاتھ اوسکا خشک ہوگیا ف

باب نوان نیک نیتی نہایت نیکی کے بیان مین

حکایت نقل ہے حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ سے کہ مین نے ایک مرتبہ خواب مین دیکھا کہ
شیطان علیہ اللعن بازار مین ننگا پھرتا ہے مین نے کہا اسے بیحیا حقیقت مین بیحیائی تجھپر ختم ہے
کہ بازار مین تو ہزارون آدمیون آگے ننگا پھرتا ہے نہ کچھ حیا ہے نہ کچھ شرم کہا اے حضرت آدمیون سے
بلاشک حیا کرتا ہون مگر بازاری کہ محض نادان اور قسم حیوان سے ہین اونسے البتہ شرم نہین کرتا
ایک اشارہ مین انکو جو ناچ کہیے نچاؤن اور جو کھیل کہیے کھلاؤن اور مثل لوٹن کبوتر کے
لٹاؤن بلکہ مجھکو آپکے اچنبھے پر بہت اچنبھا آیا کہ آپ انکو آدمی جانتے ہین حضرت نے کہا آدمی کہان ہین
اور کیسے ہوتے ہین کہا آدمی ایسے ہوتے ہین جیسے مسجد شونیزیہ مین تین آدمی عبادت الٰہی مین غرق ہین جنکے مارے میری کمر
جھک گئی اور بہت تھک گئی کہ مین ہزار طرح سے اونکو اوبھارتا ہون اور صدہا طور کے شوشے
چھوڑتا ہون اور وہ نظر اوٹھا کر بھی نہین دیکھتے کہ کون کتا جھکتا ہے مین ناگاہ خواب سے چونکا

مثنوی مولوی
صد هزاران دام و دانه ست اے خدا
...
چون خدا از خود
سوال و کد کند
پس دعای خویش
را چون رد کند
۱۲

آدھی رات کو مسجد شونیزیہ میں پہونچا دیکھوں تو تین آدمی خودی سے گزر رہے ہین اور جوش فرط
محبت خدا مین دریا سے ابل رہے ہین سر جھکاے یاد الٰہی مین مدہوش ہین اور دنیا و ما فیہا سے
بیہوش میری پیر کی آہٹ پاکر ایک صاحب نے سر اوٹھا کر کہا ای جنید تو سب باتین اوس ملعون کی سچی نجان ف
حکایت نقل ہے کہ بایزید بسطامی رحمہ اللہ ہمیشہ اذان اور تکبیر کہتے تھے۔ ایک مرتبہ ظہر کی اذان
کہکر تکبیر کہنے کو تھے کہ ایک شخص جماعت مین مسافر سے معلوم ہوے اونکے پاس جاکر چپکے سے کہا
کہ مسافر کو بلا ضرورت شرعی شہر مین تیمم کرنا درست نہین ہے اوسنے اوسوقت صف ہی الگ ہوکر
وضو کرکے نماز ادا کی کسینے کہا کہ شیخ بایزید نے تمسے کیا کہا بولے مین نے صبح کی نماز باہر شہر کے
بھولکر تیمم سے پڑھی تھی شیخ نے یاد دلادیا مین نے وضو کرکے ادا کرلی ف۲
حکایت نقل ہے عمرو بن مالک سے کہ ایک مرتبہ اتفاقاً مجھپر تین سو درہم قرض ہوگئے اور کوئی صورت
ادا کی نظر نہ آئی قرضخواہون نے مجھکو آگھیرا اور تنگ کرنا شروع کیا۔ مجبور ہوکر حضرت ابوالحسن نوری
کی خدمت مین گیا مکان پر نہ پایا جنگل مین پتا لگا دیکھوں تو درخت کے نیچے لیٹے ہوے ہین مجھے
دیکھتے ہی ناخوش ہوکر فرمایا اے شخص رازق حقیقی موجود ہے صبر کر مجکو ناحق تنگ کر پھر ایک
مٹھی کنکریان میری طرف پھینک دین اور کہا جا قرض ادا کر اور پھر آنیکا قصد نہ کر دیکھا تو پورے
تین سو درہم تھے پھر مین جلد گیا اور سب قرضہ ادا کردیا بعد اوسکے حضرت سمنون المجنون کو خواب
مین دیکھا فرمایا تونے کیون ایسے اولیاے کامل کو تکلیف دی پھر مین نے خواب سے چونک کے
توبہ کی کہ اب کسی امر کی حضرت ابوالحسن نوری رحمہ اللہ کو تکلیف نہ دونگا۔

ف۲ ان کو جیسا ان مین [illegible] اور کامل الایمان صاحب [illegible]

ف۱ حضرت جنید [illegible] قال ربنا [illegible]

[illegible]

حکایت نقل ہے انبازی سے کہ مین ایک مرتبہ چادر پشمین اوڑھکر حضرت شیخ شبلی کی خدمت مین گیا دیکھا کہ وہ عمدہ قیمتی ٹوپی پہنے ہوے بیٹھے ہین مین نے اپنے دل مین کہا کہ یہ ٹوپی تو میری لباس کے لائق ہے اگر شیخ مجکو عنایت کرین تو عین عنایت ہے پھر میری چادر اور اپنی ٹوپی دونونکو آگ مین جلاکر فرمایا سواے شوق دیدار لقاے پروردگار کے کوئی آرزو جی مین رکھنے کے لائق نہین ہے ف۱

حکایت نقل ہے عبداللہ بن تستری رحمہ اللہ سے کہ مین نے دو برس علم ادب اور علم دین حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پڑھا پھر وہ اپنے مکان کو تشریف لیگئے وہان مدت تک رہے کہتے ہین کہ عبداللہ کبھی پالتی مارکر اور تکیہ لگاکر نہ بیٹھتے اور فتوی نہ دیتے ایک مرتبہ کسی نے دیکھا کہ پالتی مارے تکیہ لگاے بیٹھے ہین۔ کہا آپ کو اس طرح کبھی بیٹھے نہین دیکھا آج کیا سبب ہے۔ فرمایا زندگی مرشد مین اس طور سے بیٹھنا بے ادبی تھی مگر اونھون نے ابھی انتقال فرمایا اب کچھ مضائقہ نہین پھر اوس شخص نے وہ دن اور تاریخ لکھ رکھی دریافت کیا تو واقعی ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے اوسی دن اوسی تاریخ رحلت فرمائی تھی ف۲

حکایت نقل ہے ابراہیم رحمہ اللہ خواص سے کہ بارہ برس تک ونکے جی نے دودھ چپاتی کی خواہش کی اور نہ کھائی۔ ایک دن کسی مریض کو پوچھنے گئے اُس سے کہا کسی چیز کو تمھارا جی چاہتا ہے بولا سبحان اللہ بارہ برس سے تو آپ کو اپنے جی کی آرزو حاصل نہین دوسرے کی آرزو کیونکر پوری کروگے ابراہیم متحیر ہوکر کہنے لگے سچ ہے اللہ والون کو سواے اللہ کے کوئی نہین جانتا ف۳

حکایت نقل ہے کہ ایک شخص نے دو درہم کو جوتہ مول لیا۔ پہنکر حضرت شبلی کی خدمت مین گیا۔ کہا محبت الٰہی کیا چیز ہے اور کیونکر حاصل ہوتی ہے۔ فرمایا جو شخص دو درہم کا جوتہ پہنتا ہے اور خواہش نفسانی پر پیچھے رہا ہے اور لذت خودی مین بیخود ہو رہا ہے اوسکو خدا اور محبت خدا سے کیا سروکار ہے ف۴

[illegible]

[illegible]

باب دسوان توکل اور ڈرنے خدا اور نہ ڈرنے بغیر خدا مین

حکایت نقل ہے حامد اسود رحمۃ اللہ علیہ سے کہ مین ایک مرتبہ خواص رحمہ اللہ کے ہمراہ سفر مین تھا۔ اتفاقاً ہم سانپون کے جنگل مین پہونچے۔ مین نے کہا یہانسے جلد نکل چلو ایسا نہو کہ رات ہو جاوے اور ہم سانپون مین گھر جائین پھر اونسے جان بچانی دشوار ہوگی۔ ابراہیم نے یہ سنتے ہی وہین بستر کر دیا۔ مین بھی مجبور ہو کر پڑ رہا۔ رات کو چارون طرف سے سانپون نے اگھیر لیا۔ مین ڈر کر چیخنے لگا۔ سانپ سانپ۔ ابراہیم نے کہا چپکے پڑے رہو اور یاد خدا مین مشغول رہو۔ پس مین نے ذکر اللہ کا شروع کیا۔ سانپون نے بھاگنا شروع کیا۔ پھر بغفلت نیند سے مین ذرا غافل ہو گیا پھر تو ایک سانپون نے آگھیر اور کر چاہا کہ کھا لے گون ابراہیم نے جھڑک کر کہا ذکر اللہ کیون نہین کرتا۔ غرض اسی فکر سے وہ تمام رات گزری۔ شیخ بعد نماز صبح اور وظیفہ معمولی کے چلے۔ دیکھون تو اوسی مقام پر جہان جا نماز شیخ کی بچھی تھی ایک بڑا کالا سانپ ہے۔ مین نے متعجب ہو کر شیخ سے پوچھا۔ فرمایا کیا تعجب کرتا ہے ذاکرین کی بو باس ابھی تجھ مین باقی ہے رات کو جو فضل الٰہی سے باوصف ہجوم سانپون کے محفوظ رہے وہ اچنبا نہ تھا ف ۱

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور شیبان راعی باہم سفر کرتے تھے جب جنگل مین پہونچے ناگاہ دیکھا کہ ایک شیر ڈکارتا ہوا آیا۔ سفیان نے ڈر کر کہا کہ ہم خالی ہاتھ ہین کیونکر اوسکے حملہ سے نجات پاوینگے۔ شیبان راعی نے کہا اے امام وقت کچھ خطرہ نکرو کیا اوسکا خالق سوائے خدا کے کوئی اور ہے پھر شیبان نے پاس جا کر اوسکا کان پکڑ لیا اور جھکا را اور وہ عاجزی سے دُم ہلانے لگا۔ سفیان نے یہ معاملہ دیکھکر کہا یہ بات تو قابل شہرت ہے شیبان نے کہا ہرگز شہرت نکرنا ہم سب سامان اسیر یاد کر اسکو بلکہ صحرا تک لیچلین گے ف ۲

ف ۱ [illegible]

[illegible]

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ کسی شہر کے بازار مین آگ لگی اور سب مال و اسباب لونڈی غلام جو اوسمین تھے جل گئے مگر دو غلام رومی جو نہایت حسین بڑی قیمتی تھے اتفاقاً قدرت خدا سے بچ گئے قریب تھا کہ جلجاوین دلال دست ملال ملتے تھے اور کہتے تھے جو کوئی انکو سلامت نکال کر لائے ہزار دینار سرخ مجھ سے لے ناگاہ ابو الحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ اوس طرف سے گذرے اون دونون غلامون کو جلتی آگ مین گرا دیکھکر جی مین کہا اگر مین جلجاؤن بلا سے مگر یہ دونون اس بلا سے نجات پاوین چنانچہ بسم اللہ کہکر جلتی آگ مین کود پڑے اور دونو کو صاف نکال لائے سبکو اچنبا ہوا سارے شہر مین شہرہ ہوا پھر دلال آپکے قدم چومنے لگے اور درہم اور دینار نذر گذراننے لگے حضرت نے فرمایا مین نے دینار کے لالچ سے یہ کام نہین کیا بلکہ خدا کی مرضی چاہنی کو کیا۔ اگر دینار کے لالچ کیواسطے کرتا تو خود نہ بچتا اور اونکی طرح مین بھی جلجاتا ق ا

حکایت نقل ہے کہ ایک حجرہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ کا بصرہ کی بازار کے چوراہی پر تھا کبھی کبھی کسی مصلحت اور حکمت کے واسطے وہان بھی آبیٹھتے تھے۔ ایک مرتبہ پوستین چھوڑ کر وضو کو چلے گئے ناگاہ حضرت حسن بصری پوستین پڑا دیکھکر کھڑے ہو گئے کہا حبیب عجمی کو بعض وقت کچھ خیال نہین ہوتا پوستین چوراہے مین ڈالکر چلے گئے یہ خیال نہ کیا کہ کوئی لیجایگا اچانک وہ بھی آگئے سلام علیک ہوئی۔ کہا ای امام وقت تم کہان کہا تمہاری پوستین اور حجرے کی نگہبانی کرتا تھا کہ بہت اچنبا ہی کہ چوراہی مین سب سامان کسکے بھروسی پر چھوڑ کر چلے گئے کہا اوسکے بھروسہ پر جسنے تمکو نگہبانی کیواسطے بھیجدیا ق ۲

حکایت نقل ہے عامر بن اسود سے کہ جو لطف نماز مین عامر رحمہ اللہ کو حاصل تھا ایسا کسیکو دیکھا نہ سنا۔ بارہا شیطان علیہ اللعن بصورت بڑے کالے سانپ کے مسجد مین آیا اور سب نمازی ڈر کر بھاگ گئے لیکن یہ اور عامر نماز مین ویسے ہی مشغول رہے اور جنبش بھی نہ کی

[illegible]

[illegible]

پھر وہ خبیث عاجز ہو کر جھک مار کر ادنکے کرتے مین گھسکے گریبان سے سر نکالتا اور اونکو ڈراتا تب بھی آپ خبر نہوتے کہ کیا ہے اور کون جھک مارتا ہے آپ بدستور ویسے ہی عبادت الٰہی مین مشغول رہی آخر کو وہ ملعون لاچار ہو کر چلا جاتا کسینے کہا یا حضرت آپ اس کالے سانپ سے نہین ڈرتے فرمایا ہم سوای خدا کے کسی سے نہین ڈرتے ہین ف ۱

حکایت نقل ہے کہ جب امیر معاویہ رضی سردار ہوی تو عامر بن قیس رح پہاڑون پر چلے گئی اور وہان بیٹھکر کلام اللہ پڑھنے لگے ناگاہ شام ہو گئی - ایک نصرانی عابد وہان آیا کہا تو کون ہے کہا مسافر ہون کہا آج رات کو میری پاس ہو ورنہ تم جیتے نہ بچوگے کہ جنگل سانپون کا ہی تمکو پھاڑ کھاوینگے کہا خلاف مذہب کے پاس میرا گزر نہوگا وہ مجبور ہو کر چلا گیا آدھی رات ڈھلے عابد نے چھت پر سے دیکھا کہ حضرت عامر عبادت الٰہی مین مصروف ہین اور ایک شیر اونکے گرد پہرہ دینے والی کی طرح ٹہلتا ہے جب نماز سے فارغ ہوی شیر سے کہا تجکو کچھ کہنا ہو تو کہہ ورنہ رخصت ہو ناحق خلل انداز نہو پھر وہ عاجزی کرتا دم ہلاتا چلا گیا نصرانی عابد یہ حال دیکھکر حیران رہگیا اور سویرا ہوا کر عامر کے قدم چومنے لگا اور بکمال ادب سے عرض کیا کہ آپ کون ہین اور کیا مذہب رکھتے ہین کہا مین ایک غریب مسلمان ہون کہ قابل رہنے شہر کے نہ تھا اسواسطے نکل آیا اوسنے کہا اللہ اکبر جب غریب گنہگار اس مذہب کے ایسے صاحب کرامت ہین تو واللہ اعلم نیک کیسے ہونگے پس اوسیوقت مسلمان ہو گیا ف ۲

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ حجاج بن یوسف نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے شہید کرنیکا قصد کیا آپ یہ خبر سنکر حبیب عجمی رحمہ اللہ کے پاس چلے گئے اور یہ قصہ بیان کیا اونہون نے کہا آپ اس عبادت خانہ مین جابیٹے خدا کے حکم سے محفوظ رہوگے آپ وہان جا کر عبادت الٰہی مین مصروف ہوی - کسی مخبر بد اطوار نے مخبری کی کہ حسن بصری فلانی جگہ مین ہین اوس خونخوار

دل آزار نے بیس سپاہی بھیجے کہ جا کر جلد حسن بصری کو پکڑ لاؤ سپاہیوں نے آکر حبیب عجمی سے پوچھا کہ حسن بصری کہاں ہین کہا عبادتخانہ مین ہین سپاہی گئے قدرت خدا سے حسن بصری رحمۃ اللہ اونکو نظر نہ آئے پھر نکل آئے اور کہا ای بڈھا بد زاہد ہوکر جھوٹ بولتا ہے - کہا مین تو جھوٹا نہین ہون مگر اللہ تعالی نے تمکو اندھا کر دیا پھر گئے پھر نظر نہ آئے تب سب جھک مار کر چلے گئے جب حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے باہر آکر کہا تمنے مجکو کیون میرے قاتلون کو بتا دیا کہا شیخ نے بتا دیا ورنہ ہم تم دونون مارے جاتے ف۱

حکایت نقل ہے طاؤس یمانی رحمۃ اللہ سے کہ مین ایک مرتبہ حرم محترم مین حاضر تھا ناگاہ ایک اعرابی اونٹ پر سوار آیا پھر اونٹ بٹھا کر ہاتھ پیر باندھکر کہا ای خدا یہ اونٹ مع سامان تیرے سپرد ہے مین تیری حضوری مین اور جی جان سے تیرے گھر مین حاضر ہوتا ہون جب حرم محترم مین نماز ادا کر کے باہر آیا اونٹ نہ پایا معلوم ہوا کہ چور چرا لیگیا تب جناب باری مین عرض کیا کہ خداوندا تیرا اونٹ چوری گیا ہے میرا نہین گیا کیونکہ مین تیرے سپرد کر گیا تھا مین جسکی نگہبانی مین سے گیا ہو وہ ڈھونڈے کیا دیکھتا ہون کہ ایک آدمی پہاڑ ابی قبیس سے اوترتا ہے بائین طرف ہاتھ مین اونٹ کی نکیل ہے اور سیدھا ہاتھ کٹا ہوا گلے مین پڑا ہے اعرابی سے آکر کہا کہ اپنا اونٹ مع اسباب کے لیے اعرابی نے متحیر ہوکر اوسکا یہ حال دیکھکر کہا یہ کیا واردات ہے کہا جسوقت مین اونٹ چرا کر اس پہاڑ پہ چڑھا ایک سوار ہوا کی طرح گھوڑا دوڑاتا ہوا آیا اور میرا ہاتھ کاٹکر گلے مین ڈالکے کہا جلد اونٹ مع سامان اوسکے مالک صاحب ایمان کو پہونچا یہ کہکر وہ سوار پھر ہوا ہو گیا - ف۲

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بقصد لڑائی لشکر آراستہ فرماتے تھے ناگاہ دو آدمی ایک شکل کے نظر آئے کہ سر مو اونکی کسی بات مین فرق نتھا آپ دیکھکر بہت متعجب ہوے فرمایا کیا تم دونون توام ہو یعنے ایک ساتھ پیدا ہوے ہو ایک نے عرض کیا یا امیر المومنین مین باپ

[illegible]

[illegible]

اور یہ بیٹا ہے اور اسکا قصہ عجیب ہے کہ ایک مرتبہ مین ہمراہ رکاب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد کو گیا تھا اور اسکو پیٹ مین چھوڑ گیا تھا فضل الٰہی سے تھوڑی مدت کے بعد فتحیاب ہو کر آیا معلوم ہوا کہ اسکی مان نے انتقال کیا رات کو کیا دیکھتا ہون کہ ناگاہ ایک نور اوسکی قبر سے نکلا اور آسمان کو چلا گیا مجکو کمال تعجب ہوا مجاوروں اور پاس والون سے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے اونھون نے کہا جس روز سے اوسنے انتقال کیا ہے ہم ہر شب یہی معاملہ دیکھتے ہین پھر مین نے جا کر وہ قبر کھولی دیکھون تو ایک لڑکا دودھ پیتا ہوا چلاتا ہے اور وہ عورت مردہ ہے مین نے لڑکے کو اوٹھا لیا ناگاہ غیب سے آواز آئی کہ تو نے اپنی امانت پائی اگر اسکی مان کو بھی امانت چھوڑتا اور ہمارے سپرد کرتا تو اسکو بھی زندہ پاتا چنانچہ یہ وہی بندہ زادہ ہے جو اسوقت خدمت والا مین حاضر ہے ف ا

حکایت نقل ہے ابو مطیع رحمہ اللہ سے کہ مین نے ایک مرتبہ حاتم اصم رحمہ اللہ سے کہا یہ بات مشہور ہے کہ آپ بدون زاد راہ اور راحلہ کے ہمیشہ سفر کرتے ہین اور کچھ تکلیف نہین پاتے مجکو بھی وہ بات بتلایئے کہ مین بھی اوسپر عمل کرون اور اس فکر سے بیفکر ہو جاون کہا حقیقت میں فضل الٰہی سے میرا یہی حال ہے چار باتون پر میرا عمل ہے۔ اول یہ کہ خوب جانتا ہون کہ مالک سارے جہان کا اللہ ہی ہے۔ دوسرے یہ کہ سارا جہان اللہ ہی کے حکم مین ہے۔ تیسرے یہ کہ سبکا رزاق وہی ہے اور ہر جگہ رزق پہونچاتا ہے۔ چوتھے یہ کہ جہان مین ہونگا خدا کے حکم سے باہر نہونگا اس سبب سے بے پروا جہان میرا جی چاہتا ہے وہان پھرتا ہون اور کسی قسم کا دکھ اور مصیبت نہین پاتا ہون پھر ابو مطیع نے کہا یہ وہ زاد اور راحلہ ہے کہ جس سے دونون جہان کا سفر کمال آسانی اور راحت جانی سے طے ہوتا ہے۔

باب گیارھوان سخاوت اور خیرات اہل اللہ مین

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ابلیس سے پوچھا کہ تو کس قسم کے آدمی سے

اور ... [illegible] ف ا

بہت محبت رکھتا ہے کہا اونسے جو صرف نام کے مسلمان ہین اور اللہ تعالی کے نام پر کوڑی خرچ
نہین کرتے ہین۔ اسواسطے کہ بخیل کی بندگی قبول نہین اگرچہ کیسی ہی بندگی کرے۔ ہ
بخیل ار بود زاہد بحر و بر بہشتی نباشد بحکم خبر۔ فرمایا تو عداوت کس قسم کے لوگونسی رکھتا ہے
کہا جو جان و مال سے اللہ پر نثار ہین اور نام و نشان ظاہری سے بیزار ہین اسواسطے کہ سخی کی
عبادت قبول ہے اگرچہ تھوڑی اور ناقص ہو۔ ف ۱

حکایت نقل ہے کہ اتفاقاً ایک شخص بہت قرضدار ہوگئے ہر چند اوسکی فکر کی لیکن ادا نہوسکا
قرضخواہ اوسکی آبرو کے خواہان ہوے جب جان سے عاجز آیا اور کہین ٹھکانا نہ لگا لاچار ہوکر
ایک دوست کے پاس گیا وہ محبت اور رخادار اور تواضع سے پیش آیا اور حال پوچھنے لگا کہ اندنون
کیسی گزرتی ہے کہا کیا کہون بہر حال شکر ہے مگر آج کل چار سو درہم قرضہ کی بہت فکر ہے کہ قرضخواہ
رات دن چین نہین لینے دیتے جان سے عاجز ہو کر تمھین دوست جانکے آیا ہون کہ خانہ دوستان بروب
و در دشمنان مکوب مثل مشہور ہے وہ سنتے ہی عرق ندامت مین غرق ہوگیا جی جان سے کہا بہت بہتر
کہکے اندر اوٹھ گیا جلدی سے چار سو درہم لے آیا کہا جلد جائیے اور قرضخواہون سے اپنا پیچھا چھڑائیے
پھر گھر مین جاکر زار زار رونے لگا اوسکی عورت نے کہا خیر ہے کیون روتے ہو چاہیے شکر گزاری
جناب باری ہے نہ مقام گریہ و زاری کہ دوست دل کی حاجت تجھسے روا ہوئی پس اب تمکو
غم درہم ہے یا غم ہمدم ہے برائے خدا سچ فرمائیے اور اس غمدیدہ کو غمسے چھڑائیے کہا اے عورت نادان
غم درہم بندۂ درہم کو جلاتا ہے اور طالب دنیا کو بیقرار کرتا ہے بلکہ مین اسواسطے روتا ہون کہ مین
اوسکے حال سے ایسا کیون غافل رہا وہ جو اس بلا مین مبتلا ہو کر حاجتمندون اور فقیرون کی طرح
میرے پاس آیا تب مین نے اوسکو اس بلا سے چھڑایا پس کچھ حق دوستی ادا نہین ہوا بلکہ محتاجون
کا سا دینا ہوا حقیقت مین ذلت اوسکی نہتی بلکہ میری تہی پس ایسی غفلت کی زندگی پر تف ہے
جو ہم آپ چین اوڑاوین اور دوست بے چین رہین۔ ف ۲

ف [illegible]

[illegible]

حکایت نقل ہے کہ دو سچے دوست باہم دوستی دلی رکھتے تھے اتفاقاً دونوں قرضدار ہو گئے
مگر مدت تک ایک کو دوسرے کی قرضداری سے آگاہی نتھی جب خبر ہوئی تو ایک دوسرے کے قرضہ
ادا کرنیکی فکر میں سرگرم ہوا اور اپنے قرضہ کا کچھ خیال نکیا گو ہر وقت قرضخواہوں کا تقاضا رہتا تھا
آخرکار ایک نے دوسرے کا قرضہ ادا کردیا اور آپس میں کبھی ذکر نہ آیا بعد مدت دراز کسی دوسرے اطلاع ہوئی۔
حکایت نقل ہے کہ وقت خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے عبداللہ ابن عباسؓ بصرہ کے حاکم تھے
ایک مرتبہ کچھ لوگ جمع ہو کر آپکی خدمت میں آئے عرض کیا یا حضرت ہمارے پڑوس میں ایک بزرگ
کی لڑکی کا نکاح ہے اور اونکے پاس ایک کوڑی خرچ کو نہیں ہے آپ کچھ اعانت اور عنایت کریں
تو بہت بڑی عنایت ہے سنتے ہی آپ اندر چلے گئے چھ توڑے درہم کے لائے ایک آپ لیا اور باقی
اونکے ساتھ لیکر اون بزرگ کے پاس جاکر رکھدیا اور کہا یہ شادی میں صرف کیجے اور یہ کچھ نذر پایئے
پھر پلٹ آئے اوسیوقت راہ میں یہ خیال آیا ہمراہیوں سے کہا کہ ہمنے برا کیا جو اہل اللہ کو ناحق یہ زر
واسطے اہتمام لوازم عقد کے حوالہ کیا اور اونکو یاد الٰہی سے باز رکھا پھر پلٹ گئے اور سب سامان شادی کا
درست کر کے بکمال اعزاز و اکرام بخوبی جہیز دیکر رخصت کر کے چلے آئے۔ ف۱
حکایت نقل ہے کہ عبداللہ بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے ایک مرتبہ بازار سے ایک
لونڈی ہزار درہم کو مول لی سواری کی تلاش تھی تاکہ اسکو سوار کرکے گھر بھیج دیں ناگاہ ایک شخص نے
آکر عرض کی یا حضرت سواری میرے پاس حاضر ہے حکم ہو تو حاضر کروں حضرت نے اوسکا حسن سلوک
دریافت کر کے خادم سے فرمایا کہ اس لونڈی کو سوار کرکے اس شخص کے گھر پہونچا دے ف۲
حکایت روایت ہے کہ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کی خلافت میں قحط پڑا سب لوگ آپکی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کچھ فکر فرمایئے
تمام مخلوق بھوک سے ہلاک ہوئی جاتی ہے فرمایا آج انشاءاللہ کچھ تدبیر ہوگی خاطر جمع رکھو پھر وقت شام
ملک شام سے دو سو اونٹ غلہ کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آئے سب آدمی خوش ہو گئے دلال

ف۱ بیٹی کی باعزاز واکرام اپنے اہتمام سے رخصت کر دینا ۔ سبحان اللہ یہ سخاوت [illegible]

ف۲ بخوشی سامان دیدیا [illegible]

حضرت کی خدمت میں گئے اور نرخ غلہ کا دس گیارہ سیر کر بیچنے لگے حضرت نے فرمایا سواے تمہارے
اور ہمکو زیادہ نفع دیتے ہیں دلالوں نے کہا اس شہر کا تو کوئی اس نرخ سے کم نہ لیگا حضرت عثمان غنی
رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایک کے بدلے سات سو بلکہ زیادہ دیتا ہے ہم ایسی منفعت کثیر کو
چھوڑکر کیوں کسی اور کے ہاتھ بیچیں اور شمار کرو میں تجھے اپنی خدا ہی کے ہاتھ بیچونگا اور کسیکو
ایک دانہ نہ دونگا پھر سب غلہ غربا اور فقرا کو جمع کر کے کوڑے کوڑے بانٹ دیا اور لٹا دیے اور خوشی خوشی
غرضکہ قبل نماز مغرب کے فارغ ہو گئے اوسی رات کو حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے کہ جناب رسالتمآب بکمال سبقت ناقہ
پر سوار ہشاش بشاش ہیں میں نے عرض کیا یا حضرت کہاں تشریف فرما ہو فرمایا عبد اللہ تو بڑے
مشتاق دولت دیدار تھا آج اللہ تعالیٰ نے اوسکی آرزو پوری کی۔ ارشاد کیا آج عثمان کا غلہ بانٹ کر
دینا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند آیا اور قبول فرمایا اسکے بدلے میں اللہ نے عثمان کو بہت سی حوریں جنت میں
اور شکیلہ حلہ بہشتی سے بخوبی آراستہ کمال اعزاز و احترام سے عطا فرمائی ہیں مجکو بھی ارشاد ہوا کہ اگر
تمہارے تم بھی تزک و شان اپنے عثمان کی دیکھو جو اوسکے مالک نے اوسکو عنایت کی ہے سیر
اوس رحمت اور دولت خداداد کی رونق دیکھنے جاتا ہوں۔

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ امیر معاویہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت
میں ہزار درم نذر بھیجے آپ نے اوسیوقت سب بانٹ دیے کسی خادمہ نے عرض کیا یا ام المومنین
کچھ روزہ کے افطار کو بھی رکھا ہو فرمایا اب تو کچھ نہیں ہا اگر پہلے کہتی تو شاید کچھ رکھ لیا جاتا ف ۲

حکایت نقل ہے کہ مدرسہ کہ کسی وقت میں کسی شہر کا حاکم بڑا ظالم خونخوار مردم آزار تھا یہانتک

[illegible]

کہ تمام شہر مین منادی کرادی جو کوئی کسی فقیر کو کچھ دیگا اوسکا ہاتھ کاٹکے شہر بدر کردیا جاویگا
اتفاقاً ایک دن ایک فقیر بھوک کے ہاتھ سے بہت تنگ آیا اور زندگی سے مایوس ہوکر ایک عورت
سے نہایت الحاح وزاری کرنے لگا اوسنے کہا کیا تونے حکم حاکم وقت کا نہین سنا جو مجھسے مانگتا ہے
اور میری موت اور خواری کا سامان کرتا ہے پھر قدرت خدا سے عورت کو اوسکے پریشان حال پر
رحم آیا دو روٹیان دیکر کہا امیر کا جو جی چاہے سو کرے مجھسے بھوکا خدا راہ پر مانگتا رونا چلا نا دیکھا
نہین جاتا ناگاہ امیر کو خبر ہوگئی اوس عورت کا ہاتھ کاٹکر شہر بدر کردیا۔ اوسکے ساتھہ ایک دودھ پیتا
بچہ تھا عورت نیک سیرت جنگل مین شدت گرمی سے مارے پیاس کے بیتاب ہوئی ہر چند پانی
تلاش کیا نزدیک کہین پانی نہ پایا لاچار ہوکر نہر کے کنارے گئی جسوقت پانی پینے کو جھکی
لڑکا گود سے گرکر نہر مین جا پڑا سخت بیقرار ہوکر زار زار رونے چلانے لگی کہ یہ میری پیاس
اس فرزند دلبند کے خون کی پیاسی تھی یکایک اوسیوقت دو جوان خوشرو خوشخو اچھی پوشاک
پہنے ہوے آئے اوس عورت سے پوچھنے لگے اسقدر تجھکو کیون پریشانی ہے خیر ہے کیا آفت
ناگہانی ہے اوسنے سب قصہ بیان کیا اوسیوقت ایک اونمین سے نہر مین گھسکر اوسکے لڑکے کو
صحیح وسالم نکال لایا دوسرے نے اوسکے ہاتھ کو خدا کی قدرت سے بدستور درست کردیا پھر اوس
عورت سے کہا تونے ہمین پہچانا اوسنے کہا کہ نہین کہا ہم وہی دو روٹیان ہین جو تونے نفقہ
دی تھین اور اوسکے سبب سے تو اس بلا مین مبتلا ہوئی الحمد للہ کہ ہمارے ہی سبب سے خراب ہوئی
اور ہمارے ہی سبب سے نجات پائی۔ فا

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما اپنے کھیت پر تشریف لیگئے تھے
اوسی کھیت کے پاس اور ایک کسی کا کھیت تھا اوسکو ایک حبشی غلام جوتتا تھا قریب دوپہر کے
ایک لڑکا دو تین روٹیان لایا حبشی نے فارغ ہوکر چاہا کہ کھاوے اتنے مین ایک کتا بھوکا آیا
اوسنے ایک روٹی اوسکو ڈالدی وہ جلدی سے کھاکر پھر دم ہلاکر عاجزی کرنیلگا اوسنے دوسری روٹی
بھی ڈالدی آپ ویسا ہی بھوکا رہگیا عبد اللہ بن جعفر نے اوس حبشی کو بلاکر کہا کہ تیری خوراک

ف سبحان اللہ کیا سچا قول ہے کہ صدقہ رد بلا یعنی صدقہ دینا بلا کو رد کرتا ہے اور حدیث شریف مین اس قسم کے بہت مضمون آئے ہین یہ کہاوت بھی بعینہ ترجمہ حدیث شریف کا ہے ۱۲

اسیقدر میسر تھی جو تو نے کتے کو کھلادی اب تو کیا کھائیگا کہا یا حضرت صبر کرنا اور روزہ رکھنا
بھوکے کے پاوس مجھے جانیسے بہتر ہے ؎ مردآن تہیدست آزاد مرد + کہ پہلوے مسکین شکم پر نکرد +
آپ یہ حال اوسکا دیکھکر بہت متعجب ہوے اور اوس حبشی اور کھیت کو خرید لیا ایک لونڈی قیمتی
پانسو دینار کی اونکے پاس تھی پھر دونونکو آزاد کرکے نکاح کردیا اور دوسو دینار سرخ اور کھیت
جہیز مین دیدیا۔

حکایت نقل ہے کہ احمد بن اسکاف رحمہ اللہ دمشقی بہت بڑے متقی پرہیزگار تھے اور بہ نیت حج
اونہون نے کمال جانفشانی اور حیرانی سے بہت مال جمع کیا تھا ایک مرتبہ ہمسایہ کے گھر کا لڑکا
کسی کام کو بھیجا ناگاہ روتا آیا کہا خیر ہے کیون روتا ہے کہا گھر والے گوشت روٹی کھاتے تھے
مین منھ دیکھتا رہا مجکو ایک ٹکڑا نہ دیا احمد بن اسکاف دمشقی ناخوش ہوکر ہمسایہ کے گھر گئے
کہا سبحان اللہ حق ہمسایہ کا یہی تھا جو تم نے ادا کیا کہ میرا لڑکا منھ تکتا رہا اور آپ گوشت
روٹی کھاتے رہے اور اوسکو ایک نوالہ نہ دیا یہ سنتے ہی وہ پڑوسی زار زار رونے لگا کہ ہائے افسوس
اب پردہ ہمارا فاش ہوا۔ گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل کہا واللہ پانچ دن سے کسی گھر والے
کے منھ مین ایک دانہ نہین گیا جب نوبت ہلاکت کی پہونچی لاچار ہوکر مین جنگل مین گیا تو ایک
بکری مری ہوئی پڑی تھی اوسکا گوشت بقدر ضرورت سدرمق کے لاکر پکایا کرکے ذرا ذرا سب نے
کھایا اوس لڑکے کو نہ دیا کہ بفضلہ تعالی اوسکو درست تھا ورنہ یہ کب ہوسکتا تھا کہ سب کھاتے رہتے
اور وہ منھ تکتا رہتا بس احمد ابن اسکاف دمشقی بدریافت اس حال کے متحیر ہوے اور اپنے جی مین
کہا حقیقت مین بخدا اللہ ایسے شخص کا دینا حج کے جانے سے بہتر ہے پھر گھر جا کر سب درہم اور
دینار جو مدت سے بہ نیت حج جمع کیے تھے چپکے سے لاکر اوسکو دیدیے پھر مین گھر اپنے بیٹھکر یاد الہی
مین مصروف ہوا جب سب حاجی حج کرکے لوٹے حضرت ذو النون مصری نے جبل عرفات پر سنا
کہ کوئی کہتا ہے اسے ذو النون مصری اس مرتبہ کسیکا حج قبول نہین ہوا مجکو بڑا تعجب ہوا کہ حج
مین لاکھ کہ نو ہزار نو آدمی آئے ہین کیا سبب ہے کہ کسیکا حج قبول نہوا مین اسی فکر مین تھا کہ

پھر آواز آئی کہ احمد بن اسکاف دمشقی کے سبب سے سبکا حج قبول ہوا بلکہ اوسنے آپکی نیت کی تھی اور نہ آیا واللہ اعلم کیا بھید ہے کہ اللہ تعالی نے اوسکے سبب سے سبکا حج قبول فرمایا حضرت ذوالنون مصری بعد مناسک حج کے دمشق مین گئے اور احمد بن اسکاف دمشقی سے ملاقات کرکے پوچھا کہ آپ اس سال کسواسطے حج کو نہین گئے تمہارا ارادہ تو حج کو جانیکا تھا اوسوقت احمد بن اسکاف دمشقی نے تمام حال گذشتہ اپنا ذوالنون مصری کے روبرو بیان کیا۔ ذوالنون مصری نے کہا مبارک ہو تمہارا حج خدا تعالی نے اوسکو قبول فرمایا مین نے اسطرح جبل عرفات پر سنا اسواسطے مین بھی تمہارا احوال پوچھنے آیا تھا کہ ایسا کیا کام کیا جسکے سبب سے اوسکا حج قبول ہوا اور اوسکے سبب سے اور سبکا حج قبول ہوا۔ روایت ہے کہ خدا تعالی نے دوسرے سال اونکو اسقدر سامان کر دیا کہ خود حج کو گئے ف ۱

حکایت نقل ہے عوف ابن عبداللہ سے کہ ایک مرتبہ بنی اسرائیل مین قحط پڑا اکثر آدمی بھوک سے مرنے لگے ایک مزدور کا یہ دستور تھا کہ دن بھر مزدوری کرتا شام کو جو مزدوری ملتی اوسکی دو چپاتی جو کی مول لے آتا۔ اتفاقاً راہ مین ایک بھوکے نے سوال کیا کہ للہ کچھ دو کہ مین شدت بھوک سے جان بلب ہون مزدور نے سوچا کہ کل دو چپاتی ہین اگر ایک اسے دون اور ایک مین کھاؤن تو نہ اسکا بھلا ہوگا نہ میرا پیٹ بھریگا اور جو نہ دون مبادا مر جاے اور یہ وبال میرے اعمالنامہ مین لکھا جاے پھر دونون روٹیان اسکو دیدے آیا اور آپ بھوکا سو رہا رات کو خواب مین کیا دیکھتا ہے کہ ایک فرشتہ آسمان سے اوترا کہا کچھ تجکو حاجت ہے تو بیان کر کہ رحمت الہی اہل حاجت کی حاجت روا کرنیکی منتظر ہے کہا کہ ہان مغفرت درکار ہے کہا مغفرت تیری ہو چکی اور کچھ مانگ کہا قحط دور ہو کہ سارا جہان جان سے جاتا ہے پھر صبح کیوقت غیب سے آواز آئی کہ گرانی غلہ کی گئی اور ارزانی آئی ف ۲

	باب ستر ہوان امراکی حق پرستی اور نفس کشی مین	

ف [illegible]

[illegible]

حکایت نقل ہے کہ خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مین ایک صحابی ملک شام سے ہوکر گئے
ایک اونٹ سواری اور ایک حبشی خدمتگاری مین تھا جب قریب دارالحکومت کے پہونچے
تو سردار وہانکے سنکر پیشوائی کو آئے راہ مین اوس حاکم کو مسافر جانکر پوچھا کہ تمکو یہانکے
امیر کا کچھ حال معلوم ہے کہ کہانتک آئے ہین غلام نے کہا کہ امیر یہی ہین پھر سب سردارون نے
حسب عادت جہالت قدیمی کے بطریق سجدہ اونکی تعظیم کی یہ متحیر ہوکر کہا یہ کیا سجدہ سا کرتے ہو
کہا ہمارے ملک کا ایسا ہی دستور ہے کہ ہم حاکم وقت کی ایسی ہی تعظیم کرتے ہین پھر تو حاکم نے
غضبناک ہوکر کہا اللہ اکبر سواے خداے عزوجل کے اور کسیکو سجدہ نہین چاہیے پھر ایک چیخ مارکر وہانسے
چلے آئے اور مسند حکومت آگے امیر المومنین کے ڈالدی اور سب قصہ بیان کیا آپنے اوسیوقت
حکمنامہ وہانکے سردارون کو لکھا کہ سجدہ سواے خداے تعالی کے کسیکو درست نہین ہے خبردار آئندہ
سے ایسی حرکت نکرنا اور رسم جہالت چھوڑدو پھر اور حاکم مقرر کرکے بھیجا جب وہ قریب شہر کے پہونچے
ایک آدمی اوس شہر کے سردارون کے پاس بھیجا کہ خبردار ہماری پیشوائی کو کوئی نہ آوے جب
دارالحکومت مین داخل ہوکر تو سب سردار آئے اور طرح طرح کے تحفے اور ہدیہ کھانے وغیرہ لائے
اور اونکے آگے رکھے وہ یہ تکلفات دیکھکر یکایک وہانسے اوٹھکر چلے اور کہنے لگے کہ کیا امیر المومنین نے
مجھے اسواسطے بھیجا ہے کہ مین لذات دنیا مین گرفتار ہوکر جنت کی نعمتون سے محروم رہون سبحان اللہ
لذت دنیا اس قابل ہے کہ اوسکے بدلے لذات عقبی سے ہاتھ اوٹھاوین پھر امیر المومنین کی خدمت
مین آکر یہ سب واردات عرض کی اور مسند حکومت اونکے آگے ڈالدی حضرت نے ارشاد کیا
تم سب گوشہ نشین ہوسے مین اکیلا کیونکر لوازم خلافت کو انجام دیون پھر ایک تیسرے شخص کو
مقرر کرکے روانہ کیا وہ پاس شہر کے گانون مین جاکر ٹھہرے سب سردار شہر کے آئے دیکھا تو صرف
آپ ہین اور ایک اونٹ سواری مین ہے ہرچند چاہا کہ کسی قسم کی خدمت کرین قبول نہ کیا کہا
اللہ کے فضل سے مجھے کسی چیز کی حاجت نہین ہے صرف نذر سرکار درکار ہے جس قدر جمع ہوے

فائدہ [illegible]

[illegible]

حاضر کرو پھر چند روز مقیم ہوکر زر سرکار لیکر چلے آئے ف۱

حکایت نقل ہے کہ سلمان فارسی رحمہ اللہ کسی شہر کے حاکم تھے اور پانچہزار درہم بیت المال سے پاتے تھے سب للہ لٹاتے اور خرمے کی پتون کی زنبیل بناتے اور اونٹ کے بالون کا لباس پہنتے اور راتدن اوسیمین بسر کرتے اور جو بکریان بیت المال سے حصہ مین آتین اونکو ذبح کرکے فقرا کو تقسیم کرتے اور اونکے چمڑون کا مشکیزہ اور زنبیل بنا کے مجاہدین کے صرف مین لاتے ایک مرتبہ کوئی میلے کچیلے کپڑے دیکھکر مزدور سمجھکر کچھ بوجھ اونکے سر پر رکھوا کر لیگیا راہ مین کسینے امیر کو پہچانکر سلام علیک کی اور نہایت متحیر ہوکر کہا اے امیر خیر ہے تب مالک اسباب سمجھا کہ یہ سردار ہے پیرون پر گر پڑا اور عاجزی کرنے لگا کہ مجھسے خطا ہوئی للہ معاف کیجیے فرمایا تیرے گھر تک حسب وعدہ پہونچانا ضروری ہے ہر چند اوسنے معذرت اور خوشامد کی نمانا جب اوسکے گھر پہونچے تب اوس سے قسم لی کہ خبردار آئندہ کو ہر قسم کے آدمی سے اس قسم کی مزدوری نکرانا پھر جب وقت مرگ اونکا قریب ہوا زار زار روتے تھے اور لوگون سے کہتے تھے مین موت کے ڈر سے نہین روتا بلکہ اسواسطے روتا ہون کہ کہین دنیا کی لذتون مین گرفتار ہوکر دولت دیدار رسول مختار صلی اللہ علیہ وسلم سے محروم نہو جاؤن چنانچہ آنحضرت نے ارشاد کیا تھا کہ اے سلمان اگر قیامت کے دن ہمارے پاس آنا منظور ہو تو دنیا اور اسباب دنیا سے دور رہنا اور وقت مرنے کے پاک صاف ہونا چاہیے کہ ہم پاک صاف تھے پس مین ڈرتا ہون کہ کہ میرے پاس تھوڑا سامان دنیا کا ہوا ایسا نہو کہ دولت دیدار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھکو محروم رکھے لوگون نے دیکھا تو قسم اسباب سے کچھ کمان و تیر اور پوستین اور دستر خوان وغیرہ ہے اور کوئی چیز قیمتی نہین ہے ف۲

حکایت نقل ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حذیفہ یمانی کو کسی شہر کا حاکم کرکے بھیجا اور اہل شہر کو حکمنامہ اور فرمان لکھدیا کہ یہ عدل کرینگے تم سب انکی تابعداری بدل و جان بجالانا

ف۱ [illegible]

[illegible]

جب قریب دار الحکومت کے پہونچے سب سردار پیشوائی کو آئے دیکھا تو خچر پر سوار اور اونٹ کے بالون کا لباس پہنے ہوے ہین پھر شہر مین لا کر بہت تکلف کے مکان دکھائے اور ہر قسم کے تحفے پیشکش کیے اور زر و جواہر نذر گزرانے اونہون نے ہرگز قبول نکیا فرمایا اس خچر کے دانے پانی کی اکل حلال سے خبر رکھنا کہ بے زبان ہے اور مجھے کسی چیز کی حاجت نہین تھوڑی مدت کے بعد وہانسے واپس گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ خبر پاکر چپکے سے راہ مین آبیٹھے کہ دیکھین حذیفہ دار الحکومت سے کس ترک و شان سے آتے ہین دیکھا تو جس انداز سے گئے تھے اوسی انداز سے آئے پایا پھر امیر المومنین حضرت عمر بہت خوش ہو کر اونسے لپٹ گئے اور کہا کہ تم ہمارے بھائی ہین اور ہماری فی الحقیقت اسلام اسیکا نام ہے کہ دنیا کی حکومت اور حشمت دور ہونیوالی پر بیٹھنا اور اترانا نچاہیے کہا یا امیر المومنین جسدن کوئی چیز میرے پاس نہین ہوتی تو مین بہت خوش ہوتا ہون کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی بمقتضاے کمال شفقت و عنایت کے اپنے خاص بندون کو آرائش اور آسائش مغرور کرنیوالی اور خدا کو بھلانیوالی سے ایسا بچاتا ہے جیسے کہ طبیب بیمار کو مضر چیزون اور کھانیسے پرہیز کراتا ہے بلکہ اوسکے پاس بھی آنے نہین دیتا کھانے کا تو کیا ذکر ہے فقط

حکایت نقل ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تمام دن داد دہی اور فریاد رسی مظلومون کی کرتے اور سب کام ملکی اور مالی کو بخوبی انجام پہونچاتے چنانچہ رات کو تمام شہر کی گلی کوچون مین پھرتے کہ کسیکا دروازہ غفلت سے کھلا نہ رہجاے کسیکا جانور کھلکر گم نہ ہو جاے کوئی چوکیدار غافل نہو جاے اور ہزارون حکمت اور حفاظت مخلوق الہی کی اسمین منظور نہین کہ اہل دانش بخوبی

فائدہ [illegible]

روشن ہے۔ ایک مرتبہ اہل مدینہ نے یہ حال دیکھکر عرض کیا یا امیر المومنین تمہارے بعد بڑی خرابی واقع ہو گی کہ اسطرح کون جانکاہی سے حفاظت مخلوق الٰہی کی کریگا اور سرداروں اور تابعداروں سے یہ کام کیوں نہیں لیتے تاکہ آپکو آرام اور ہدایت اور مخلوق کو راحت ہو فرمایا حساب کے دن بازپرس مجھ سے ہو گی یا اور کسی سے چنانچہ منقول ہے کہ بعد وفات آپکے صاحبزادے نے خواب میں دیکھا کہ کمر باندھے ہوئے مستعد اور متوحش ہیں عرض کیا یا حضرت خیر ہے تم اسقدر کیوں منتشر ہو۔ فرمایا اسوقت کا حال کچھ نہ پوچھو کہ حساب کتاب روز حساب سے ڈرتا ہوں کہ احکم الحاکمین کے آگے دودھ پانی سے اور پانی سے دودھ جدا ہوگا میرے مقابلہ میں ایام خلافت کا سب معاملہ پیش ہوگا یہانتک کہ گاؤں کی کسی بڑھیا کی فریادی ہو گی کہ یہ بڑھیا زور سے دودھ دوہتی تھی اور مجھکو ایذا دیتی تھی کیا دودھ آسانی سے نہیں نکلسکتا تھا پھر مجھ سے بازپرس ہو گی کہ تو اسقدر غافل تھا کہ بڑھیا بے زبان پر ظلم کرتی تھی اور تو نے خبر نہ لی ف ا

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمر بن سعید رحمہ اللہ حمص کے رہنے والے کو کسی شہر کا حاکم کر دیا تھا سال تمام پر حکم بھیجا کہ مع بیت المال کے جلد یہاں آؤ وہ حسب الحکم حاضر ہوئے اونکے پاس صرف ایک لاٹھی اور لوٹا اور ایک پیالہ تھا امیر المومنین نے ایسے ٹوٹے حال سے دیکھکر فرمایا کیا کچھ بیمار ہو یا آب وہوا وہانکی تمکو موافق نہ آئی عرض کیا کہ میں تو بفضلہ تعالیٰ بھلا چنگا ہوں اور اسباب ضروری بھی رکھتا ہوں۔ فرمایا کیا سامان ہے کہا وہی تینوں چیزیں لاٹھی لوٹا پیالہ دکھایا حضرت بہت متعجب ہوئے فرمایا وہانکی رعایا نے سرکشی کی اور تمہاری تابعداری نہ کی پھر اور حاکم مقرر کرکے بھیجا اور حکم دیا کہ جلد زر سرکار وصول کرکے بھیجو اور ایکبار بھی غدر اونکا نہ سنو پھر عمر بن سعید سے فرمایا میں تمکو سند از سر نو لکھدوں عرض کیا کہ یا امیر المومنین مجکو اس خدمت سے للہ معاف کیجیے کہ

ف ۱ [illegible]

حکومت مین بہت مدعی ہین ڈرتا ہون کہ کسی مواخذۂ الٰہی مین گرفتار نہو جاؤن کہ جناب سالتمآب سے مین شرمندہ ہون امیر المومنین یہ بات سنکر بہت روئے پھر عمر بن سعید اوٹھکر چلے گئے امیر المومنین نے ایک خادم کو سو دینار سرخ دیکر کہا عمر بن سعید کو تلاش کرکے چپکے سے دے آؤ وہ خادم گیا برابر تین رات دن پھر اکہین اونکا پتہ نہ پایا ناگاہ سے ملگئے معلوم ہوا کہ دن کو روزہ رکھتے ہین اور رات بھر عبادت الٰہی مین مشغول رہتے ہین۔ خادم نے بعد سلام و پیغام کے وہ سو دینار سرخ اونکے روبرو رکھدیے کہ خلیفۂ وقت نے تمکو عنایت فرمائے ہین دیکھتے ہی زار زار رونے لگے خادم نے متحیر ہوکر کہا خیر ہے اسقدر کیون روتے ہو کہا مین نے دولت دائمی محبت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا مزا چکھا ہے ڈرتا ہون کہین اس دولت ناپائدار کے مزا کی بدولت اوس دولت مزیدار پائدار سے محروم نہ رہجاؤن پھر پانچ چھہ دینار لیکر باقی اوسیوقت خدا کی راہ مین غربا کو بانٹ دیے اتفاقاً بعد مدت کے امیر المومنین حضرت عمر سے ملاقات ہوئی فرمایا وہ سو دینار کیا کیے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کے حوالہ کر دیے قیامت کے دن لے لینگے فقط

حکایت نقل ہے ابو عبد اللہ صدیق شدادسے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ لباس مکلف نہ پہنتے تھے مگر جب خطبہ پڑھنے کو منبر پر چڑھتے تو البتہ بقیمت چار پانچ درہم کے لباس پہنتے حالانکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت روپیہ اور سرمایہ رکھتے تھے اور صدہا لونڈی غلام تھے چنانچہ بباعث کمال غنا کے بلقب عثمان غنی کے ملقب ہوے اور ہمیشہ نماز تہجد کو اوٹھتے اور کسی لونڈی غلام کو نہ اوٹھاتے اپنے ہی ہاتھ سے سب کام کرلیتے اور تمام رات عبادت خدا اور تلاوت کلام اللہ مین مشغول رہتے اور جمعہ کے دن ہمیشہ روزہ رکھتے کسی نے عرض کیا کہ یا حضرت آپ تو حافظ ہین قرآن مجید دیکھکر کیون پڑھتے ہو فرمایا یہ فرمان شاہنشاہی ہے دیکھتا جاتا ہون کہ کس چیز کے کرنیکا حکم ہے اور کس چیز کے نکرنیکا اور جان اور زبان اور آنکھین سب اوسکی لذت سے مزا اور لذت اوٹھاوین کہ تلاوت بے دیکھے ناحق آنکھین دولت حق سے محروم رہی جاتی ہین چنانچہ منقول ہے کہ

[illegible]

بعد شہادت آپکے زمین و آسمان روتے تھے ف

حکایت نقل ہے عبداللہ بن عروہ رحمہ اللہ سے کہ جبتک عمر بن عبدالعزیز حاکم نہوے تھے بہت خوش خوراک اور خوش پوشاک بڑی شان و شوکت سے رہتے تھے اور بہت قیمتی گھوڑونپر سوار ہوتے تھے اور بڑے زرق برق سے رہتے تھے مگر دل کے ہمیشہ غنی اور بادشاہ تھے چنانچہ ایکبار تبہ سب سامان بیس ہزار درہم کو بیچکر سب راہ خدا مین کھڑے کھڑے لٹا دیا جب امیر ہوے تو صرف خطبہ کے وقت تین چار درہم کا لباس پہنتے تھے اور سب وقت رات و دن پوستین مین گزران کرتے تھے علی ہذا القیاس مکان کا بھی ایسا ہی حال تھا کہ تین لکڑیان باندھکر اوسپر چراغ روشن کرتے تھے اور جھاڑ فانوس کا کچھ جھگڑا نرکھتے تھے کسینے یہ حال دیکھکر عرض کیا یا امیرالمومنین پہلی امارت مین تو تم خوب عیش کرتے تھے اور بہت تزک شان سے رہتے تھے اب جو بفضلہ تعالے آپ امیر ہوے جسقدر شان و شوکت بڑہاو تھوڑی ہی طرفہ یہ ہے کہ اگلا سا بھی معاملہ نہین یا امیر کیا حکمت ہے فرمایا حقیقت حال یون ہے کہ جب آدمی کی کوئی آرزو دلی پوری ہوجاتی ہے تو اور اوس سے زیادہ چاہتا ہے علی ہذا القیاس اسی طرح سلسلہ چلا جاتا ہے چنانچہ جب مین امیر نتھا تو آرزو امارت کی تھی جب اللہ تعالے کے فضل سے امارت ہوئی تو آرزو خلافت کی ہوئی جب خلافت ملی تو تمنا بادشاہت آخرت کی ہوئی اب آگے اس سے کوئی رتبہ باقی نرہا اس سبب سے مینے آرایش جسمانی چھوڑ دی اور زیبائش روحانی اختیار کی ف

باب تیرھوان عورتون کے زہد و تقوی مین

حکایت نقل ہے احادیث صحیحہ مین وارد ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ معراج مین ایک بہت بڑا احاطہ یاقوت سرخ کا دیکھا کہ اوسمین تین مکان عظیم الشان بہت مکلف سفید موتی کے تھے مین نے پوچھا یہ کسکے مکان ہین کہا ایک مریم کا اور ایک آسیہ فرعون کی

ف ۱ فی ارواح فرح فاطم اسلامکا مقصد کہ یہ محل شہنشاہی ہے ایک اسکا دوسرا اوصاف سے ۱۷ اور دیکھا پہلے دوسرا ثواب سے ۱۷ اور معنی یہ سمجھاتا ہے کہ
ف ۲ سبحان اللہ یہ ملکہ تھی قابل غور بات ہے گویا دستور العمل ہے الا مکاری یاد فرماتے سود مند اوپر ۱ بلکہ یہ بات دلی ہے جان کو دوام ہے ۱ کہ فقیری زہد کی لذت دنیا کی تمام لذت نعمت سے ہے سچی بات ہم کو اصل ایک تہ اشتیاق جنت ہے یاد ہی البتہ بادشاہ اور منصب فنا ہے سچی غذا روحانی کا ادراک ہے

بی بی کا اور ایک خدیجۃ الکبریٰ زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔

حکایت نقل ہے کہ ایک بی بی ام آمنہ نامی بڑی سیر کرنیوالی تھیں بارہا مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو آتی جاتی تھیں اور کسینے کبھی کھاتے پیتے نہ دیکھا ایک مرتبہ کسینے پوچھا یہ کیا معاملہ ہے کہ ہمیشہ تم سفر میں رہتی ہو اور کبھی بھوک پیاس کی حاجت نہیں ہوتی کہا حقیقت حال یہ ہے کہ میں ایک مرتبہ زیارت حرمین شریفین کو جاتی تھی شدت پیاس سے بیتاب ہو گئی ہر چند پانی ڈھونڈا نپایا مایوس ہو کر زندگی سے ہاتھ دھوئے کہ ناگاہ ایک صراحی یاقوت سرخ کی ہوا میں معلق میرے پاس آئی میں نے اوسمیں سے پانی پیا ایسا شیرین اور سرد تھا کہ نہ دیکھا اور نہ چکھا وہ مزا میری جان اور زبان کو ایسا مزیدار کر گیا کہ ابھی تک جان و دل سیراب ہے اسواسطے فضل الٰہی سے مجھکو تردد کھانے پینے سے بخوبی نجات ہے۔

حکایت نقل ہے کہ ایک یہودی کی عورت بڑی حق پرست تھی رات دن محبت الٰہی سے خانۂ جان و زبان کو روشن رکھتی تھی اور خاوند سیاہ دل ایسا ہمقدم اور ہمدم ساتھ احکام حق کی اوسکو دیکھکر ہر دم جلتا تھا ایک مرتبہ تنگ آکر اپنے یاروں سے یہ قصہ کہا سبکے مشورہ سے ایک بڑا گڑھا کھدوا اوسمیں تین دن آگ روشن کی بعد اسکے سب عزیز اور یاروں کو جمع کرکے اوس عورت نیک سیرت کو بلا کر کہا تو ہر دم خدا خدا کہتی ہے اس گڑھے میں آ سچا اگر تو سچی ہوگی تو بچ جاویگی اور جھوٹی ہوگی تو جلجاویگی وہ بیچی جو سچے خدا پر سچا بھروسہ رکھتی تھی بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے اوسمیں کود پڑی اوسیوقت جلتی آگ اوسکی آب و تاب ایمانی سے بجھ گئی یہودیوں نے آتش حسد اور عداوت سے جلکر پھر اوسکے اوپر اور تین دن آگ جلائی اور منہ اوس گڑھے کا بند کر دیا تین دن کے بعد کھولکر دیکھا تو وہ عورت بخوبی نماز پڑھتی ہے پھر سب حیران ہو گئے اور توبہ کرکے ایمان لائے کہ بیشک اس سچی عورت کا دین سچا ہے **ق**

[illegible]

حکایت نقل ہے کہ جب رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا کا وقت مرگ قریب ہوا تو مالک ابن دینار
پوچھنے کو آئے کہا کہ تمکو کسنے تکلیف دی بولین معصیت نے کہا کسی چیز کو بھی جی چاہتا ہے کہا کہ
مغفرت کو فرمایا دنیا کی بھی کسی چیز کی خواہش ہو کہا کہ ہاں تیس برس سے تازہ چھوہارے کو جی چاہتا ہے
اور ابتک نہین کہایا مالک ابن دینار اپنے دل مین سوچے کہ یہ تو گھڑی ساعت کی مہمان ہین اگر
چھوہارہ تازہ کہانے آوے کہ ناگاہ ایک جانور پرندہ چھوہارہ کو نہ دیکھا نہ سنا میرے پاس ڈال گیا
مین جلد رابعہ کے پاس لیگیا کہا کہانے آیا۔ مین نے ماجرا بیان کیا بولین کہ واللہ اعلم جانور کسکی بانغ
سے لیے آیا مین نہین کہاؤنگی۔ اب اپنے پیارے خدا ہی کے پاس جا کر کہاؤنگی پھر کہا مجکو اکیلا مکان
مین اکیلا کردو۔ میرے اکیلے خدا کے سامنے پھر سجدہ میں ہوکر خدمت ہوئے تب دروازہ مکان کا بند ہوگیا اور دروازہ حجرہ
کھل گیا پھر اوس مکان کی طرف سے ایک آواز غیب سے آئی اور یہ آیۂ کریمہ تیسوین پارہ سورۂ فجر کی
پڑھی يَآ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً پھر دروازہ
کھولکر دیکھا تو رابعہ زندہ دل کو مردہ پایا ف

حکایت نقل ہے کہ ایک دن زبیدہ خاتون زوجہ امیر المومنین ہارون رشید کے
مکان مین بیٹھی ہوئی تھین سنگار کر رہی تھین ناگاہ غلطی سے ایک غلام چلا آیا اوسیوقت پردہ مین
ہوگئین مگر احتیاطاً اوس سے دریافت کرایا کہ کوئی بال میرے سر کا تو نہین دیکھا بولا شاید چلدی
مین نظر پڑ گئی ہو پھر شبہ کیطرف سے جلد بال تراش ڈالا کہ جس بال پر اجنبی کی نظر پڑی اوسکا رکھنا وبال ہے ف

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عیسی علیہ السلام نے جناب باری مین عرض کی کہ میرا جی چاہتا ہے
کہ تیرے کسی خالص صادق بندے کو دیکھوں اور اوسکی ملاقات سے دل خوش کرون حکم ہوا کہ فلانے
جنگل مین جاؤ کہ وہان اوس سے تمہاری ملاقات ہو جائیگی چنانچہ آپ حسب الارشاد وہان گئے دیکھا
کہ ایک بڑھیا ہاتھ پیر سے معذور اندھی ٹھنڈی سارا بدن بگڑا ہوا کپڑے پر بیٹھی مکھی جھینوسے لپٹے

ف جنت میں … اے نفس اللہ کی یاد سے اطمینان پانے والی … اپنے رب کی طرف راضی ۱۲

ف ۱ سبحان اللہ عجائبات بارگاہ ان کی آرزو ۔۔۔ ۱۲ سے ۔ ف ۲ سبحان اللہ فی الحقیقت تھی یہ سبب شرم ہے سارا خلق کا اور یہی ہی کی ۱۲ ۔ ایمان والی عورتوں کا لباس اول حیا اور دوسرا لباس ہے ۱۲ ۔ دور مین زندگی بہی کہ ان عورتون حیا اور شرم ہے ۱۲ ۔ لاکھ دولت مین بھی کی حقیقت دنیا کے دردمندان ۔ دیکھیں صوفیاء مین ۔ اللہ کی قدر ہے ۔ جو بڑی بیٹھی ہوئی ہوں لباس حیا ہے

مٹی مین پڑی یاد الٰہی مین بیٹھی شکر الٰہی کر رہی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے متحیر ہوکر فرمایا کہ اے
بڑھیا اس حالت اور ہزارون مصیبت مین تو کونسی نعمت خدا کا شکر کرتی ہے بولی اے روح اللہ
اللہ تعالیٰ نے مجھکو وہ جی جان عطا فرمایا کہ ہر ذرہ اوسکا آفتاب سا چمکتا ہی اور وہ زبان عنایت کی
کہ ہر زبان شکر خالق انس و جان مین شکرستان ہے جیسا کہ جناب مولانا اہل حال کے حال و قال
مین فرماتے ہین ع عشق زندہ در روان و در بصر + ہست ہر لحظہ زغنچہ تازہ تر + عمر و مرگ این ہر دو با حق خوش بود
بے نہاد آب حیات آتش بود + ہر کجا دلبر بود خود ہمنشین + فوق گردون ست نے زیر زمین + پھر فرمایا تیرا کوئی خبرگیر
بھی ہے کہا ہان جو مالک ساری جہان کا ہے وہی میرا خبرگیران ہے کہا کچھ حاجت ہے کہا یہ حاجت ہی کہ
کہ ایک میری بیٹی میری خدمت کو کبھی کبھی آجاتی ہے اوسکا خیال کبھی میرے جی مین آجاتا ہی چاہتی ہون
کہ وہ بھی اس جہان سے مٹے اور تو اوسکا خیال بھی جان سے مٹجاے تاکہ خالص مخلص میرا گھر میرا پیارا صرف
اوسکا ہی رہجاوے ع وہ جی مین آنکر ایسا سمایا + کہ اوسکے غیر کو یان جا نہین ہے + جب حضرت عیسیٰ
وہانسے واپس آئے راہ مین دیکھا کہ اوسکی بیٹی کو شیر کھا رہا ہے فرمایا کہ بڑھیا کی امید پوری ہوئی اور دعا قبول ہوئی فصل
حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ ذوالنون مصری اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہما رابعہ کے پاس
ملنے کو گئے دیکھا تو دریا کے کنارے پر ایک جھونپڑی مین عبادت الٰہی مشغول ہین انکو دکھ مین
دیکھکر اوسکے خادمون پر ناخوش ہوے کہ تم تو چین اوڑاتے ہو اور رابعہ کو دکھ دیتے ہو پھر سب
خادمون نے ملکر جلد ایک مکان مختصر درست کرکے بخوشامد تمام وہان رابعہ کو رکھا دو تین دن
وکہسکے سے کہا سے لئے کہ رات کو کواڑ دینا اور دن کو کھولنا یہ جنجال کون سکے ع
درد سر کیواسطے صندل لگانا ہے مفید + اوسکا گھسنا اور لگانا درد سر یہ بھی تو ہے + آخر وہی جھونپڑی
مین جا پڑین اور چالیس برس اسی طور سے گزرانے بجز ذوق شوق محبت الٰہی مین مانند دیوانگی
او بلتین اور اس مضمون کے اشعار پڑھتین کہ جسکے جی جان مین محبت الٰہی چھا گئی وہ ہر دم ہمدم اور
ہمقدم اپنے ہمدم کی ہو گئی ع دمبدم دم را غنیمت دان و ہمدم شو بدم + واقف دم باش و دم را دمبدم ہمدم بدار

[illegible]

حکایت نقل ہے کہ جب نمرود مردود نے آتشِ خود آرائی جی جان مین بھڑکائی تو آپ تاب
مقربانِ جنابِ کبریائی سے جلتا اور سلگتا تھا اسواسطے کہ وہ ناری تھا اور حضرت ابراہیم نوری تھے اور
ناری آگے نوری کے ناری ہوتا ہے جیسے مولانا ارشاد فرماتے ہین بیت آن بود نوری و این ناری بود
نار پیشِ نور بس ناری بود۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین ڈالنے کا نمرود نے سامان کیا
سارے شہر مین شہرہ ہوا ہزارون تماشائی تماشا دیکھنے کو آئے وجیہہ نامی لڑکی نہایت
شکیلہ اوس کافر نامی کی بھی ایک بلند مکان پر تماشا دیکھنے کو چڑھی تھی ادہر قدرتِ خدا نے اوسکو
عجیب تماشا دکھا دیا کہ جلتی آگ کو پانی کر دیا اور دوزخ کو جنت کر دیا ظاہر یا نارُ کونی بردًا و سلامًا
علیٰ ابراہیم کا مژدہ سنایا اور راحتِ جانی اور عافیتِ جسمانی کا خلعت پہنایا جیسا کہ مولانا فرماتے ہین
بیت آتشِ ابراہیم را دندان نزد۔ چون گزیدہ حق بود چونش گزد۔ پرور داز آتش ابراہیم را
ایمنی روح سازد بیم را۔ اللہ اللہ وہ انبار آگ رشکِ گلزار ارم تھا یا حرم محترم مین مقام ابراہیم
اوس کعبہ جان و ایمان پر وہ جلوہ نور تھا کہ تجلی طور کو در چشم بادہ دور تھا۔ سبحان اللہ کہین
کلمہ سبحان اللہ تھا کہین صلِ علیٰ ہر روش کے درخت سیراب پتا و آبا کہین گل یاسمین اور
گل گلاب کہین گلِ عباسی گلِ محمدی سے فیضیاب کہین گلِ داؤدی کمال آب و تاب سے بیتاب کہین
دوری حضوری سے سنبل کو پیچ و تاب کہین بنفشہ انوار دیدار سے بیتاب کہین چشمِ نرگس باز
کہین سوسنِ زبان دراز ہر غنچہ گل ہر شاخ سنبل ہر درخت پر طرح طرح کی آواز دلنواز کہین نہر جاری
کہین باد بہاری جب اوس لڑکی از خود گذشتہ بخدا پیوستہ کو یہ جلوہ حق نظر آیا کہ نظر سا آنکھون مین
حق ہی حق سمایا حیرت مین آگئی محبتِ خدا مین بھر گئی دریا مین اوبل گئی جی جان سے ایمان لائی
زبان سے تصدیق کرائی بیقرار زار زار روتی اور کہتی کہ الحق خدا ہے برحق سچا ہے اور
نمرود مردود بالکل جھوٹا ہے کفر سے دور ہو گئی نزدیک انبار آگ کے گئی اور حضرت ابراہیم کی
خدمت مین باآواز بلند عرض کرنے لگی کہ یا حضرت اگر لونڈی کو بھی اجازت حاضری ہو تو مین جی جان
سے حاضر حضور سراپا نور ہون خلیل اللہ نے فرمایا جسکا جی محبت حق مین چور ہے اوسکے حق مین

یہ سراپا نور ہے جیسا کہ مولانا فرماتے ہیں ؎ گر تو نمرودیست در آتش مرو + ور نہ خواہی اول ابراہیم شو + کہا
یا حضرت لونڈی نے آپکی بدولت دولت ایمان پائی ہے ظلمت کفر سے نکل آئی ہے اور حقیقت حق
دل و جان میں چھا گئی ہے جلوۂ حق دکھا گئی ہے فرمایا تجکو یہاں بھی امن و امان اور ہر طرح سے
چین و چیان ہے - یہ سنتے ہی جاریہ شوق سے جلتی آگ میں چلی ایکبار ندائے غیبی آئی کہ اے
آگ خبردار ہماری لونڈی کو دکھ نہ دینا تجکو بھی سلامت رکھنا اور پھر ہر طرف سے یہی آواز آتی تھی
جیسا کہ مولانا ارشاد فرماتے ہیں ؎ چون تو موصوفی باوصاف جلیل + ز آتش امراض بگذر چون خلیل
گردد آتش بر تو ہم بردو سلام + ای عناصر مر مزاجت را غلام + پھر جہاں وہ قدم رکھتی تھی وہاں اوسکی
آب و تاب ایمانی سے جلتی آگ پانی ہو جاتی تھی الغرض خدمت حضرت خلیل اللہ میں حاضر ہوئی
انوار پروردگار کی ناظر ہوئی کلمہ لا الہ الا اللہ ابراہیم خلیل اللہ پڑھا خانۂ جان کو چراغ ایمان سے
روشن کیا کہا یا حضرت اب میں تا دم مرگ آپکی قدم نہ چھوڑونگی خدائے برحق سے منہ نہ موڑونگی
ہاں اس نمرود کی جلتی بجھتی آتش نخوت سے جی جلتا ہے دل چاہتا ہے کہ اگر اجازت جناب کی پاؤں
تو اوس بے سوجھ بوجھ کو کچھ سمجھاؤں اور آب نصائح سے اوسکی آگ بجھاؤں شاید راہ پر آوے
اور بیراہی کو چھوڑ دے پھر حسب ارشاد جناب ابراہیم کے اپنے باپ کے پاس گئی نا سمجھ کو سمجھانے لگی
کہ اے پدر بیقدر ہوش کر واستی نخوت سے اسقدر نہ اکڑ خدا نخواستہ کہیں خود آرائی اور دعوی خدائی
خدا کا ہو سکتی ہے بھلا کہیں رات دن اور دن رات ہو سکتی ہے القصہ تو نے بخیال کمال ایذا دہی اور
ہلاکت باصد مصیبت و خواری حضرت خلیل اللہ کو جلتی آگ میں ڈالا پس اپنے کیے کا مزا پایا اور قدرت خدا
کا تماشا دیکھا کہ خدائے برحق نے اوپر کیسا گل لالہ کھلایا کہ کہیں چمبیلی کھل رہی ہے کہیں کیلی کی کلی
پھول رہی ہے کہیں بیلا بہار دکھا رہا ہے کہیں گلنار ڈہڈہا رہا ہے کہیں بلبل کو سرخروئی گل نے
کہیں گل کو رشک بلبل ہے کہیں نارنگی رنگ دکھا رہی ہے کہیں لیموں کی ترشی مزا چکھا رہی ہے
کہیں سنبل مشکبار ہے کہیں گل داؤدی کی بہار ہے کہیں گل نازبو ہے کہیں گل نیازبین
نازبو ہے - ہر طرف نہر جاری ہے ہر جانب باغ بہاری ہے - درختان دلکش درہم آواز دلنواز

مرغان بہم خوشی و خرمی سے ہر قدم پر اسے غم و غصہ یکسر دیتا ہم پیس ناگاہ آنکہ غفلت کھول حق کو
ظلمت باطل میں ٹٹول کیونکا کچھ نہ پائیگا تو حق سے پھر کے ناحق جان و ایمان سے جائیگا اور مفت
ذلت و خواری اوٹھائیگا جی چاہتا ہے کہ میں نے جو دیکھا ہے تجھے بھی دکھلاؤں مگر ہائے افسوس
وہ آنکھ کہاں سے لاؤں موافق ارشاد مولانا ؒ دیدہ بینا از لقای حق شود ÷ حق کجا ہمراز ہر احمق شود
دیدۂ مجنون اگر بودی ترا + ہر دو عالم بیخبر بودی ترا + باخودی تو لیک مجنون بیخود ست + در طریق عشق بیداری بدست +
پس آتش غضب سے بھڑک گیا چلا کے کہنے لگا اے شیطان کیا محبت ابراہیم نے تجھکو فریفتہ کیا ہے اوسنے چلاکر
باپ کے جلانے کو کلمۂ لا اله الا الله ابراهیم خلیل الله پڑھا تب تو نمرود جلکر خاک ہو گیا جی جانے
کھو گیا شعلہ سا بھڑک گیا کہنے لگا چل چل اسقدر نہ مچل اپنی قدیمی راہ پر چل بہت جھگڑا نہ پھیلا
بس اس بات کو زیادہ نہ بڑھا ورنہ تو جان سے جائیگی جہان سے پناہ نہ پاویگی کہا تیری بلا سے
جان جاوے تو بلا سے مگر تو در گذر نہ کر جو جی چاہے سو کر میں حق نہ چھوڑونگی خدا سے پر حق سے منہ
نہ موڑونگی پھر اوس ظالم نے کپڑے اوتروا کر بہت مار پیٹ کی - الله رے ایمان اوسنے اف نکی
اودھر مار حد سے گذری اودھر رحمت حق حد سے گذری - ناگاہ فرشتے آئے اور اوسکو جامہ بہشتی
پہنایا پھر ایک جنتی تخت آراستہ کیا اسکو جلوہ آرا کیا جنت کا مزا چکھایا دنیا کے دکھ درد سے چھڑایا
پھر یکایک ایک ہوا کا جھونکا آیا اوسکو ہوا سا اوڑایا پھر کسی اہل ہوا نے اوسکا پتا نہ پایا سبحان الله
جہان سے گئی دولتِ ایمان لے گئی - ف ا
حکایت نقل ہے کہ ایک عورت نہایت شکیلہ و جمیلہ بالباس حیا آراستہ و بزیور نیچی نگاہ کے

ف ا [illegible]

پیراستہ تھی اتفاقاً واللہ اعلم کس انداز سے اوس حسن انداز کی نگاہ پر کسی بدنگاہ کی نگاہ پڑ گئی اودھر وہ بے سروپا گرد دہر کے اوسکے آستانہ کے گرد ہو گیا ادھر یہ پیرا پچیا تھا لا غیرت سے گرد ہو گئی آتش غضب سے جلکر خاکستر ہو گئی جی جان سے کھو گئی جب اوس عورت نیک سیرت نے دیکھا کہ وہ زار و نزار غبار سا دروازہ پر آپڑا اب بہ برا چون طشت از بام افتادہ آشکارا ہوگا تب خادمہ کو اوس دلدادہ کے پاس بھیجا کہ کیا چیز اس ناچیز کی پسند آئی خادمہ اوسکے پاس گئی اور اس پیغام کا جواب لائی کہ تیری چشم مردم آزار جادو نگار نے اس دلفگار پر جادو کیا ہے یہ سنتے ہی سن ہو گئی حیا حیات پر غالب آگئی حسب مضمون ان اشعار کے شعر دل کہ پر از وصف حیا میشود + آئینہ نور خدا میشود + دیدۂ بے شرم پسندیدہ نیست + در نظر عقل خود آن دیدہ نیست + پھر طشت مین اپنی دونون انکھین نکالکر رکھدین اور اوس شیدہ کے پاس بھیجدین کہ اپنے مطلوب کو لیکر چل اپنی راہ لے کہ جو چیز غیر محرم سے محرم اور آشنا ہوئی وہ قابل پاس رکھنے کے نرہی وہ طشت مین آنکھین تڑپتی دیکھکر تڑپ گیا ہوای غم سے کسی طرف غبار سا اوڑ گیا تھوڑے عرصے مین آیا اوس پاکدامن کو مردہ پایا۔ پھر گریبان جان کو چاک چاک کرتا تھا اور زار زار روتا تھا ف

حکایت نقل ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک عورت بڑی عابدہ زاہدہ تھی رات دن یاد الٰہی مین
مصروف رہتی تھی اور حق پرستی مین معروف تھی آخرکار نفس کشی اور خدا کیشی اوسکی یہانتک
پہونچی کہ ایک جمعہ کو روزہ اور دوسرے جمعہ کو افطار کرتی اسیطرح ایک مدت دراز گزری ایک مرتبہ
وقت افطار کے خیال آیا کہ تیرا کوئی مالک بھی ہے اور تو اوسکی تابعداری کا دعوی کرتی ہے مبادا
اوسکا قاصد آجاوے اور تجھے کھانے پینے مین مشغول دیکھے پھر تیری غفلت ثابت ہو اور رسوائی
سے سزاوار ہو۔ اور قیامت کے دن تجھپر قیامت آجاسے اور دن رسوائی کے رسوا ہو جاسے یہ کہا
سونا چھوڑ دیا۔ دریاے محبت الٰہی مین دامان جان کو ڈبو دیا اور اس مضمون کو ورد زبان اور
حرز جان کیا ؎ یک چشم زدن غافل ازان ماہ نباشم + ترسم کہ نگاہے کند آگاہ نباشم + ہردم کو ہم آخری
جاناناگاہ ایک جوان خوشرو خوشخو بکمال آب و تاب ہاتھ مین مشک ناب اوسکے پاس آیا اور مژدہ
سنایا کہ اے خدا کی پیاری تجکو خدا کمال پیار سے بلاتا ہے اور رحمت کا ملہ تجھپر بھیجا ہے کہا ذرا مہلت پاؤن
کہ مین اپنے آقا کو سجدہ کرون اور حق محبت بدل و جان بجالاؤن پھر عین سجدہ مین جان بحق تسلیم کی ف۱

باب چودھوان بچون کی عبادت و کرامتین

حکایت نقل ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ شکم مادر ہی مین بڑے حق پرست تھے چنانچہ والدہ اونکی
اتفاقاً جب کبھی قصد تعظیم کسی بت کا کرتین تو آپ شکم مادر مین پیر پھیلا دیتے اور اونکو اوس حرکت سے باز رکھتے ف۲
حکایت نقل ہے کہ حضرت زین العابدین رحمہ اللہ کی آپکی ایک لڑکی اور ایک لڑکا چھوٹی عمر کے تھے
آپ لڑکی کو بہت چاہتے تھے ایک مرتبہ لڑکی نے عرض کیا کہ اے پدر میرے بھائی کو بھی چاہتے ہو فرمایا ہان
پھر مچل گئی اور زار زار رونے لگی آپنے جلد گود مین اوٹھا لیا اور کلیجے سے لگا کر کہا کہ مین تجکو بھی
بہت چاہتا ہون یہ سنتے ہی زیادہ تڑپنے چلانے لگی اور زمین پر لوٹ گئی یہانتک کہ بیہوش ہو گئی
آپ سخت متحیر ہو گئے کہ الٰہی یہ کیا معاملہ ہے جب کسی سے محبت نہین کرتا پھر خدا کا دوست دوسرے کو بھی

ف۱ سبحان اللہ جیسا کہ ... بھی ... وصبح سیف ... بیساکہ حضرت بوعلی قلندر قدس سرہ ... آنرا کہ ... جان باخت
ف۲ سبحان اللہ ... صاحب ... ولایت ... ہرکس ... شریف ... کرم اللہ وجہہ

کہین دوست رکھتا ہے اور حق دوستی کا ادا کرتا ہے پھر اس مضمون کے اشعار پڑھنے لگے کہ میرا حبیب
بے بدل ہے کوئی اسکا بدل نہین اور اسکے سوا میرے جی مین کسیکا بھی خیال نہین اگرچہ کبھی آنکھ سے
اوجھل ہوجاتا ہے مگر جی جان مین ہردم اوسکا اوجالا ہے حافظ من اگر کامران گشتم وخوشدل چہ عجب
مستحق بودم و اینہا بزکاتم دادند + عاشق آندم کہ بدام سر زلف تو فتاد + گفت کز بند غم و غصہ نجاتم دادند +
حکایت ہے منقول ہے کہ ایک امیر نے اپنے لڑکے کی تعلیم کیواسطے معلم بٹھایا اوسنے لڑکے کو پڑھانا لکھانا
ادب وغیرہ سکھانا شروع کیا۔ ایک عرصہ کے بعد لڑکے نے اوستاد سے کہا کہ باپ میرا امیر کبیر ہے مگر وہ آپکے
لائق آپکی کچھ خدمت نہین کرتا۔ کیا کرون مین عرق ندامت مین ڈوبا جاتا ہون کہ مین کسی لائق
نہین ہون کہ کچھ حق خدمت بجالاؤن مگر کوئی ایسی بات بتلائیے کہ سب دولت دنیا اور بکھیڑے
سے نجات ہو جاوے کہا خموشی مین دونون جہان کی سلامتی ہے جیسا کہ رسول مقبول نے
ارشاد فرمایا مَن سَکَتَ سَلِمَ وَمَن سَلِمَ فَقَد نَجیٰ یعنے جو چپ رہا سلامت رہا اور جو سلامت رہا بس
تحقیق سب بلا سے بچا اور دوسری حدیث مین ارشاد ہے البلاء موکل بالمنطق یعنی سب خرابی
گویائی سے آتی ہے اگر کوئی بات بے دینی کی کہی ایمان مین نقصان آیا اور جو کسی آدمی کو برا کہا
مار کھائی آبرو کھوئی لڑکے نے یہ دونون نصیحت اوستاد کی وامان جان مین گرہ باندھی اور بالکل
خموشی اختیار کی غرض کوئی بلاتا ہرگز جواب نہ دیتا جب اسکا چرچا ہوا کہ امیر کا لڑکا گونگا ہوگیا شدہ شدہ
یہ خبر وحشت اثر امیر تک بھی پہونچی امیر سنتے ہی نہایت مضطر اور بیقرار ہوگیا۔ ہر طرف آدمی دوڑائے
سب طرح کے طبیب بلائے کوئی دوا دیتا ہے کوئی نسخہ لکھتا ہے کوئی نبض دیکھتا ہے غرضکہ ہر ایک
اپنی اپنی تدبیر کرتا اور کچھ فائدہ نہ پاتا آخر الامر لاچار ہوکر بیٹھ رہا ایک مرتبہ گھبرا کر تنگ آگیا
تفریحاً بعنوان شکار جنگل کو چلا گیا لڑکے کو بھی ہمراہ لیگیا ناگاہ ایک جانور بولا تو اسیوقت بندوق مارا
پھر لڑکے کے آگے لایا وہ دیکھتے ہی جوش مین بھر گیا اور پیاسا ابل گیا بے ساختہ اوسکی زبان سے
نکل گیا کہ کیون بولا جو مارا گیا یہ سنتے ہی سب خوشی سے پھول گئے سارے کام بھول گئے جلدی سی
امیر کو مژدہ دہ ہوئے امیر نہایت خوش ہوا اور ایک انبار زر و مال سے نہایت خوشحال اور مالا مال کردیا

پھر لڑکے کو بلایا اور کچھ کلام فرمایا اوسنے جواب نہ دیا امیر اپنے آپے سے نکل گیا اور آتش غضب سے
سلگ گیا کہ ہمارے کلام کا جواب نہ دینا اور بے زبانوں سے کلام کرنا خواہ مخواہ اپنی موت کا سامان
کرنا ہے پس کوڑا منگاو اور جلد جلاد کو بھی بلاو اول کپڑے اوتار کر اسکے چابک اوڑاؤ بعد اسکو قتل کراو
تب لڑکا عاجز ہو کر کہنے لگا کہ سچ ہی نے سچ کہا ہو جو چپ رہا وہ سلامت بچا اور جو بولا وہ مارا گیا ف ا
حکایت نقل ہے فتح الموصلی رحمہ اللہ سے کہ ایک مرتبہ مجکو تھا موسم شدت گرمی مین سفر حج کا
اتفاق ہوا ناگاہ ایک لڑکا تھا بے سر و پا پیادہ دیکھا مین نے پوچھا اسے لڑکے کہاں جاتا ہے
کہا مین نے سنا ہے کہ میرے مالک اکرم قدیم کا ایک گھر زمین پر بھی ہے اوسکی زیارت کو جاتا ہون
مین نے کہا کچھ زادراہ بھی ہے کہا کیا رب کریم سے بعید ہے کہ اپنے در دولت پر جاتا ہوا غلام روٹی بھی باندھ لیجائے
کیا اونکو خداوند کریم کی عنایت بس نہیں ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا ہے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
مین نے کہا یہ درست ہے مگر خیال تمہارے اس حال کے کہ آہستہ چلتے ہو اور سفر بہت دور دراز
ہے موسم حج مین پہونچنا بس محال ہے کہا چلنا میرا کام ہے اور پہونچانا خدا کا کام یہ کہہ کر واللہ اعلم
وہ اہل نظر کہاں نظر سے گم ہو گیا جو پھر نظر نہ آیا جب فضل الٰہی سے مشرف بہ زیارت بیت اللہ ہوا اور سب
مناسک اور لوازم حج سے فارغ ہو کر بمقام منا اہتمام قربانی مین مصروف تھا کہ ناگاہ وہ اہل نظر نظر آیا
کہ جناب پروردگار مین زار زار روتا جاتا تھا عرض کرتا ہو کہ اے مالک رحیم و اے رب کریم سب حاجی
قربانی کر کے تیری دولت قرب حاصل کرتے ہین اور مین کمال حسرت سے منہ تکتا ہون اور
زندہ در گور ہون کہ اصلا لیاقت اور طاقت قربانی کی نہین رکھتا چنانچہ تجھ پر بخوبی روشن ہے
ہان اگر جان نثاری شرعاً منع نہ ہو تو جان قربان کرون اور قربانی والون مین شامل ہون پھر اوسنے اونگلی
گردن پر مثل چھری کے رکھی اور حسب مضمون اس شعر کے کہ ما ہر چہ دہ جسے ادا کرتے ہین
عاشق اس طرح جان سے جاتے ہین + تکبیر پڑھی اور موافق ارشاد جناب مولانا کے شعر
عاشقان جام فرح آنگہ کشند + کہ بدست خویش خوبان شان کشند + ہم چو اسمٰعیل پیشش سر بنہ
شاد و خندان پیش تیغش جان بدہ + جان بحق تسلیم کی لبیں معاً دیکھتے اوس صاحب حال کے

فائدہ

مین سے بعد کمال غم والم کے بہت آدمیون کو جمع کیا کہ ایک ولی اللہ نے ابھی صرف محبت خدا میں جان نثاری کی بعدہ مین نے اونکو غسل بخوبی دیکر کفنا کے بجماعت کثیر نماز جنازہ کی پڑھی یکایک جنازہ ہوا پر بیدا ہوگیا واللہ اعلم کہان گیا کہ پھر کسیکو نظر نہ آیا۔

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس ایک بزرگ آئے اور عرض کیا کہ میری لڑکی دو برس سے برابر رات دن زار زار روتی چلاتی ہے ہرچند مین منع کرتا ہون باز نہین آتی ڈرتا ہون کہ روتے روتے اندھی نہو جاوے آپ قدم رنجہ فرمایئے اور اوسکو نصیحت و پند سے سمجھایئے کیا عجب ہے کہ مفید ہوجاوے اور بچہ غمزدہ کو اس غم سے چھڑا دے کہ اللہ تعالی نے اہل اللہ کی زبان کو بہت تاثیر بخشی ہے۔ حضرت حسن بصری اوسکے گھر تشریف لیگئے اور اوس از خود گزشتہ اور بجذا پیوستہ کو سمجھانے لگے کہ کیا بات تجکو بھائی کونسی چیز تیرے دل مین سمائی جو دن رات روتی چلاتی ہے اور اپنے ماباپ کو ناحق غم والم مین رکھتی ہے کہا ای شیخ محبت خدا میرے جی کو بھاگئی دل وجان مین سماگئی اور رونے کا مزا چکھا گئی چشمہ چشم سے ندی نالے بہا گئی پس اگر صاحب دیدار پروردگار اس بے نصیب کے نصیب ہے تو دونون آنکھین یہ اور ایسی دو ہزار نثار دیدار لقاے پروردگار ہین ورنہ ہونا نہونا انکا بیکار ہے نصیب ہونا خوشگوار ہے

آدمی دیدست باقی پوست ست + دید آن دیدہ کہ دیدہ دوست ست + اور دیدہ حق دیدہ ہردم بیچین و اشکبار ہے ہان اگر چین ہے تو دولت دیدار جناب باری باگریہ وزاری ہے مع اللہ کوئی چیز زیادہ مزیدار ذوق دیدار پروردگار سے نہین اور اشک تر کی لذت نزدیک عاشق کے وصال یار سے کم نہین فقط

حکایت نقل ہے کہ بصرہ مین ایک امیر کے اولاد نتھی رات دن اسی غم والم مین رہتا تھا اور مال ومنال دنیا سے کچھ مزہ نہ پاتا تھا قدرت خدا سے بعد چندے ایسا شکیل وجمیل لڑکا پیدا ہوا کہ روشنی آفتاب وماہتاب کو شرمندہ کردیا اور تمام عالم مین اسکے حسن یوسفی کا

غل و شور مچگیا باپ نے زر و جواہر بیشمار نثار کیا کہ ہر فقیر کو امیر اور ہر پریشان حال کو زر و مال سے مالامال
اور خوشحال کر دیا پھر بعد تھوڑی مدت کے اوسکو گویا شادی مرگ ہو گیا وہ اس عالم گزران سے گزر گیا
اور جی کی آرزو جی ہی مین لیگیا ع ای بسا آرزو کہ خاک شدہ + پھر وہ دُر یتیم گرد و غبار یتیمی مین
گرد آلودہ ہوا اور مادر مشفقہ غم زدہ کے سایہ مین پرورش پانے لگا اور اوس مصیبت دیدہ کو بدون
دیکھنے اوس مردم دیدہ کے ایک دم قرار و چین نتھا۔ رات دن اوس گلبدن کی آرائش اور
زیبائش مین تن بدن کا ہوش نتھا خدا کے فضل سے آج کچھ کل کچھ شدہ شدہ ہوش پکڑنے لگا
اور تمام عالم کو بیہوش کرنے لگا ہر جگہ سے گروہ گروہ اوسکے حسن شہرۂ آفاق کے اشتیاق
مین آنے لگے اور دور و نزدیک کے امرا اوسکی ماں کو پیغام بھیجنے اور اوسکی منت و زاری
کرنے لگے اوسنے سبکو جواب صاف دیا گویا دل کا بات کیا کہ جو لڑکی اوسکے حسن و جمال کی ہو
وہ اوسکے عقد مین آیگی بس یہ سنتے ہی سب مایوس ہو گئے اپنے کو کھو گئے مایوس ہو کر دل پکڑ کر
خاموش ہو کر بیٹھ رہے کہ اوسکے برابر بھی جمال نہ دیکھا نہ سنا زیادہ کا تو کیا ذکر ہے۔ اتفاقاً ایکروز یہ
ماں بیٹے چلے جاتے تھے اور عبد اللہ بن یزید وعظ فرماتے اور عذاب دوزخ سے ڈراتے تھے
اور لذات جنت کا مزہ چکھاتے اور حسن و جمال حوران بہشتی کا مژدہ سناتے تھے پس دونو
سنتے ہی لوٹ گئے مقصود دلی کو پا گئے اور اس آیۂ کریمہ پارہ اونیس سورۂ فرقان کا بیان تھا
وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا
لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَ يُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً
وَّسَلٰمًا یعنی جنت مین نہایت عمدہ مکان ہو وہین معلق جنت والونپر تارہ سے چمکتے ہین اون
مکان کے تین سو دروازے ہین اور ہر دروازہ مقابل مکان عالیشان جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہے جس دروازہ سے جی چاہے اونکی زیارت
سے مشرف ہوا اور ہر مکان مین ایک تخت یاقوت سرخ کا بچھا ہے اور ہر ایک تخت ہزار طرح
کے فرش مکلف ہر ایک رنگ سے بکمال خوبی آراستہ ہے اور اوپر ہر فرش کے نور ہی اوپر کچھ

رحمت کا ظہور ہے اور ہر تخت کے نیچے نہرین جاری ہین کوئی آب شیرین کی کوئی
شہد خالص کی کوئی دودھ مزیدار کی کوئی شراب خوشگوار کی اور ہر تخت پر حورین گوری بڑی
آنکھون والی کمال زرق و برق سے جلوہ آرا ہین اور ہر حور ستر حلہ بہشتی ہر ایک رنگ سے
بکمال خوبی آراستہ ہے پیدائش ہر ایک کی اس لطافت سے ہے کہ سر اونکا کافور کا اور سینہ
عنبر کا اور سینہ سے زانو تک مشک کا اور زانو سے ٹخنون تک زعفران سے بنا ہے اور کمال
لطافت سے مغز پنڈلیون کا ایسا چمکتا ہے جیسے سرخی مین سفیدی اور سفیدی مین سرخی
چمکتی ہے اور ہر ایک حور کی ہوا خواہی مین ستر ستر ہزار لونڈیان باندیان حاضر ہین کہ اپنی
مخدومہ کے بناؤ سنگار اور آرائش و زیبائش مین ہمہ تن مصروف ہین کوئی ادھر سے اودھر
جاتی ہے کوئی اودھر سے ادھر آتی ہے کوئی بادل پریشان زلف پریشان سلجھاتی ہے کوئی سرگردان
وحیران آئینہ دکھاتی ہے کوئی خوشبو لگاتی ہے اِن مین سے اگر ایک بھی ایک نظر دنیا کی طرف
دیکھے تو آفتاب و ماہتاب کی روشنی کا چراغ گل کرے پھر یہ دو نو بینائی سے کو نہ تاب لا کر
بول اوٹھے کہ یا حضرت یہ کس خوش نصیب کے نصیب ہونگے فرمایا جو کوئی انکا مہر ادا کریگا
وہی اونکا خاوند ہو جائیگا کہا یا حضرت مہر انکا کیا ہے فرمایا دن کو روزہ رکھنا پچھلی رات کو
نماز تہجد کی پڑھنا اور گریہ وزاری کرنا اور ہر روز زکوۃ ادا کرنا اور وقت جہاد کے کفار سے لڑنا کہا
سب مجکو بدل وجان منظور ہے پھر گھر آکے چالیس ہزار درہم لیکر اون عالم کے آگے بنذر تقسیم کر دیا
اور کہا انشاء اللہ تعالی سب شرطین مہر کی ادا کرونگی اور بلاشک اپنے چاند کو حوران بہشتی سے ج
سی چمکتی سے بیاہونگی اور اپنے گھر کو رشک تابہ آفتاب اور مہتاب کرونگی پھر رات دن دونون
عبادت الہی مین مصروف رہتے تھے اور ہر دم جہاد کی تلاش مین رہتے تھے ناگاہ سنا کہ

[illegible]

عبدالواحد بن زید نے جہاد پر کمر باندھی اور تمام شہر مین منادی کرادی ہے کہ جنت لگاتی ہے اور
دوزخ کی آگ بجھتی ہے جسکا جی چاہے جنت کے مزے اوڑاے اور عذاب دوزخ سے اپنے تئین
بچائے کہ اب وقت جہاد ہے اور سب شر اوٹھا اوسکی بلاشک جیا ہین اور مرنے مارنے مین دونو طرح
جیت ہے جو مرے شہید ہو مارے تو غازی ہو + یہ راہ وہ ہے کہ ہر طرح سرفرازی ہو + یہ سنتے ہی
چارون طرف سے جہادی مور و ملخ کی طرح یکایک ٹوٹ پڑے اور آناً فاناً مین دل کے دل بادل
سے جمع ہو گئے جوان بھی اوس میدان محک امتحان مین اور ایمان مین مسلح بجلی سا چمکتا گھوڑا
چمکاتا ہوا آیا مادر مشفقہ نے بکمال خوشی دل سے رخصت کیا جی جان کو اوسکے ہمراہ کیا اور کہا
ای جانِ جان جان نثاری کرنا جانداری کرنا جو زندگی در ہر دو روز محنت ست +
آبِ حیوان در درونِ ظلمت ست + پھر مقابلہ ہونے لگا جنتی جنت مین اور دوزخی دوزخ مین
جانے لگے یہ جوان جماعت کفار مین بجلی سا کالی گھٹا مین چمکتا تھا اس طرف سے اوس طرف
اور اوس طرف سے اس طرف مارتا ہوا نکلتا تھا اور کسیکا زخم نکھاتا تھا پھر سب جماعت
اہل اسلام اوسکی دلیری دیکھکر عاشق زار ہو گئی ہر چند اوسکو منع کرتے تھے تو سبقت نکر
کہ تو ابھی رنگ ڈھنگ جدال و قتال سے اصلا واقف نہین ہے ای رشک قمر تیرے مرنے سے
تمام لشکر بے موت مرجائیگا کہا مجھکو اپنی جان بھاری ہے باغ جنان کی لذت پیاری ہے
وہانکی بہارین نظر آتی ہین حورانِ بہشتی جلوہ دکھاتی ہین چنانچہ ستر ہزار حور سراپا نور حلہ بہشتی
اور تاج جواہر سے بکمال خوبی آراستہ سرد آہین بھرتی ہین گرمجوشی محبت دکھا کہتی ہین کہ واللہ اعلم
کب ہمکو دولت وصال عدیم المثال اوس خاوند کی نصیب ہوگی کہ ابھی تو وہ لڑتا ہے یہ سنتے ہی
سب سُن ہو گئے اوسکی زندگی سے مایوس ہو گئے پھر اوس جوان باایمان نے تلوار میان سے
نکالی اور گھوڑے کی باگ اوٹھا کر لشکر کفار مین گھسکر داد دلاوری دی جب لشکر اشقیا نے
دیکھا کہ سبکو مارتا ہے اور کسیکی مار نہین کھاتا چارون طرف سے اکٹھے ہو کر ایک مرتبہ اوس پر
ٹوٹ پڑے اتفاقاً کسی سنگدل کے ہاتھ سے زخم کاری کھایا زمین پر آیا اور راہ خدا مین جان نثار

ہو گیا جب یہ خبر وحشت اثر لشکر اسلام مین پہونچی سب نعرہ مار کے بیقرار ہو گئے اور کف افسوس ملکر اور زندگی سے ہاتھ دہو کر لشکر کفار سے بھڑ گئے حمایت الٰہی سے قریب عصر کے فتحیاب ہوے اور اوس جوان باایمان کو بدل وجان ڈھونڈھنے لگے ناگاہ ایک مقام پر دیکھا کہ زخمون سے چور ہے اور تمام عالم اوسکے نورانی چہرہ سے معمور ہے چہرۂ نورانی کی چمک سے آنکھین تلملا اور اوسکے خون کی خوشبو مشک عنبر کو شرماتی تھی پھر باعزاز واکرام تمام اوسکو کفنا دفنا دیا بعد اوسکے ماں نے اوسکو خواب مین دیکھا کہ تخت بہشتی پر کمال جاہ وحشم سے جلوہ فرما ہے پوچھا کہ اے بیٹا سب مقصد دلی تیری پوری ہو گئی کہا کہ ہان جب زخمون سے چور ہو کر گھوڑے سے گرا تو حورون ہی کی گود مین گرا ف

حکایت نقل ہے سلمان رازی رحمہ اللہ سے کہ مین ایک مرتبہ واسطے زیارت انبیاء علیہم السلام کے بیت المقدس کو جاتا تھا ناگاہ ایک لڑکی راہ مین ملی کہا اے شیخ کہان جاتے ہو مین نے کہا بیت المقدس کو جاتا ہون کہا آؤ مصافحہ کرو اور آنکھین بند کر لو مین نے بعد اوسکے بعد لمحہ کے آنکھین کھولدین دیکھون تو بیت المقدس مین موجود ہون یہ ماجرا دیکھکر متحیر ہو گیا دو تین درہم اکل حلال سے میرے پاس تھے وہ اوسکو دینے لگا اور معذرت کرنے لگا وہ مسکرا کر کہنے لگی کہ مجھکو حاجت نہین ہے ناگاہ دیکھون تو اوسکے دونو ہاتھون مین دینار سرخ ہین کہا کیا تیرا اللہ پر بھروسا تھا جو گھر سے خرچ لیکر نکلے ف

حکایت نقل ہے حضرت شبلی کے چھوٹے بھائی سے کہ مین لڑکپن مین کسی امیر کے مکتب مین پڑھتا تھا اور احمد بن اسکاف کا لڑکا بھی وہان پڑھتا تھا اتفاقاً اسکاف کے لڑکے اور امیر کے لڑکے سے نہایت موافقت ہو گئی اسکاف کا لڑکا اوسپر فریفتہ تھا کہ بے دیکھے امیرزادہ کے ایک گھڑی چین نہ تھا ناگاہ ایک روز امیر حسب اتفاق مکتب مین آیا اور سب لڑکون کا حال

[illegible]

دریافت کیا اسکاف کے لڑکے کو غریب جانکر اوٹھا دینے کا حکم دیا کہ اوسکی صحبت امیرزادہ کو مضر
ہوگی۔ معلم نے مجبور ہوکر اوٹھا دیا چند روز کے بعد سنا کہ اسکاف کا لڑکا بیمار ہے اسواسطے کہ ابتد
آتش فراق امیرزادہ سے جلتا اور زار زار روتا تھا آخرکار بیمار ہوگیا حسب ارشاد جناب مولانا
؎ عاشقی پیداست از زاری دل + نیست بیماری چو بیماری دل + جب امیرزادہ کو خبر ہوئی
اوسنے آدمی بھیجا اور پوچھا کیا حال ہے اور کس مرض میں گرفتار ہے ملازم گیا اور سلام و پیام پہونچایا اوسنے
کہا باپ نے جواب دیا کہ یہ تمہاری محبت کا گرفتار غم مہاجرت سے بیمار ہے اب کوئی دم کا مہمان ہے جسم یہان اور جان
وہان ہے۔ ملازم آیا اور پیام بیمار کا لایا واللہ اعلم کس انداز و ناز سے اوسنے کہا کہ جلدی جا اور اوس کی والدہ سے
کہہ کہ اگر دل مجھپر مائل ہے تو یہان پہونچنے میں کونسی چیز حائل ہے ملازم گیا اور پیام اوسکا کہا اوسنے کہا تو ذرا
باہر توقف کر اور تھوڑی دیر کے بعد بدون طلب اندر آ طباق ڈھکا ہوا لیجا اور امیرزادہ کو جلدی پہونچایا
پھر بعد ایک ساعت کے ملازم امیر کا آیا اور طباق ڈھکا اور لڑکا زمین پر تڑپتا پایا وہ طباق اوٹھاکر امیرزادہ
کے آگے لیگیا اور اوس سے سب ماجرا بیان کیا اوسنے رومال اوٹھاکر دیکھا تو دل تڑپتا پایا دیکھتے ہی
اوسکا بھی دل تڑپ گیا خادم سے کہا جا اور اوس کی والدہ کی خبر لا خادم دوڑا گیا اور اوس جانبازادہ
کی خبر لایا کہ جان بحق تسلیم ہوگیا ف

حکایت نقل ہے بادشاہ لیغو الکبیر ترکی سے کہ ایک لڑکی اوسکی نہایت شکیلہ اور جمیلہ تھی
یکایک دنیا اور معاملات دنیا سے اوسکو نفرت ہوگئی اور آدمی کی صورت سے بیزار ہوگئی
حتی کہ مجنون مشہور ہوئی۔ آخرکار بادشاہ کو بھی یہ خبر پہونچی سنتے ہی ازبس بیقرار ہوگیا اور
ہر طرف کے طبیب بلائے اور معالجہ شروع کیا۔ کسیکے معالجہ سے فائدہ نہوا آخر تنگ آکر
حکم دیا کہ جو کوئی اوسکو اچھا کریگا اوسیکے ساتھ اوسکا نکاح کیا جائیگا یہ حال سنکر ایک جہان
جمع ہوگیا کوئی بیمار ذوق جمال و وصال کوئی گرفتار شوق حصول مال و منال۔ الغرض

[illegible]

ق ۱

ہر ایک بلباس طبیب طالب اوس صید مین آیا اور تمام عالم کو گرفتار اوس مرض عالمگیر نے اپنے
مرض کی دوا اوس مریضۂ محبوبہ کو پایا ہر ایک دعوی حکمت کا کرنے لگا کوئی اقسام امراض گنتا تھا
کوئی حرکاتِ نبض بیان کرتا تھا آخر کار سبنے نوبت بنوبت معالجہ کیا جب افاقہ ہوتا تھا تو ابتر ہوتا تھا
کہ بدوزد طمع دیدۂ ہوشمند + درآرد طمع مرغ و ماہی ببند + ناگاہ یہ خبر حضرت ابو الحسن رحمہ اللہ
نوری کو پہونچی بہت متاسف ہوئی۔ اور کہا کہ مفت سارا جہان جان سے مارا جاتا ہے اب اس بلا کو
دفع کرنا اور سب مخلوق الٰہی کو بلا سے بچانا فرض وقت اور عین مصلحت ہے چنانچہ حضرت ابو الحسن
وہاں تشریف لیگئے پوچھا کہ وہ بیمار کہاں ہے کسینے کہا کہ جب اسکے اچھے ہونیکی طرف سے مایوس
ہوگئے لاچار ہوکر اوسکے لاعلاج لاعلاج سے سب نے ہاتھ اوٹھا اور اوسکو مطلق العنان کر دیا
پھر وہ پردہ نشین بطور مجنونانہ بیحجاب بے پردہ پھرتی ہے اور جنگل مین فلان مقام پر رہتی ہے پھر آپ
اوسی جگہ تشریف لیگئے اور باآواز بلند اعوذ اور بسم اللہ پڑھکر سورۂ بقر پڑھنی شروع کی پس ناگاہ
لڑکی چیخی چلاتی آئی اور کہا اے ابو الحسن نوری رحمۃ اللہ کی ٹھیرو تم میرے پیارے خدا کا
پیارا کلام پڑھتے ہو مین نے حیرت مین ہوکر کہا کہ تو نے کیونکر میرا نام اور اللہ کا کلام معلوم کیا
تجھکو کسنے بتایا کہا اے شیخ جسنے تمسے صاحب کمال کو یہان بھیجا اور مجکو اس حال مین مبتلا کیا
اوسی نے بتایا اگر مین ایسی ہوتی تو دنیا اور دنیا والون سے کیونکر نجات پاتی اور اس قسم کی باتین
کرتی کہ کار ما از خلق شد بر باد راز + وا اوازین بشنے گدائی بنیاد راز + تا نگردم از خود و از خلق پاک
بر نیاید جانِ ما از خلق پاک + ہر چہ غیر شورش و دیوانگی ست + اندرین رہ دوری و بیگانگی ست
پھر اوسنے مجھسے سورۂ آل عمران تک پڑھوایا پھر مین نے کہا کہ عورت ہوکر تجکو اس طرح کا حال ہونا
زیبا نہین کپڑے پہنکر اپنے باپ کے پاس چل کہ ہمارا تیرا عقد ہو جاوے کہا مجکو اس بات کی
ہرگز رغبت نہین ہے کہ وقت آن آمد کہ من عریان شوم + جسم بگذارم سراسر جان شوم +
ہر کہ اندر عشق یابد زندگی + کفر باشد پیش او جز بندگی + نعرۂ مستانہ خوش می آیدم +
تا ابد ایجان چنین می بایدم + کہا بدون عقد کے باہم کلام و پیام درست نہین ہے پھر ہم تم

باہم ہوکر زیارت بیت اللہ کو چلینگے کہ ہر سال وہان لاکھون آدمی جاتے ہین اور حج کرتے ہین
یہ سنتے ہی بیخود ہوگئی دریاے محبت الٰہی مین ڈوب گئی اوسی حال مین جناب الٰہی مین روکر
عرض کرنے لگی کہ اے مالک میرے تونے اپنے فضل و کرم سے اپنی محبت کا مزہ چکھایا اور سب دنیا
اور لذت دنیا سے چھڑایا اور اپنا گھر کہ لاکھون آدمی اوسکی زیارت سے مشرف ہوتے ہین
آجتک مجھکو نہ بتایا نہ دکھایا لونڈی کو کیا خطاوار پایا کہ جو ایسی دولت سے محروم رکھا پھر یکایک
جوش محبت الٰہی مین بھر گئی دریا ہی اوبل گئی ایک طرف کمال تیزی سے چلی مین بھی اوسیوقت
اوسکے ساتھ ہوا ناگاہ ایک مقام شاداب پر پہونچی کہ ہر طرف نہر جاری تھی۔ آگے جاکر
کیا دیکھتا ہون کہ وہ طواف کعبہ مین مصروف ہو رہی ہے اور خوشی سے پھولی نہین سماتی ہے
کہا اے شیخ جسکے جی جان مین خدا کی محبت رچ گئی وہ خودی سے گذر گئی اور خدا کی خاص
لونڈیون مین ہوگئی اسکو زیارت کعبہ کے آنیکو کچھ زاد راحلہ وغیرہ کی حاجت نرہی اسواسطے
کہ عقل و دلہا بے گمان وان عرشی اند + در حجاب از نور عرشی میبینند +
عقل ہر عطار کاگہ شد از و + طفلہا را ریخت اندر آب جو + گرگشاید دل سر انبان دراز
جان بسوی عرش سازد ترکتاز + بلکہ خالص بندون کیواسطے کعبہ اپنے مقام سے اوٹھ جاتا ہے ف[١]
حکایت نقل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آب دہن اپنا واسطے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
کے امیر معاویہ کے منہ مین امانت رکھا اور ارشاد کیا کہ فلانے ایام فلان شہر فلان محلہ مین فلان
نام کے لڑکے کو یہ میری امانت سپرد کردینا چنانچہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا اور
اپنی وقت پر اس حکم محکم کو تعمیل کیا پھر اوس دولت خداداد نے امام کو وہ رتبہ پہونچایا کہ اونکے پیرو
کیسے کیسے خدا رس ہوئے کہ ہر کس و ناکس پر مانند آفتاب روشن کے بخوبی روشن ہے ف[٢]

باب پندرھوان غلامون اور لونڈیون کی عبادت اور خدا آگاہی مین

ف[١] [illegible]

[illegible]

حکایت منقول ہے کہ ایک بار حضرت ابراہیم علیہ السلام موسم گرمی مین بطریق سیر جنگل مین پھرتے تھے
اتفاقاً بمقتضاے عالم بشریت بسبب شدت گرمی کے کمال تشنگی سے بیقرار ہوے ہر چند پانی تلاش کیا
کہین پانی کا اثر نپایا ناگاہ ایک حبشی بکریان چراتا نظر آیا اوس سے سلام علیک کی اوسنے کہا
وعلیکم السلام یا خلیل الرحمن حضرت نے بہت تعجب کیا کہ اس انجان نے میرا نام کیونکر جانا بعدہ
فرمایا کہ مجھکو پیاس بشدت ہے تھوڑا سا دودھ پلا کہ پیاس بجھے کہا آپ سرد پلاؤن یا دودھ لاؤن
فرمایا یہان آب سرد کہان دودھ ہی غنیمت ہے اوسنے پہاڑ پر لاٹھی ماری ناگاہ ایک
چشمہ آب شیرین کا جاری ہوگیا کہ شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید اور برف سے زیادہ
سرد تھا آپ نے خوب سیر ہوکر پیا اور بکمال تعجب سے قدرت الٰہی کا تماشا دیکھتے تھے کبھی اسکا منھ
تکتے تھے کبھی آسمان کیطرف دیکھتے تھے حبشی آپکے تعجب پر متعجب ہوکر کہنے لگا اے خلیل اللہ قدرت
اللہ مین کیا تعجب کرتے ہو اگر ابھی اس پہاڑ کو اشارہ کرون کہ تو اپنے مقام سے الگ ہوجا
اوسیوقت ہوجاے پھر آپ نے یکایک دیکھا تو حقیقت مین پہاڑ اپنے مقام سے الگ ہوا
مین معلق ہے پس حضرت خلیل اللہ قدرت رب جلیل سے زیادہ تر حیرت مین آئے کہ اللہ اکبر
اس ادنی درجہ کے آدمی کو یہ عالی درجہ حاصل ہے پھر حمد و ثنا سے جناب باری مین محو ہوگئے
حضرت جبرئیل علیہ السلام اوسیوقت تشریف لاے کہا اے ابراہیم اسقدر کیون سوچ مین ہو
اگرچہ یہ غلام حبشی بظاہر خوار و زار ہے مگر مرتبہ اسکا عند اللہ بعید و بے شمار ہے کہ جو دعا کرے
رب العزت اوسکی کمال مرتبہ اور وجاہت سے اوسیوقت قبول فرماوے اور ذرا توقف روا نرکھے
بس افراد برای امتحان خوار دیدیم + لیک اکثر سر ناروا دیدیم بیش غلامان خوار و زار و شکستہ بیش با مخزنا مقبول پسند فدا
حکایت منقول ہے کہ ایک مرتبہ کوئی حق پرست غلام مول لیتے تھے ایک غلام کو پسند کیا اوس سے

[illegible]

پوچھا تو ہمارے پاس رہنے کو راضی ہے اوسنے کہا غلام کو کیا عذر ہے کہا تیرا نام کیا ہے کہا جس نام سے پکارو کہا کیا کھاتا ہے کہا جو کھلاؤ پھر بہت خوش ہوکر اوس غلام کو خرید لائے غلام نے عرض کیا دن بھر جو کام چاہیے سو لیجیے مگر رات کو معاف کیجیے کہ رات کو مجھ سے آپکا کچھ کام نہو سکیگا مالک نے کہا بہتر ہے پھر تمام دن کام کاج آقا مین مصروف رہتا اور بعد نماز عشا کے واللہ اعلم کہان غائب ہو جاتا ۔ اسی طور سے عرصہ دراز گزرا اور مالک اوسکے حال سے کچھ آگاہ نتھا اتفاقاً ایکروز آدہی رات مین آیا دریافت کیا چاہیے کہ یہ غلام رات بھر کہان غائب رہتا ہے اور کس مرض مین گرفتار ہے مبادا کسی کار بیجا اور بیہودہ مین گرفتار ہو اور ناحق ہماری بدنامی ہو سب جگہ ڈھونڈا کہین نپایا ناگاہ دیکھا کہ ایک خرابہ خستہ مکان روشنی سے روشن ہے متعجب ہوکر پاس جاکر دیکھا تو ایک قندیل نوری روشن ہے اوسکی روشنی سے سارا مکان نور سے معمور ہے اور غلام عبادت الٰہی مین مشغول ہے جب نماز سے فارغ ہوا گڑگڑا کر زار زار رونے لگا کہ اے میرے مالک اے میرے خالق اے کریم اے رحیم رات گزری سب نامرادون نے اپنی مراد پائی دنیا والون نے دنیا کی مراد حاصل کی اور اللہ والون نے نعمت آخرت کی لذت اوٹھائی اس غلام طالب دولت دیدار خود بدولت کو بھی اپنی عین عنایت اور بندہ نوازی سے مراد دلی کو پہونچا اور کشاکش غم والم سے چھڑا آقا یہ حال دیکھتے ہی بیتاب ہوکر اوسکے پیرون پر گر پڑا اور بہت معذرت کرنے لگا غلام نے مولی کا یہ حال دیکھکر جناب باری مین زاری کی کہ خداوندا ابتک میرے راز سے سواے تجھ رازدار کے کوئی واقف نتھا اب سب پر آشکارا ہوگیا اب کچھ لطف زندگی اور بندگی کا نہین پاتا ہون مجھے قید ہستی سے چھڑا اور اپنے پاس بلا بقول حافظ

روا مدار خدایا کہ در حریم وصال ☆ رقیب محرم و حرمان نصیب من باشد ☆ بیان شوق چہ حاجت کہ حال آتش دل ☆ توان شناخت ز سوزی کہ در سخن باشد ☆

پس یکایک وہ رحلت کر گئے اور آقا ویسی ہی معذرت کرتے قدمون پر پڑے رہگئے ۔

حکایت نقل ہے کہ حضرت لقمان علیہ السلام بدن کالا اور دل مین اوجالا روشن رکھتے تھے

جیسے کہ حضرت سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ؎ شنیدم کہ لقمان سیہ فام بود
نہ تن پرور و نازک اندام بود + اور خدا پرستی میں خودی سے گزر گئے تھے واللہ اعلم کس حکمت
اور مصلحت سے غلامی اختیار کی تھی پھر اُنکو کسی کسان کے ہاتھ بیچ ڈالا دن بھر اوسکے
کام میں حاضر رہتے بعد نماز عشا کے آقا کو سُلا کر علیحدہ جاکر عبادت الٰہی میں مشغول ہوجاتے بعد
آدھی رات کے آقا کو آکر جگاتے کہ اے آقا یہ وقت غفلت کا نہیں ہے جنت طرح طرح کی آرایش سے
آراستہ ہو رہی ہے اور دوزخ کی آگ بھڑک رہی ہے اور عنایت الٰہی مغفرت تمام بندگان عاصی کا
انتظار کر رہی ہے کہ جو کوئی گریہ وزاری جناب باری میں کرے اوسکو طوفان عصیان سے
نجات دے بلکہ انواع طرح کے انعام و اکرام سے دامان دل و جان کا لبریز کردے پس جو کوئی
عذاب دوزخ سے ڈرے اور جنت کے مزون پر مرے کیونکر غفلت میں رہے آقا کہتا او
غلام اللہ غفور رحیم ہے سب بندگی اور بے بندگی والونکو بخشتا ہے ناچار ہو کر حضرت لقمان
علیہ السلام پلٹ جاتے اور پھر عبادت الٰہی میں مصروف ہوتے پھر بخیال نیک صلاحی کے
آقا کو جاکر جگاتے وہ پڑا پڑا حیلہ و حوالہ کرتا اور خواب غفلت سے آنکھ نہ کھولتا یہانتک کہ صبح ہوجاتی
پھر آپ نماز صبح کی پڑھ کے اوسکو جگاتے کہ صبح ہوگئی سب جانور یاد الٰہی میں مصروف مشغول ہیں
اسی طور مدت دراز گزری ایک مرتبہ آقا نے جو بونے کو دیے حضرت لقمان نے جو کی جگہ
بدل کے کھیت میں بو دیا بعد عرصہ دراز کے اتفاقاً ایک مرتبہ آقا ہمراہ لقمان کے کھیت پر گیا
دیکھا تو چنا جما ہے کہا اے لقمان میں نے تجھے جو بونے کو دیے تھے چنا کہاں سے جما لقمان نے کہا
کیا اللہ کریم قادر نہیں ہے جو جو کو چنا کر دے وہ بولا بیشک اللہ کریم قادر ہے مگر چنا بونے سے جو نہیں جمتے
کہا ای آقا ایسا ہی تو اپنا حال قیاس کر جب تو غفلت کی نیند سے سوویگا جنت کی نعمت کا مزا
کیونکر پاویگا اور صلحا کے درجہ کو کیسے پہونچیگا۔ ف
حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ ایک حق پرست لونڈی خریدنے بازار کو گئے دیکھا کہ ایک
لڑکی بدشکل بہت ارزان بکتی ہے اور کوئی اوسکا خریدار نہیں ہے اوسکے پاس گئے اور کہا

تو ہمارے پاس رہنے کو راضی ہے اوسنے ہنس دیا اور کچھ جواب نہ دیا خریدار سنتے ہی مین کہ
یہ لڑکی کچھ باولی سی ہے وہ بولی مین تو باولی نہین ہون مگر محبت الٰہی مین میرا جی باولا ہے
یہ حیرت مین سکتے کہ الٰہی جی کی بات بتانا اسکو کسنے بتایا کہا سبحان اللہ آپکے اس اچنبے پر مجکو
اچنبا آتا ہے کہ جی کی بات بتانیوالا اور سکھانیوالا سواے رازدان حقیقی کے کوئی اور کیا
جو تم متعجب ہوتے ہو پھر بہت خوش ہو گئے اوسکو خرید کر گھر لائے کہ یہ تو عجب نعمت غیر مترقبہ
ہاتھ لگی پھر اوس لڑکی نے کہا اے آقا کچھ قرآن مجید پڑھو کہ بلاشک کلام الٰہی مردہ دلون کو
زندہ دل کرتا ہے اور سیاہی دلکو روشنائی دل سے بدل دیتا ہے اور روشندلون کو نہ یارد ہ
جلا دیتا ہے پھر آقا نے بسم اللہ شروع کی بس بسم اللہ کے پڑھتے ہی چیخ مار کر ایسی بیہوش ہو گئی
گویا مر گئی جب کچھ افاقہ ہوا کہا اے آقا سبحان اللہ کیا پیارا نام ہے اللہ پیارے کا کہ سنتے ہی
جی جان ہاتھ سے جاتا ہے اللہ اللہ لذت گفتار تو اس درجہ ہے کہ میرے جی کو جلا دیتی ہے
کیفیت دیدار واللہ اعلم کس درجہ کی ہوگی اور کیا کیفیت دکھاتی ہوگی اے خدا برای خدا
دولت دیدار خوشگوار بھی مین عنایت سے عنایت کیجیو تو بہار حسن گل دہ خار را
زینت طاؤس دہ این مار را + چون آبرو ہلائی وگل حسن فیض تست + اے ابر لطف بر من خاکی ببار ہم
چون کائنات جملہ بوی تو زندہ اند + اے آفتاب سایہ زمین بر مدار ہم + جب رات ہوئی آقا نے کہا
اپنا بستر لا اور ہمارا بچھونا بچھا کہا کہ اے آقا راحت جنت مین ہے اور آرام باغ ارم مین دنیا
مقام مشقت و محنت ہے نہ جای راحت و فرصت موت سر پر کھڑی ہے زندگی گھڑی گھڑی ہر
یہان قیام مسافرانہ ہے گھڑی ساعت مین اس عالم اسباب سے اوٹھ جانا ہے اور اٹھنے والا
مکان سے جی پہلے اوٹھتا ہے اور سامان پیچھے جو سویا سو کھویا قبر مین خوب نیند بھر تا قیامت
سونا ہے سونے لگتی ہین نہ نظر وین محل و نیکو + اب چلی آتے ہین دن گور مین چل سوئینگے +
آقا نے کہا تھوڑا بہت سونا بھی بہت ضروریات سے ہے کہا اے آقا محل الضافہ اور

جاے غور ہے کہ جسکا مالک جاگے وہ کیونکر پاؤن پھیلاکے سوئے جو آقا ہر دم ناظر ہو اوسکا
غلام کیونکر غیر حاضر ہو طالب مولیٰ کہین سوتے ہین عمر عزیز کو خواب خرگوش مین کہین مفت
کھوتے ہین عشاق کو نیند حرام اور جاگنا حلال ہے اگرچہ غلبہ نیند سے نڈھال ہون مگر خدا سے
ایکدم جدا نہون چنانچہ مولانا فرماتے ہین ؎ راستخان در راہ خدا سے خدا پیشہ نہ از ہم جدا
ایک مرتبہ مجکو بھی نیند نے بہت تنگ کیا مین نے کہا ایسے جینے کو سلام ہے جو رات بھر سووے
اور دن بھر کھاوے ف ۲

حکایت نقل ہے کہ عبد اللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ نے ایک غلام کو مکاتب کیا فرمایا
اسقدر مدت تک تو مجکو ہر روز ایک درہم لادیا کر بعد پورے ہونے مدت کے تو آزاد ہے
چنانچہ غلام حسب الحکم آقا کے صبح کو ایک درم لادیتا تھا چند روز کے بعد عبد اللہ ابن مبارک سے
کسی نے کہا کہ یہ غلام مردون کے کفن چرا کر بیچتا ہے اوسمین سے تمکو بھی ہر روز ایک درم دیتا ہے
اگر کچھ شک ہو تو اپنی آنکھ سے دیکھ لو اونکو نہایت رنج ہوا کہا استغفر اللہ مین کس بلا مین مبتلا ہوا
ایسے درم سے ہم باز آئے پھر مجبور ہو کر چپکے سے رات کو غلام کے پیچھے ہوے وہ سیدھا قبرستان
کو گیا وہان ایک قبر بنی تھی کھولکر اوسمین گھس گیا اب مجکو یقین کامل ہوگیا کہ بیشک
کفن چور ہے جب اوسکو عرصہ ہوا مین نے پاس جاکر دیکھا کیا دیکھتا ہون کہ ایک بڑا عمیق
غار ہے اوسمین ایک محراب ہے غلام وہان پر پوشاک نفیس پہنے ہوے یاد الٰہی مین بیٹھا ہے
جب فارغ ہوا تو سجدہ مین سر رکھکر زار زار رونے لگا اور بہت عاجزی سے گڑگڑا کر عرض
کرنے لگا کہ بار خدایا دن کو حاضری کی فرصت نہین پاتا معاف فرمانا اب صبح ہوئی آقا درہم
مانگیگا سواے تیرے مجکو اس غم سے کون چھڑانیوالا ہے ناگاہ آسمان سے ایک نور آیا اوسمین سے
ایک درم اوسکے پاس آگیا وہ لیکر اوس غار کو مٹی سے بند کرکے بصورت قبر بنادیا اور چلنے کا
قصد کیا کہ عبد اللہ ابن مبارک یہ حال دیکھکر بیتابی سے تاب نہ لاسکے دوڑکر اوسکو لپٹ گئے

ف ۲ [illegible]

اور ہاتھ پیر اوسکے چومنے لگے غلام نے جب یہ ماجرا دیکھا جناب باری مین کمال گریہ وزاری کی
کہ خداوندا اب تلک یہ راز چھپا تھا اور اب آشکارا ہو گیا اب لطفِ زندگی و بندگی باقی نہ رہا۔
اے خدا برائے خدا مجھکو دنیا سے اوٹھا اور اپنے پاس بلا حافظا ز دریغیش خدا را بہشتم مفرست
کہ بیرکو ہر تو از کون و مکان ما را بس + نیست ما را بجز از وصل تو در سر ہوسی + این تجارت ز متاع دو جہان ما را بس +
پھر جان بحق تسلیم ہو گیا عبد اللہ ویسے ہی معذرت کرتے رہے جب آگاہ ہوئے تو بہت زار زار روئے
کہ افسوس اس دولتِ ایمانی اور گنجِ پنہانی کی حقیقت سے مین آج تک ناواقف تھا آج واقف ہوا
تو وقت تاسف ملا اور اوسکو اوسکے ہی کپڑون مین بخوبی کفنا دفنا دیا اور یہ قصہ اور احباب سے
نقل کیا پھر اوسی رات کو عبد اللہ ابن مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابراہیم
علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوئے دیکھا کہ براق پر سوار ہین اور فرماتے ہین اے عبد اللہ
ایسے اولیاء اللہ کو اونہین کپڑون مین کفنا دفنا دیا ف

حکایت نقل ہے کہ حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا ابتدا مین کسیکی خدمتگار تھین
تمام دن اوسکی تابعداری مین حاضر رہتین رات کو آقا کو سلا کر علیحدہ مکان مین جا کر تمام رات
عبادت الٰہی مین مشغول رہتین اسیطرح عرصہ دراز گزرا کہ دن کو روزہ رکھتی تھین اور رات کو
عبادت کرتین اتفاقاً ایک مرتبہ آقا نیند سے چونکا رابعہ کو نہ پایا متعجب ہو کر ہر طرف دیکھنے لگا
ناگاہ ایک خالی مکان سے آواز آئی دیکھا تو رابعہ سجدہ مین پڑی زار زار روتی اور گڑگڑاتی ہین
کہ خداوندا تو خوب جانتا ہے جیسا تیری لونڈی کا جی تیری بندگی کو چاہتا ہے مگر کیا کرون دن کو
تابعداری آقا سے فرصت نہین ملتی رات کو اوسکے سونیکے بعد تیری تابعداری مین جی جان سے
حاضر ہوں جو کچھ بندگی بن آتی ہے کرتی ہون اور حق بندگی بجا لاتی ہون اگرچہ اپنی بندگی و سر افگندگی
سراپا شرمندگی میری ہرگز قابل قبول نہین ہے مگر ہان تو سب قابل ہے بھلی بری سب قبول فرماتا ہے
بیت کالا کہ ہیچ خلقش ننگرید + از خلافت آن کرم آنرا خرید + ہیچ قلبے پیش او مردود نیست
زانکہ قصدش از خریدن سود نیست مولا میری اگر تو مجھکو اپنے تابعدار کا تابعدار نکرتا تو تجھ کو

ف سبحان اللہ تعالیٰ آگاہی کے مراتب سے خدا ہی آگاہ ہے جیسا کہ ارشاد ہے و ہو بکل شی علیم جو در بر کسے الاثر ہو ویسے خاص بندگان خدا سے خدا ہی آگاہ ہے

پیارے مہربان کو چھوڑ کر مین کیون کیسکی تابعداری کرلی اور یہ جی کی آرزو جی ہی مین خون
کرلی ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ * یہ ماجرا دیکھکر آقا کے ہوش اوڑ گئے اور ہیبت الٰہی جی مین
سما گئی جیسا کہ جناب مولانا ارشاد فرماتے ہین سے ہر کہ ترسید از حق و تقوی گزید
ترسد ازوے جن وانس و ہر کہ دید * پیچھے سے آکر لیٹ رہا اور تمام رات چین نہ پڑی صبح کو
رابعہ کو بلا کر بکمال تعظیم و تکریم پیش آیا اور از حد معذرت کرنے لگا بعدہ بخوشی تمام آزاد کر دیا
اوسوقت رابعہ خوشی سے پھول گئین اور سب دکھ درد اگلے بھول گئین آقا کے حق مین
حق تعالی سے دعا کر کے چلی گئین پھر شہر کے باہر ایک خراب سے مکان مین رہنا اختیار کیا رات دن
یاد خدا مین بیخود رہتین اور جوش محبت الٰہی مین دریا سی ابلتی تھین ایک مدت دراز تک
اسی انداز سے گزری پھر مشقت اور محنت رابعہ کی دیکھکر کسی نے کہا تم کیون اسقدر رات دن
جان مارتی ہو اور ایک گھڑی آرام نہین لیتین کہ اللہ غفور و رحیم نے اسقدر روکا اور دکھ اٹھانیکو
نہین فرمایا جیسا کہ ارشاد ہے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا یعنے بار حکم الٰہی کا
آدمی کی طاقت سے ہرگز زیادہ نہین ہے کہا یہ سچ ہے مگر میرا مطلب کچھ اور ہی ہے یعنے
قیامت کے دن اعمالنامے ہر امت کے اپنے اپنے نبی کے آگے مجمع انبیا علیہم السلام
مین کھولے جاوینگے میرا اعمالنامہ جب حسن اعمال سے مالا مال ہو گا تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو اوس مجمع مین کمال جاہ و جلال حاصل ہو گا کہ اللہ اکبر جب ادنی لونڈی امت
محمدیہ کی اس درجہ کی خوبی اعمال رکھتی ہے تو اور احرار اور ابرار اس گروہ والا شکوہ کے
کس درجہ کے اعلی درجے ہونگے بعد اسکے خچر پر سوار ہو کر حج کو چلین ناگاہ راہ مین خچر مر گیا
قافلہ والون نے کہا تم کچھ تردد نکرو ہم تمکو بخوبی سوار کر لینگے۔ اور سب اسباب تمہارا رکھ لینگے
کہا تم سب صاحبون کی مہربانی ہے مگر تم چلو میری کچھ فکر نکرو لاچار ہو کر قافلہ آگے روانہ ہو گیا
رابعہ نے زار زار رونا اور گڑگڑانا شروع کیا کہ اے مالک میرے تو نے اپنی لونڈی کو

فائدہ [illegible]

اپنے گھر کی زیارت کو بلایا راہ مین میرا خچر مر گیا سب سامان سفر راہ مین پڑا ہے اور تیری لونڈی زار و نزار ہے بس تیری لونڈی ہو کر اب کیا کسی اور کی کہلاونگی یا اور کسیکی خوشامد کرونگی کیا تو میرے حال پریشان سے آگاہ نہین ہے ناگاہ قدرت خدا سے وہ خچر زندہ ہو گیا اُسپر سوار ہو کر جھٹ قافلہ مین جا داخل ہوئین تمام قافلے والے یہ حال دیکھکر حیران ہو گئے اور یہ خچر ایسا خوش رفتار ہو گیا کہ بعد عرصہ دراز کے وہ خچر بقیمت معقول بکا ف ۱

حکایت نقل ہے کہ ایک ضعیف آدمی کسی شہر کے گلی کوچہ مین پھرتے تھے اتفاقاً پیاس سے بیتاب ہو کر ایک مکان پر گئے اور پانی مانگا اندر سے ایک لڑکی آب سرد لائی اور پانی پلا کر کہا اے شیخ دن کو پانی پینا تمھاری بزرگی سے بہت بعید ہے سمجھے لوگون کو یہ بات زیبا نہین ف ۲

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ برفع حاجت کو شہر کے باہر کنارے نہر کے گئے جب فارغ ہو کر لوٹے دیکھا کہ کنارے شہر کے بلند مکان پر ایک لڑکی نہایت حسینہ اور جمیلہ کھڑی ہے امتحاناً اوسکی عقل دریافت کرنیکو پوچھا تو کون ہے کہا اے ذوالنون جبتک تمنے طہارت نکی تھی تو مین نے تمکو مجنون تصور کیا تھا جب طہارت کی تو عالم جانا بعد اسکے عارف سمجھی اب معلوم ہوا کہ نہ تم مجنون ہو نہ عالم نہ عارف کہا کیونکر کہا اگر مجنون ہوتے تو طہارت نکرتے اور جو عالم ہوتے تو نامحرم عورت سے کلام نفرماتے اور نظر نکرتے اور جو عارف ہوتے تو سواے خداے برحق کے کسیکی طرف نظر نکرتے ف ۳

حکایت نقل ہے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے کہ مین نے ایک مرتبہ حرم محترم مین عجیب حالت دیکھی کہ ایک حبشی جسوقت چپکے چپکے کچھ پڑھنے لگتا تو چہرہ اوسکا آفتاب کے مانند روشن ہو جاتا جب چپ ہو جاتا تو بدستور اپنی حالت اصلی پر آجاتا مین نے متعجب ہو کر پوچھا یہ کیا معاملہ ہے کہا جسوقت ذکر اللہ کا کرتا ہون اوسکی برکت سے ہمہ تن نور سے معمور

ف ۱ مراد اس سے قیمت معقول معتدبہ ہے اس سے کرامت الاولیاء حق کرامت اولیاء اللہ کی حق ہے ۱۲

ف ۲ یعنی ایام رمضان شریف سے معلوم ہوتا ہے اولیاء صائم النہار اور قائم اللیل ہوتے ہیں آگاہ اور واقف ۱۲

ف ۳ معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ ... کا اونکا فراست کیا دلیل معقول واسطے معقول حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ سمجھانا اور ان معقول پسند

[illegible]

ہوجاتا ہون جب چپ ہوجاتا ہون تو پھر حالت اصلی پر آجاتا ہون مین نے کہا سبحان اللہ
ذکر اللہ کا کیا لطف باد صبا رکہتا ہے کہ غنچۂ دل کو گل سا کھلا دیتا ہے اور تمام دل ودماغ کو
معطر کردیتا ہے یا آپ آفتاب عالمتاب ہے کہتا ہے کہ بال بال آفتاب سا چمکا دیتا ہے **فـ۱**

حکایت نقل ہے یوسف ابن حسین رازی رحمۃ اللہ سے کہ مین ایک مرتبہ مصر مین قبرستان
کیطرف سے گزرا ناگاہ ایک حبشی کو مقید دیکھا اوسنے میرا نام لیکر سلام علیک کی اور اپنے
پاس بلایا۔ مین حیران ہوگیا کہ الٰہی میرا نام ونشان اسنے کیونکر دریافت کیا مین تو
اسکی صورت سے بھی واقف نہین ہون کہا اے یوسف رازی اپنی اوقات خاص
مین اس خوار زار مجنون کی طرف سے بھی جناب پروردگار مین عرض کرنا
کہ تمہاری محبت کی بدولت گھر بار بال بچے سب چھوٹے مگر قید کی ذلت وخواری ابتک
نہ چھوٹی تمہاری قید کیا تھوڑی تھی جو اور ہوا وہوس کے قیدی کی قید مین مقید کرکے
ذلیل وخوار کیا قسم ہے مجھے تیری عظمت وجلال کی کہ اگر ساتون آسمان طوق گردن
ہوجاوین اور ساتون طبق زمین کے پیر کی بیڑی بنجاوین مجھے نہ چھوڑونگا تیری محبت سے
منہ نہ موڑونگا کہ تیری محبت کا تیر جی جان کے پار ہوگیا ابیات کب تیر لگا ہون کے آسمان نکلتے ہین
جس دل مین کہ دھنستے ہین اجان نکلتے ہین + اشک دل سوزان سے عاشق کے حذر کرنا
ایسے ہی تنوروں سے طوفان نکلتے ہین + اپنے بندے پہ جو تم چاہو سو بیداد کرو
پر کہین جی مین نہ آجاے کہ آزاد کرو **فـ۲**

باب سولھوان حاجتمندون کی حاجت چاہنے اور اہل اللہ کی حاجت روا کرنے مین

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ کسی سائل نے بجناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوال کیا کہ
مین عیالدار ہون اور شدت بھوک سے بہت بیتاب ہون مجھ سرکار والا سے عنایت ہو

تو بال بچون مین لیجا کر کھاؤن کھلاؤن اور پیٹ کی آگ اُس پانی سے بجھاؤن آنحضرت صلعم نے گھر مین یافت
فرمایا تو اتفاقاً کچھ اوسوقت موجود نہ تھا فرمایا اسوقت کچھ نہین ہے پھر آنا اوسنے عرض کیا یا رسول اللہ
اس درِ دولت سے کیونکر محروم جاؤن کہ بال بچے سب منتظر ہونگے کہ سرکارِ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کچھ لاتا ہوگا تب جناب رسول کریم کرم عمیم مصداق آیۂ کریمہ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ الرَّحِيْم
کو اس شکستہ حال کے حال پر بہت رحم آیا پھر گھر مین تلاش کرایا ناگاہ ایک عجیب یعنی ٹکڑا چاندی کا ملا
آنحضرت نے ارشاد کیا کہ تیرے مقسوم سے اسوقت یہی موجود ہے سائل بہت خوش و خرم ہو کر
کمال تعظیم اور تکریم سے اوسکو لیگیا اور سب گھر والون سے یہ ماجرا کہا وہ سنکے زار زار رونے لگے
اور اپنے نفس پر لعنت ملامت کرنے لگے کہ اللہ اکبر جب وزیر اعظم شہنشاہ مطلق کا یہ معاملہ ہے تو
اور کسی کی کیا اصل ہے ۔ فی الواقع دنیا اور معاملات دنیا خواب و خیال اور سراسر وبال ہے پھر
سب گھر والے اوسوقت بطعام اسی کلام کے حسب حکم خالق انام اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ
الْقُلُوْبُ شکم سیر ہو گئے پھر جب شدت بھوک سے جان بلب ہوتی تو اوس ٹکڑے کو از روی
برکت و تعظیم کبھی چومتے کبھی آنکھون سے لگاتے کبھی منہ پر رکھتے بس منہ مین رکھتے ہی قدر
شہد خالص اور دودھ مزیدار اوس سے نکلا کہ جی جان کو شکرستان کر دیا اور بالکل بھوک
پیاس کو مٹا دیا الغرض اسی طور پر باری باری سب منہ مین رکھتے تھے اور فضل باری سے
شکم سیر ہو جاتے تھے اور حمد خدا اور نعت مصطفٰے سے دل و دماغ معطر اور معنبر کرتے پھر اوسکو
کمال اعزاز و اکرام سے عمدہ کپڑے مین لپیٹ کر نہایت تکلف سے مقام مکلف مین رکھدیا
کہ وقت حاجت کے حاجت رفع کرینگے دوسرے دن وقت ضرورت کے کھولکر دیکھا تو
ایک جواہر بیبہا ہے کہ اوسکی روشنی سے سارا گھر روشن ہو رہا ہے پھر اوسکو بازار مین جاکر
بیچا تو ساٹھ ہزار درہم کو بکا بس یہ سب برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی ف ا

حکایت نقل ہے کہ ایک شخص عیالدار بہت صابر و شاکر تھا اور بی بی اوسکی سخت بدزبان اور
ناشکر تھی چنانچہ وہ اہلِ ایمان اور اس بی بی سے ہر دم الامان خواہان تھا موافق مقولہ حضرت سعدیؒ
کے زنِ بد در سرای مرد نکو ۔ ہمدرین عالمست دوزخ او ۔ اتفاقاً ایک مرتبہ دو تین دن کہانے کو
کچھ میسر نہوا بی بی نے بھوک سے تنگ ہو کر خاوند کو نہایت تنگ کیا اور بہت سخت و سست کہا
کہ بال بچے بھوکے مرتے ہین اور تم نکمھو سے گھر مین بیٹھے ہو جاؤ کچھ کماؤ اور بال بچون کو اس
مصیبت سے چھڑاؤ کہا صبح کو مزدورون مین جا کر مزدوری کرونگا اور جو کچھ ملیگا تیرے آگے لاکر
دھرونگا برائے خدا اسوقت مت چلا اور رہا کو نہ جگا پھر صبحکو مجمع مزدورون مین گئے خدا کی قدرت
سے سب مزدور اپنے اپنے کام پر گئے انکی کسینے بات بھی نہ پوچھی کہ تم کون ہو کہاں سے آئی ہو چار و نا چار
چلے آئے پھر جنگل مین جا کر نماز عشا تک عبادت الٰہی مین مشغول رہے بعد اسکے چپکے سے گھر مین جا پڑے کہ
اسواسطے کہ دن مین خالی رہا اب خالی ہاتھ جاتا ہون واللہ اعلم عورت کیا طوفان مچاوے
اور کس آفت مین ڈالے ۔ رات کو جا کر پڑ رہونگا صبح کو پھر اوٹھ جاؤنگا اور کہین سے مزدوری
کر لاؤنگا ۔ جب عورت نیند سے چونکی کہا اب تک کہان غائب رہے کیا کمائی لائے یہ بچارے
شرمندہ ہو کر کہنے لگے جسکی مزدوری کی ہے اوسنے کل کا وعدہ کیا ہے اور بڑا رحیم و کریم ہے
عورت بہت بکی چلائی کہ بال بچے ہمارے بھوکے مرتے ہین اور آپ وعدہ کرتے پھرتے ہین ع
پس از ان کہ من نخاہم بچہ کار خواہی آمد ۔ صبح کو پھر مزدوری کے لیے اوٹھ پڑے شان خدا سے
سب مزدورون کو لوگ مزدوری پر لیگئے انکو نکما جانکر چھوڑ گئے مجبور ہو کر پھر جنگل مین اوسی مقام پر
جا کر نماز عشا تک عبادت الٰہی مین مصروف رہے اور گریہ و زاری کرتے رہے بعد نماز کے بڑی
رات گئے ڈرتے ڈرتے چپکے سے گھر جا پڑے جب عورت چونکی کہا دونون دن کی مزدوری لائے
یہ بچارے بہت گھبرائے کہا کل تینون دن کی مزدوری دینے کا اقرار کیا ہے یہ سنتے ہی آگ ہو گئی
اور آپے سے نکل گئی کہا اپنا بھلا چاہتے ہو تو صبح کو تینون دن کی مزدوری لے آؤ ورنہ منہ دکھا
پھر صبح کو جنگلی اوسکے حوالہ کی کہ تینون دن کی مزدوری اسمین سے آٹا خبردار خالی نہ آنا جب

اوس صابر شاکر کی نظر اسباب عالم اسباب سے اوٹھ گئی اور مسبب حقیقی پر جا پڑی اوسیوقت
آرزو دلی پوری ہوگئی صرف ظہور کی دیر ہوئی وہ اوسیوقت پھر سیدھے جنگل کو چلے گئے اور
عبادت الٰہی مین سرگرم رہے پھر بہت رات گئے آئے عورت کے ڈر سے پچھلے مین رہتا پھر اسئے
کہ رات اس حیلہ سے گذر جاویگی صبح کو چلا جاؤنگا عورت کی آفت سے بچ جاؤنگا جسوقت دروازہ
مین پہونچے عورت کا ڈر ایسا غالب ہوا کہ چپکے ٹوالا کر اولٹنے کا قصد کیا ناگاہ گھر مین ایسی خوشبو آئی
کہ جی جان کو اوڑا لیگئی اور دل و دماغ کو معطر کر گئی متحیر ہوگیا سکتے کا سا عالم جی جان پر چھا گیا
یکایک عورت خوش ہوتی ہوئی خوشی سناتی نکل آئی کہا یہ کیا معاملہ ہے کہا اندر چلو اور اوسکی
حقیقت سنو اور شکر الٰہی کا بجالاؤ بلاشک تم سچے تھے اور تمہارا مزدوری دینے والا سچا ہے ۔
حقیقت حال یہ ہے کہ مین بچون کی خورد و نوش کی فکر مین مدہوش بیٹھی تھی ناگاہ کسینے دروازہ
دستک دی مین گئی دیکھا تو ایک سوار سبز پوشاک پہنے ہوئے دروازہ پر کھڑا ہے مجھ سے کہا یہ تین
دن کی مزدوری اپنے خاوند کی لے اور اب اسکو اپنا نہ دے اوس سے کہنا کہ جسقدر تو نے
مزدوری کی اوسیقدر پائی اگر زیادہ کرتا زیادہ پاتا آگے کو خوب دہیان رکھنا یہ تین طباق ہین
اور پچاس درہم ہین اس سے دمبدم خوشبو اوڑتی ہے اور دل و دماغ کو اوڑا لیتی ہے پس وہ
دیکھتے ہی زار زار روتا تھا اور حمد و ثنا سے خدا مین جی جان کھوتا تھا چشم پرنم سے اشکباری
اور زبان سے شکر گذاری جناب باری مین جاری تھی جیسا کہ جناب مولانا ارشاد کرتے ہین
ع ای خدای فضل تو حاجت روا + با تو یاد ہیچکس نبود روا + آفرین بر تو باد ای خدا +
ناگہان کردی مرا از غم جدا + ای کہ یکدم بخششت ملک جہان + من چگویم چون تو میدانی نہان
اسب بیدل کردہ خاکی را بزر + خاک دیگر را کردہ بوالبشر + اینکہ خاکی شورہ را تو نان کنی +
وہ کہ نان مردہ را تو جان کنی + بحر گو آید بہ جو میدہد + ہر چشمہ را بر سر وہ می نہد +
کم نخواہد گشت دریا زین کرم + از کرم دریا نگردد بیش و کم + عورت یہ حال اوس شکستہ حال کا
دیکھکر حیرت مین آگئی اور سخت پریشان ہوگئی کہ الٰہی یہ کیا معاملہ ہے کہ خوشحالی مین پریشان حالی

ہوگئی پھر جب اوس جوش سے ہوش مین آیا تب اوس مدہوش نے کہا کہ اے عورت ناشکر
حقیقت حال یہ ہے کہ تینون دن مین نے کسی مزدوری نہین کی تمام دن اور رات عبادت الٰہی
مین مشغول رہتا تھا اور رات کو اگر تیرے خوف سے حیلہ کردیتا تھا اوس پیچھے مالک نے اپنے غلام کو
سچا کردیا اور تیری رات دن کی آفت سے چھڑا دیا چنانچہ آج مین تھیلی مین تیرے ڈر سے ریتا بھر لایا تھا
اب اوسکو خالی کرلے اور ریتے کو پھینکدے جب اوسکی بی بی نے چاہا کہ تھیلی کو خالی کرے دیکھا تو
وہ زر و جواہر سے لبریز ہے اور تمام گھر اوسکی روشنی سے روشن ہو رہا ہے پھر تمام عمر شکرگزاری جناب باری
مین اوس مرد صالح نے گذاری ف

حکایت نقل ہے کہ ایک سردار بصری کا ہمیشہ اوداس اور بدحواس رہتا تھا اور رنج والم مین اپنی جان
کھوتا تھا کسی نے کہا خیر ہے کیون رات دن اوداس رہتے ہو اور عیش زندگی کا ناحق منغص کرتے ہو
کہا کیا کہون کچھ کہنے کی بات نہین ہے اتفاقاً مجھ سے نادانستہ ایک ولی اللہ کی خدمت مین
بے ادبی ہوگئی ڈرتا ہون کہ روز قیامت کے اس مواخذہ مین گرفتار نہو جاؤن قصہ یون ہے
کہ مین ایک مرتبہ زیارت بیت اللہ کو چلا سب دوست آشنا عزیز و اقربا پہونچانے آئے تھوڑی
دور سے سب [illegible] سبکو لوٹا دیا مگر زید کہ میرے متوسلین مین سے تھا ہر چند مین نے سمجھایا
اوسنے نہ مانا اور میرا پیچھا نہ چھوڑا آخرکار تنگ آکر مین نے جھڑک دیا کہ سبحان اللہ بیت اللہ کا جانا
کیا ایسا آسان جانا کہ یون تو پاپیادہ چلنے کو تیار ہوگیا میری ہمراہ نہ آ اور جس راہ سے تیرا جی چاہے جا
کہا اے آقا کیا خدا قادر نہین ہے کہ مجکو زاد و راحلہ سے پہونچا دے اور مجکو بے یار و مددگار بیت اللہ شریف
پہونچا دے پھر مین اپنی راہ گیا اور وہ اپنی راہ گیا مگر وہ راہ مین کہین مجکو نظر نہ آیا واللہ اعلم
نظر سا کہان گم ہوگیا جب مین بفضل الٰہی سب مناسک حج سے بخوبی فارغ ہوگیا اور مدینہ منورہ
کو چلا ناگاہ دیکھون تو زید آگیا اور سلام علیک کرکے میرے پاس بیٹھ گیا مین نے حیرت مین آکر پوچھا
کہ حج کر آیا کہا ہان پھر مین نے نظر اوٹھا کر راہ ہنسی و دل لگی کے اوس سے کہا کہ [illegible] حج کی کچھ بھی

[illegible]

دیکھا تو مُہر لگی تھی اور صندوق بند تھا کھولا تو چٹھی نپالی نہایت حیرت مین آگیا طوفانِ غم مین
ڈوب گیا حشر کا عالم برپا ہو گیا زار زار رونے لگا ناگاہ روتے روتے سو گیا کیا دیکھتا ہون کہ
جنت بکمال آراستگی آراستہ ہے اور زبیدہ ایک تاج سر پر رکھے ہوے بکمال زرق و برق سر ایک تخت
جواہر پر جلوہ فرما ہے اور چارون طرف اوسکے حورون کا جمگھٹا ہے مین نے نزدیک جاکر اونکو
سلام علیک کرکے کہا اے آقا تم کیون اسقدر متوحش اور متردد ہو کہا تمکو یاد نہین کہ وہ چٹھی تمنے
مجھے ہدیہ دی تھی کہا وہ یہ موجود ہے اور اسکی بدولت یہ دولت و حشمت مجھکو حاصل ہے اب آپ [illegible]
مین اپنی من مانی مراد کو پہونچا ف ۱

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سفرِ حج مین کشتی پر سوار تھے دو
اوسمین ہر قسم کے آدمی امیر و غریب تاجر اور سوداگر بھی تھے ناگاہ کسی سوداگر کا ایک موتی قیمتی گم ہو گیا انہون نے
سبکا جھاڑ لینا شروع کیا ایک شخص جو بہت میلے کچیلے سے کپڑے پہنے تھے اوسپر سبکا شبہہ ہوا اونہون نے
کہا کہ جناب باری مین گریہ وزاری کرنے لگے کہ اے رب العزت و بے عزت اور ذلت تیرے ہاتھ ہے
جز تو پیش کہ برآرد بندہ دست + ہم دعا و ہم اجابت از تو ہست + این دل سرگشتہ را تدبیر بخش
این کمانہای دو تو را تیر بخش + پس فوراً دعا اونکی مانند تیر ہدف کے قبول ہوئی کہ یکایک ہزارون
مچھلیان پانی پر تیرتی ہوئی آئین اور ایک ایک موتی بے بہا منھ مین لائین درویش نے ایک
موتی لیکر سوداگر کو دیدیا اور بلا خطرہ اوسیوقت کشتی سے اوترکر پانی پر چلا گیا بیت
خاکساران جہان را بحقارت منگر + توچہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد ف ۲

حکایت نقل ہے کہ کسی شہر مین دو میان بی بی بہت دیندار نہایت محتاج تھے مگر دولت صبر و
شکر سے مالدار تھے دکھ سکھ سے گزران کرتے اور ہر دم شکر خدا کا بجا لاتے۔ ایک مرتبہ دو تین وقت تک
کچھ کھانے کو میسر نہوا مرد نے عورت سے کہا دو تین روز سے ہمین روزی میسر نہین ہوئی اور ہمارے گھر مین
آگ نہین جلی مبادا ہمسایہ ہمارے ہمارا نہ کھانا دریافت کرکے ناحق رنج کھاوین اور ہم اونکی نظر مین ذلیل

ف ۱ [illegible]

[illegible]

کہا کیسی چٹھی اور کس کام آتی ہے مین نے کہا کہ ایک چٹھی بیت اللہ مین غیب سے حج کرنیوالیکو ملتی ہے کہ فلان ابن فلان
حج کو آیا اور اوسکا حج قبول ہوا پھر اوسی سند سے عذاب قبر اور حشر سے نجات ہوتی ہے یہ سنتے ہی وہ روتا چلا تا بیت اللہ
کو واپس چلا گیا جب مین زیارت آنحضرت صلعم سے فارغ ہو کر لوٹا ناگاہ دیکھا کہ زید آگیا اور سلام علیک و علیک السلام کر کے

چٹھی میرے آگے رکھدی دیکھون تو ایک نہایت عمدہ ریشمی کپڑے پر بخط سبز لکھا ہے کہ یہ چٹھی ہے
واسطے نجات زید کے عذاب قبر اور حشر سے میرے ہوش اوڑ گئے اور حواس جاتے رہے کہ الٰہی
یہ کیا معاملہ ہے جب کچھ طبیعت نے قرار پکڑا اور ہوش بجا ہوئے مین نے پوچھا حقیقت اسکی کیا ہے
بیان کر کیونکہ یہ دولت عدیم البادلت تجکو ملی کہا جب مین بیت اللہ مین پہونچا تو کعبہ بالکل حاجیون سے
خالی پایا اوسوقت مین نے گڑگڑا کر زار زار رونا چلانا شروع کیا کہ اے مالک دوجہان کے کیا غریب
گنہگار ہون کا حج قابل قبول نہین جو سند مجکو نہ ملی یا غریبون کا کعبہ اور صاحب کعبہ اور ہے جو وہان جاؤن
اور سند لاؤن ؎ گر تو نہ پذیری بجز نیک ای کریم + پس کجا نالد گدا زار و لئیم + مجکو قسم ہے تیری عظمت
اور جلال کی جبتک چٹھی نپاؤنگا کعبہ سے باہر نجاؤنگا اور روتے روتے یہین مرجاؤنگا ناگاہ غیب سے
آواز آئی کہ اے زید نجات کی چٹھی لے اور جا اپنی راہ لے پھر چٹھی میرے ہاتھ مین آگئی مین اوسکو
لیکر چلا آیا تب تو مجکو کمال حیرت ہوئی کہ اللہ اکبر اس شخص کا بڑا عالی رتبہ ہے اور مین اسکے
حال سے آجتک واقف نتھا پھر باعزاز و اکرام اونکو بصرے مین اپنے ساتھ لے آیا اور وہ چٹھی کمال
عظمت و تعظیم سے معطر و معنبر کر کے صندوق مین بند کر رکھی جب کبھی جی چاہتا تھا تو بکمال اعزاز
نکالکر اوسکی زیارت سے مشرف ہوتا تھا اور چومتا اور آنکھون سے لگاتا تھا اتفاقاً مین کہین سفر
مین تھا میرے پیچھے زید نے انتقال کیا جب مین آیا تو مین نے بہت رنج و الم کیا کہ افسوس ایسے
اولیاء اللہ کے کفن دفن مین شریک نہوا ناگاہ وہ چٹھی مجکو یاد آئی نہایت غم و الم سے بیتاب ہو گیا
اور ہزاروں فقرین اپنے حال پہ کرتا تھا کہ وقت جانیکے اونکو کیون نہ دیکھا پھر صندوق میں نکالکر

[illegible]

حقیر نظر آوین یہ بات مناسب نہین بلکہ مناسب یون ہے کہ جلدی تنور مین آگ جلا دو اور اس گمان
آتش انگیز کو اس تدبیر آبیاری سے مٹا دو چنانچہ عورت نیک سیرت نے فورًا تنور مین آگ جلائی اور آتش بدگمانی
آب و تاب ایمانی سے بجھائی۔ ناگاہ دھوان تنور سے بلند ہوا ایک عورت آگ لینے کو آئی دیکھی تو سارا تنور
روٹیون سے معمور ہے پھر گھر والی عورت کو بُلا کر کہا تنور مین روٹی لگا کر ایسی بیخبر ہو گئی کہ پھر خبر نہ لی
پس تنور والی عورت جلدی سے گئی اور قدرتِ خدا کا تماشا دیکھا کہ سارا تنور روٹیون سے معمور ہی
اور تمام گھر مین عجب قدرتِ خدا کا ظہور ہے پھر جلدی سے نکالکر خاوند کے آگے لے آئی اور
سخت حیرت مین ہو گئی خاوند سے کہا کہ قدرتِ خدا کا تماشا دیکھا خاوند نے کہا اوسکی قدرت
سے یہ کیا اچنبا ہوا کہ وہ قادر مطلق ہزارون قدرتین ہر دم ایک سے ایک زیادہ دکھاتا ہے
بیت صد چو عالم در نظر پیدا کند ٭ چونکہ چشمت را بخود بینا کند ٭ پھر سب گھر والون نے خوب
شکم سیر ہو کر وہ روٹیان کھائین اور جی جان سے شکر الٰہی بجا لاے۔ عورت نے قرینہ سے
دریافت کیا کہ خاوند میرا صاحب کرامت ہے یہ سب نور و ظہور انہین کی قوتِ ایمانی اور
حالتِ عرفانی سے ظاہر ہوا کہا تم جناب باری مین زاری کرو کہ کوئی چیز تمکو ایسی عنایت ہو
کہ سب دنیا کے دکھ سکھ کھو دے تاکہ فارغ البال ہو کر خالصًا و مخلصًا خدا ہی کی یاد مین دن رات گذارین
خاوند نے کہا وہ شفیق حال ہمارا ہمارے حق مین جو بھلا جانتا ہے وہی کرتا ہے اور کریگا عرض
معروض کی کچھ حاجت نہین غرض جب عورت نے بہت الحاح و زاری کی تب مجبوری سے پچھلی رات
جو وقت اجابت دعا کا ہے دعا کی خداوندا تو خوب جانتا ہے کہ غلام کو تجھ سے میان شفیق
و مہربان سے کسی امر کے عرض کرنیکی حاجت نہین ہے مگر تیری لونڈی نے مجھکو بہت تنگ
کیا ہے اگر مرضی ہو اوسکی امید بر لا اور اپنے غلام کو اس کشاکش سے چھڑا ناگاہ ایک طاق سے ہاتھ نکلا
اور ایک جواہر روشن اوس سے باہر آیا کہ تمام گھر اوسکی روشنی سے روشن ہو گیا پھر وہ ہاتھ
غائب ہو گیا اور بدستور طاق بند ہو گیا خاوند نے عورت کو جگایا کہ جلدی اوٹھ خدا نے تیری
مراد ولی پوری کی وہ ناخوش ہوئی ناک بھون چڑھائی اوٹھی کہ مجکو کیون جگایا ناحق لذت

جانی سے چھڑا یا مفت جی جان کو جلایا کس لطف مین تھی اور کیا الطف کے خواب دیکھتی تھی
کہ جنت بکمال آراستگی آراستہ و پیراستہ ہے اور اوس مین ایک مکان نہایت عمدہ زر و جواہر سے ساختہ
اور پرداختہ اور اسقدر مزین اور روشن ہے کہ آفتاب سے روشن کو شرماتا ہے اوسکی چمک دمک
دیکھنے سے متحیر ہو گئی اور جی جان سے کھو گئی جب کچھ ہوش و حواس بجا ہوئے مین نے پوچھا یہ مکان
عالیشان دیکھئے کس خوش نصیب کو نصیب ہوگا کہا کہ تم دونو میان بی بی کو ملیگا پھر تو اسقدر
خوش ہوئی کہ پھولی نہین سماتی تھی ناگاہ ایک ہوئی روشن اوس مکان سے گم ہو گیا وہ مکان
بہت بدنما اور نہایت نازیبا ہو گیا مین نے کہا یہ کیا ہوا کہا وہ ہوئی حسب خواہش تیری کے
دنیا مین گیا پھر جسقدر تو دنیا مین راحت اور رونق اوٹھاویگی اوسیقدر یہان کی راحت اور
رونق سے ہاتھ اوٹھاویگی یہ سنکر مین بہت اداس اور بیحواس ہوئی اور لذت و راحت دنیا کو
درگذری اسی رنج و ندامت مین تھی کہ ناگاہ تمنے جگا دیا میرے عیش مین خلل ڈالدیا اور
بدمزگی مین مزہ چکھا دیا اب آپ براے خدا جناب باری مین پھر عرض کیجئے کہ ہوئی یہاں گم ہو جا
اور اپنے مقام پر پھر جاے کہ دنیا کی حیات بے ثبات پر مکان قدیمی کو ناقص اور بے رونق کرنا
سخت حماقت ہے پھر خاوند نے جناب باری مین کمال گریہ وزاری سے عرض کی خداوندا تو بڑا
رحیم و کریم ہے کہ اپنی لونڈی کو لذت جنت کا مزہ چکھا دیا اور لذات دنیا سے چھڑا دیا اور بحالہ کو
موافق کر دیا کس جان اور زبان سے اس عنایت اور حمایت کی شکر گذاری کرون پھر
حسب مضمون ارشاد جناب مولانا کے عرض کرتی تھی اور گریہ وزاری مین جان کھوتی تھی
اے مشیر ما تو اندر خیر و شر + از اشارتہاے دل ما بیخبر + اے بکردہ یار ہر اغیار را +
وے بدادہ خلعت گل خار را + آنکہ خواہی کن بالطف و اکرم جان او بیاور در نفس آوری
آنکہ گل را شاہد و خوشبو کند + ہر چہ پیراست فضل او کند + پھر ناگاہ اوس طاق سے ہاتھ نمایان ہوا
اور بطور گوہر تابان اور ذرہ درخشان کو لیگیا اور اپنے مقام پر چڑھا دیا فقط

[illegible]

حکایت نقل ہے کہ خراسان میں کوئی ابراہیم ادہم رحمہ اللہ کا عزیز و قریب انتقال کر گیا اور بہت
مال اکل حلال سے چھوڑ گیا اور سوائے ابراہیم کے اور کوئی اوسکا وارث نہ تھا۔ ابراہیم اوس مال
سے اوس طرف کو چلے کہ اوس مال کو بیشتر صرف کروں مبادا کوئی مصارف بیجا میں صرف کرے
راہ میں قدرت الٰہی سے عجب تماشا دکھایا گیا دیکھتے ہیں کہ دریا کے کنارے ایک جانور اندھا
بیٹھا ہے اور مینڈک دریا سے منہ میں کیڑا لاتا ہے اور اوسکو کھلاتا ہے ابراہیم متحیر ہو گئے اور
ہمراہیوں سے کہنے لگے کہ تم نے قدرت خدا کا تماشا دیکھا بس اب ہم نے خراسان کا جانا موقوف رکھا
اور اللہ پر بھروسا کیا کہ اگر ہمارے مقسوم میں ہے تو از خود آجاویگا ہمارے جانیکی کچھ حاجت نہیں ہے
پھر جوش میں آکر تین دن تک جنگل میں بھوکے پیاسے پھرتے رہے اور کسی مقام پر پانی نہ پایا
ناگاہ ایک کنواں ملا اوسمیں ڈول ڈالا درہم سے بھرا پایا پھر ڈالا دینار سے بھرا پایا پھر ڈالا جواہر سے
بھرا آیا تب ابراہیم نے کہا مجکو زر و جواہر کی کچھ حاجت نہیں ہے صرف وضو کو پانی درکار ہے ناگاہ
آواز دلنواز غیب سے آئی کہ اے ابراہیم تو نے زر و جواہر خراسان کا چھوڑ کر ہمارے اوپر بھروسا کیا
ہمنے اوسکے بدلے زر و جواہر سے یہ سارا کنواں بھر دیا گیا اور کنواں جہاں تیرا جی چاہے وہاں اوٹھا ف ۱
حکایت نقل ہے عمرو بن عبد الرحمن اوزاعی رحمہ اللہ سے کہ ایک مرتبہ عید کی رات کو ایک
پڑوسی آیا اور کہا صبح کو عید ہے اور میرے بال بچے بہت ہیں میرے پاس کچھ عیدی دینے کو نہیں ہے
اگر حضرت کچھ اعانت اور عنایت فرماویں تو عین عنایت اور محض شفقت ہے پس مجکو اوسکی پریشان حالی
پر رحم آیا پچیس درہم جو لڑکوں کی عیدی دینے کو رکھے تھے فوراً دیدیئے کہ اوسکے بدلے مجکو خدا اور دیگا
ناگاہ تھوڑی مدت کے بعد ایک شخص آیا اور مجھے بلایا میں گیا وہ کمال ادب سے پیش آیا اور میرے ہاتھ پیر
چومنے لگا میں حیرت میں ہو گیا کہ کیا ماجرا ہے پھر میں نے پوچھا کہ تو کون ہے کہا نہیں آیا ہے کہا
میں تمہارے باپ کا غلام ہوں مدت کے بعد آیا ہوں کہ اتفاقاً باغوائے شیطان علیہ اللعنۃ کے
بھاگ گیا تھا اور ندامت کے سبب منہ نہ دکھاتا تھا یہ پانسو پچیس دینار سرخ ہیں تم میرے مالک ہو

۱۲ سبحانہ تعالیٰ داریں کی آمد ابرار کیا اور سبحانی ... فتوحہ ... کیا اور دور دراز ... سبحان اللہ ... ف ۱

چوچا ہو سوکر وہین وہ دینار لیکر اپنے گھر مین آیا شکر خدا بجا لایا اور یہ قصہ گھر والونکو سنایا
تھوڑے عرصہ مین اللہ تعالی نے پچیس درہم کے بدلے پچیس دینار سرخ مجکو عطا فرمائی پھر بخوشی تمام
مین نے اوس غلام کو آزاد کر دیا وہ خوش ہوتا دعا دیتا چلا گیا ف۱

حکایت نقل ہے کہ بنی اسرائیل مین سے ایک شخص کسان اپنی عورت سے کہہ گیا کہ روٹی
پکا کر کھیت پر لے آنا چنانچہ عورت روٹی پکا کر لیچلی ناگاہ راہ مین ایک سائل نے سوال کیا اونے
ترس کھا کر ٹکڑا توڑ کر دیدیا پھر جنگل مین رفع حاجت کو گئی اور گود کے بچہ کو ایک مقام پر
بٹھا گئی اچانک بھیڑیا آیا اور بچے کو اوٹھا لیگیا آگے دیکھا تو بچہ بھیڑیے کے منہ مین ہے چیختی
چلاتی زار زار روتی جناب باری مین عرض کرتی تھی الٰہی میرے بچے کو اس بلا سے بچا اور
اس غم دیدہ کو اوس نور دیدہ کو دکھا اور زار زار روتی اور آنسوؤن کا مینہ برساتی حسب ارشاد
جناب مولانا حمد و ثنا مین جان کھولی تھی ؎ اے کریمے ذوالجلال مہربان
دائم المعروف دارای جہان + بس کہ جانم زار گشت نالہ یتیم + گر تو نہ پذیری بجز شک اے کریم
زین تردد عاقبت باخیر باد + انچہ مراد جان زار کن تو شاد + اوسیوقت ناگاہ ایک بڑا سا جانور
ہوا سے آیا اور اوس بھیڑیے کی گردن پکڑ کے اوسکے آگے لے آیا اور بزبان فصیح کہا ای عورت
تیری اس نوالہ نے تیرا بچہ بھیڑیے کے نوالہ سے بچایا دیکھا تو وہ بچہ بخوبی سلامت تھا ف۲

حکایت نقل ہے کہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ راہ خدا مین اپنی جان سے نثار اور انوار دیدار
پروردگار پر پروانہ وار فریفتہ زار و نزار تھے اسقدر للہ صرف کرتے تھے کہ ہمیشہ قرضدار
رہتے تھے مگر اکثر اہل دول اور صاحبدل اونکے خدمتگذار تھے جو قرضہ ہوجاتا فوراً ادا کر دیتے
چنانچہ ایک مرتبہ لاکھ درہم قرض ہوگئے اور کوئی صورت ادا کی متصور نہوئی اتفاقاً آپ بیمار
ہوگئے قرضخواہون نے یہ سنکر آگھیرا اور تقاضاے شدید شروع کیا خادم نے عرض کیا کہ یا حضرت
قرضخواہ آئے ہین اور قرضہ اپنا مانگتے ہین کیا حکم ہے اب دن کیونکر اس بلا سے نجات پاوین اوسوقت

ف [illegible]

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ جو ہو کر خدا سے دعا کرنے لگے کہ اے کریم تو خوب جانتا ہے کہ میں اس
مرتبہ بہت قرضدار ہو گیا کہ بے شمار درہم و دینار تیری راہ میں خرچ کیے اور ایک حبہ اپنے خرچ میں نا
نہیں خرچ کیا۔ جبتک صحیح اور سالم تھا قرضخواہوں کو ہر طرح اطمینان تھا اگر دی ہر طرح اونکی قابو میں
تھا اب جو وقت رحلت قریب آیا اور تونے اپنے پاس بلایا تیری رضا تھی اور یہ تھی [illegible]
کہ اگر دی چیز کو لے اور [illegible] کو [illegible] پس عرض یہ ہے کہ اول بایزید کو قرض سے چھڑا بعد اسکے اپنے
پاس بلا۔ اے ہمیشہ حاجت بار اپناہ ÷ بار دیگر با غلام کردیم اللہ دست گیر از دست ما مارا بخر +
پردہ را بردار و پردہ ما مدر ÷ چون بنا شیم [illegible] با [illegible] پس
ہم بگو تا ہم تو بشنو ہم تو باش ÷ با ہمہ باشیم و با چندین تراش + خود چہ باشد گر بہ بخشد آنچہ داد +
جنبہ را [illegible] بے اجتہاد ÷ ناگاہ اوسیوقت ایک سوار دروازہ پر آیا اور قرضخواہوں بایزید
کو اپنے پاس بلایا کہ اپنا دام دام ادا کرلو بایزید سے کچھ قرض نہ رہے وہ سب جمع ہو گئے اور کوڑی کوڑی
اپنی لیگئے پھر بایزید نے انتقال فرمایا بخوبی اونکو کفنا دفنا دیا بعد اسکے کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا
کیا معاملہ گزرا کہا رحمت الٰہی کی کچھ حد و شمار نہیں فرمایا اے بایزید کیا تو نے اپنے قرض پر مجھکو ضامن کیا اگر
سارے دنیا کا مال ایکبار میری راہ میں دیدیتا تو [illegible] ادا کرتا ف

حکایت نقل ہے کہ ایک عورت کے دودھ پیتا بچہ تھا ناگاہ ایک عورت بچہ والی آئی اور سوال کیا
اوس عورت کے پاس اوسوقت اتنا تھا کہ [illegible] ترس کہ اپنے بچے کا کرتہ اوتار کر اوسکے بچے کو پہنا دیا
[illegible] بچے کو [illegible] اور دیکھا قدرت خدا سے اوسیوقت ایک کرتا آسمان سے اوترا اوسکے بچے کے گلے
میں پڑ گیا اور تمام عمر کو اوسکے واسطے کافی ہو گیا کہ جوں جوں قد و قامت لڑکے کے کرتہ بھی بڑھتا جاتا تھا اور
[illegible] میں ٹھنڈا رہتا اور سردی میں گرم ہو جاتا ف

باب سترھواں بیقراروں کی بیقراری اور جناب باری کی بخششگاری میں

حکایت نقل ہے کہ ایک قزاق راہ لوٹتا اور مسافروں کو ناحق قتل کرتا تھا یہانتک کہ ننانوے آدمیوں کو قتل کیا

شہ چھوڑتا ناگاہ ایک غریب مسلمان مسافر اوس وقت اوس راہ سے گذرا قزاق نے اوسکے گھوڑے کی
باگ پکڑ کر کہا کہ کدہر جاتا ہے کیا نہیں جانتا کہ اس راہ سے کوئی جان سلامت نہیں لیجاتا کہا پر اوس غدار نے
سب سامان لیلے اور مجھے جان سے چھوڑ دے کہا سبحان اللہ اپنے سر سے گو میں جاتا اور مرگ
کے ہاتھ سے شور مچاتا پھر زندگی سے مایوس ہو کر کمال خوشنما دستے دو رکعت کی مہلت لی اور بعد نماز
کے سجدہ میں بکمال زار زار فریاد کی کہ اے کریم تیرے سوا اس ظالم کے ہاتھ سے کون بچانیوالا اور
چھڑانیوالا ہے اور زار زار روتا اور چشم سے دریا بہاتا اور یہی وظیفہ کہتا تھا حسب ارشاد
جناب مولانا کے ہمگو کریم الہی شیر افزین غیر راگاہ بر باز بین ہابین + گر وہ ام آشنا کہ از مین ہی سر پدید +
تا چنین پیچہ جیاہی در رسید + اے خدا آن کن کہ از تو می سزد + کہ ز ہر سوراخ مارم میگزد +
جان سنگین دارم و دل آہنین + ورنہ خون گشتی دریں غم و چنین + وقت تنگ آمد مرا و یک نفس +
پادشاہی کن مرا فریاد رس + ناگاہ اوسیوقت ایک سوار آیا اور اوس قزاق کو مار گرایا اور مجکو
اوسکے ہاتھ سے بچایا پھر اوس سوار کی خدمت میں مین نے عرض کی برای خدا مجھے بتاؤ کہ تم کون ہو اور
کہاں سے آئے ہو کہا مین تمہاری تلاوت اور کی ہوئی جان نثاری کردن کہ تمنے میری جان بچائی کہ ساتوین
مین دس ہزار برس سے نزدیک عرش معلی کے حاضر رہتا ہون جب کوئی فریادی فریاد کرتا ہے
حسب الحکم حاکم حقیقی کے فورا اوسکی داد دیتا ہون اور ظالم اور سرکش کو مار ڈالتا ہون اور ہر دم
تیار سوار کھڑا رہتا ہون ف

حکایت نقل ہے مالک ابن دینار رحمۃ اللہ سے کہ مین ایک مرتبہ حج کو جاتا تھا ناگاہ راہ مین
کیا دیکھتا ہون کہ ایک کوا منہ مین روٹی لیے ہوئے ایکطرف اڑا جاتا ہے اتفاقا جی مین آیا
دیکھون یہ کہان جاتا ہے تھوڑی دور جاکر ایک مقام پر بیٹھا دیکھا تو وہان ایک شخص
ہاتھ پیر کٹا پڑا ہے اور وہ کوا اوسکے سینہ پر بیٹھا نیچے سے ٹکڑا ٹکڑا توڑ کر کھلا رہا ہے تھوڑی
دیر کے بعد اوڑ گیا اور منہ مین پانی لایا اور اوسکو پلایا اسیطرح کئی مرتبہ گیا اور آیا پھر اوسکو کھلا پلا کر
وہ اوڑ گیا مین سخت حیران ہوگیا اور قدرت خدا کا تماشا دیکھنے لگا پھر مین نے

اوس شخص سے جاکر پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے کہ میری عقل گم ہے کہا ہمارا قافلہ حج کو جاتا تھا ناگاہ قزاق دوڑ پڑے سب قافلہ کو قتل کر گئے اور سب سامان لوٹکر لیگئے مجکو ہاتھ پیر کٹا جانکر چھوڑ گئے تین دن تک بھوکا پیاسا تڑپتا رہا دانہ پانی منھہ مین نگیا جب جان بلب ہوا اور زندگی سے مایوس ہوا جناب باری مین گریہ وزاری کرنے لگا اے میرے کریم تیرے سوا اس خوار وزار کا خبر لینے والا کون ہے بھوک پیاس کی مصیبت سے چھڑا ورنہ اپنے پاس بلا لے ٥ وقت تنگ آمد مرا دریک نفس + بادشاہی کن مرا فریادرس + جان بتنگ آمد ودل آہستہ این + ورنہ خون گشتی درین درد و حنین + بے نہ جہد سے آفریدی مرمرا + بے فن من روزیم ده ای الہ + ہر کرا مایست جو یدر و زیے + ہر کرا مانیست کن دلسوزیے + رزق رامیران بسوی این حزین + ابر را میکش بسوی این زمین چون زمین را پانباشد جود تو + ابر را ارند بسوی او و تو + از تو نوشند از ذکور و از اناث جدید یعنی در عطا یا مستغاث + پس دعا اس بیکس کی اوس فریادرس نے قبول کی چنانچہ اوسوقت سے یہ کوا دونون وقت کھلاتا پلاتا ہے جیسا کہ تمنے دیکھا ف ١

حکایت نقل ہے کہ ایک بزرگ کے ہاتھ پیر رہگئے اوٹھنے بیٹھنے سے معذور ہو گئے اتفاقاً ایک مرتبہ گھر مین کوئی نتھا اور نماز کا وقت جاتا تھا زار زار رونے لگے کہ خداوندا میری نماز قضا نہو جاوے گو میری قضا آجاوے کہ نماز کے قضا ہو جانیسے اپنی قضا کا آجانا گوارا ہے ناگاہ پڑوسی کے جی مین خدا نے رحم ڈالا اوسنے جی مین کہا کہ پڑوسی ہمارا معذور ہے ایسا نہو جو اونکو کچھ حاجت ہو اور گھر مین کوئی موجود نہو پھر جلد آکر پوچھا کہ اے شیخ کچھ حاجت ہے کہا کہ ہان وضو کو پانی درکار ہے اور ایک مدت سے انتظار ہے پھر اوسنے کنوئین مین تار سے پانی کیلئے ڈول ڈالا دیکھا تو ڈول زر وجواہر سے لبریز آیا ویسا ہی شیخ کے پاس لیگیا شیخ نے فرمایا یہ تیری مزدوری ہے خوشی سے لیلے کہ اللہ صاحب نے تیلے سے عطا کی تاکہ یہ غلام معذور را اور کسیکا احسانمند نہو پھر ڈول ڈالا تو پانی سے بھر آیا شیخ نے وضو کر کے نماز پڑھی او شکر گزاری جناب باری جی جان سے ادا کی ف ٢

ف ١ [illegible] ف ٢ [illegible]

حکایت نقل ہے کسی حق پرست کی کہ ایک مرتبہ حج کو جاتے تھے ناگاہ رات کیوقت ایک ہڈی
پیر کے پار ہو گئی وہیں گر پڑے مارے درد کے کہا ہائے ہائے رونا چھوٹ گیا قافلہ چلا گیا وہ تین دن بھوکے پیاسے
پڑے رہے درد سے جی جان سے عاجز ہو کر جناب الہی میں زاری کرنے لگے کہ خداوندا کیا حج کی آرزو جی ہی میں
رہیگی اور اس سال دولت حج نصیب نہوگی اے قادر تو سب چیز پر قادر ہے اس عاجز کو درد
سے جلد چھوڑا اور میرا دل کو پہونچا پھر اس غم و الم میں ذرا آنکھ لگ گئی کیا دیکھتے ہیں کہ ناگاہ ایک
اژدہا مجھکو نگل گیا اور ہڈی پسلی سب چاب گیا اور وہ ہڈی بھی پیر سے نکل گئی پھر ایکا ایکی آنکھ کھل گئی
دیکھا تو پیر اچھا بھلا چنگا ہے فضل الہی سے جلدی قافلہ سے جا ملا اور بخوبی دولت حج سے مشرف ہوئے نقل
حکایت نقل ہے کہ کسی شہر میں ایک بادشاہ آتش پرست تھا اور ایک عابد نصرانی اور ایک
عالم مجوسی اوس شہر میں مشہور آفاق تھا بادشاہ نے لڑکے کو واسطے تعلیم کے عالم مجوسی کے پاس بھیجا
قدرت خدا سے لڑکا ایام بچپن ہی میں نہایت صاحب تمیز تھا اور حق و باطل کو خوب جانتا تھا جب
سبق سے فارغ ہوتا تھا تو نصرانی عابد کی خدمت میں جا کر کچھ باتیں دین و ایمان کی سیکھتا مدت تک
اوسکا یہی رنگ ڈھنگ رہا ایک مرتبہ راہ میں واللہ اعلم ایک اژدہا کہاں سے آپڑا اور راستہ
بند ہو گیا لڑکے کو ہر چند لوگوں نے منع کیا کہ یہ راستہ بند ہے دوسری راہ سے جا اور از خود اجل کے منھ
میں نجا کہ یہ صدہا آدمی نگل گیا ہے مگر کس سے اجل تجھوا ہے ورنہ + تو ہر دو وہاں اژدہا + لڑکے نے
جانا اپنی جان پر کھیلکر تماشا بنا کہ حق و باطل کو آزمانا ہنستا کھیلتا اوسکے پاس گیا اور کہا اے حق
راہ حق دکھا اور باطل سے بچا اگر دین نصرانی سچا ہے اور عالم مجوسی جھوٹا ہے تو تیری اس ضرب سے
یہ اژدہا مر جائے اور یہ فتنہ اٹھ جائے تو میں حق و باطل سے نجات پا جاؤں پھر ایک پتھر اوٹھا کر مارا
قدرت خدا سے وہ اژدہا مر گیا لڑکے طالب حق کو حق تاریکی باطل سے آفتاب سا نظر آگیا فورا
نصرانی عابد کی خدمت میں جا کر یہ ماجرا کہا اوسنے کہا اس بات کا سارے شہر میں شہرہ ہوگا
اور ایک جہان متحیر اور حیران ہوکر تیرے پاس آئیگا کسی سے میرا نام نہ لینا مجھکو ناحق بدنام نکرنا

[illegible]

مخلوق سے مجاو جہان چھپڑنا مشکل ہوگا جو مصلحت وقت جاننا سو عمل مین لانا برائے خدا مجکو کسی بلا مین
نہ پھنسانا لڑکا عابد سے رخصت ہوکر آیا پھر جدہر دیکھا اودہر ہی چرچا اور شور و غوغا پایا لڑکے نے
اژدہے کو مارڈالا جب اپنے مکان پر پہونچا تمام شہر متحیر ہوکر اوسکے پاس آیا اور حقیقت حال دریافت
کرنے لگا کہا اللہ کے نام سے خدا سے چھوٹے ایسا بڑا اژدہا مارا حقیقت مین خدا کی مارنے یہ اژدہا مارا
وہ بے جان ہوگیا اور میری مار کیا شدہ شدہ یہ خبر بادشاہ کو پہونچی وہ سنتے ہی آگ بگولا ہوگیا لڑکو بلاکر
سارا ماجرا پوچھا اوسنے کہا مین نے خدا برحق کے نام سے یہ اژدہا مردم آزار مارا گویا ایک جہان
بجان آمدہ اور اپنی جان مردہ کو جلایا اور سوا سے سازو سامان ایمان و دل و جان سے بکہ
جلا یا کہ بندگی سوا خدا اوند کے سراسر حماقت اور شرمندگی ہے شعر آدمی ہست از برا بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی + گر تو خواہی عزتی در دل بندگی + بندگی کن بندگی کن بندگی +
اسے پدر بے قید جسنے زمین و آسمان بنایا اور سارا جہان آفتاب سا چمکایا کیا خدائی اوسکے ہر ذرہ مین
آفتاب سی نہین چمکتی ہے جا سے تعجب ہے کہ دن دوپہر کو کوئی پوچھتا پھرے کہ آفتاب کس جگہ کا
نام ہے اور کہان ہے کیا پتا نشان ہے اوسکو سارا جہان احمق و نادان کہیگا پس جو کوئی روشنی
خدا برحق سے منکر ہوکر آپسے کمتر چیز کو خدا بناوے کہ نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے وہ بیوقوف
کیونکر نہ ہو وہ کہلائیگا چاہیے کہ وہ بیعقل اپنی عقل کا علاج کراوے پس یہ سنتے ہی آگ ہوگیا
اور سا آتش غضب سے جلکر خاک ہوگیا حکم دیا کہ اوسکو کشتی مین بٹھا کر بیچ دریا مین لیجا کر ڈبو دو کہ اسکے بارا
نام ڈوب دیا اور سات پشت کو بٹہ لگایا پھر اوسکو کشتی مین بٹھا کر لیچلے ناگاہ کشتی اولٹ گئی سب ڈوب گئے
مگر بفضلہ تعالیٰ وہ لڑکا صحیح و سالم بچگیا پھر بادشاہ کے پاس آکر کہنے لگا کہ اوس سچے خدا نے مجکو بچایا اور
تجھے ڈبو دیا پھر تو بادشاہ آپسے باہر نکل گیا کہا کہ اونچے پہاڑ کی چوٹی سے اوسکو نیچے ڈالدو
چکنا چور ٹکڑے ٹکڑے ہوجاوے اور اسکا نام و نشان مٹجاوے جب پہاڑ پر لیگئے قدرت خدا سے ایسا ہوا کہ
بھونچال آیا واللہ اعلم ان سب اہل حوا کو کہان بہا لیا اوڑا لیا اور لڑکے کو ذرا ہوا نے نہ ستایا
پھر لڑکا بالکل صحیح و سلامت بادشاہ کے پاس آیا اور اوس اہل حماقت کو بحر جہالت مین ڈبویا۔

تب جلکر کہا کہ جلادون کو جلد بلاؤ اور اسکے جلد و پوست جلد اوتارو لڑکے نے کہا کیون ناحق اپنی جان
کھوتا ہے جی جان کو روتا ہے بیفائدہ حماقت سے بہکتا ہے اگر تو اور تیرا سارا لشکر جمع ہوگا میرا ایک
بال بیکا نہوگا اگر اس مصیبت سے نجات منظور ہے تو اپنی تدبیر بالاے طاق رکھو اور میرے کہنے پر
دھیان رکھو کہ ایک میدان مین سب لشکر اور تمام اہل شہر کو جمع کرا در مجھکو ایک عود کی لکڑی پر
بطور سولی کے چڑھا اور میرے آگے آگے یہ کہکے تیر لگا کہ تجکو تیر سے خدای برحق کے نام سے مارتا ہون
مین فورًا مر جاؤنگا۔ پس پادشاہ نے جو اپنی سب تدبیرون سے عاجز آگیا تھا اور مستی خود پرستی سے
عقل باختہ باغواے حرص و ہوا از خود گذشتہ حسب ایشاد بنا بالا ناصحہ حرص شہوت مرد احمق کند +
عقل را بے نور و بے رونق کند + ایسا ہی کیا اور حکمت اوس لڑکے دانا سے وہ نادان آگاہ نہ تھا کہ جب
سارے لشکر اور اہل شہر کے آگے یہ بات کہکر تیر ماریگا تو بلا شک اپنے دین کو جھٹلاویگا اور میرے
دین کو سچا بتاویگا تو سب لوگ اوسکے جھوٹے دین سے پھر جاوینگے اور ایمان میرے خدا برحق کا
لاوینگے گو یا مین جان سے گیا۔ مگر جہان ایمان سے رہا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ لڑکا تیر سے مارا گیا اور
آدھے گروہ سے زیادہ فورًا ایماندار ہوگیا اور لڑکے کے غم سے زار زار روتے تھے اور پکار پکار
کہتے تھے کہ ہم ایمان لائے اس لڑکے سچے کے خدا پر جب یہ حال بادشاہ نے دیکھا سخت حیران ہوگیا
کہ لڑکا کیا مرا اسکو مار گیا اور میری بادشاہت اور ملت سب تہ و بالا کر گیا اوسی وقت ایک گڑھا
چالیس ہاتھ گہرا کھدوایا اور اوسمین جو لوگ ایماندار تھے اونکو ڈالکر جلایا اگر ایک عورت گود مین اوسکی
ہر چند اوسکو ڈرایا کہ تجکو مع تیرے بچے کے جلا دینگے ورنہ اسلام سے باز آ کیا مین اپنے بچے کی
خدا سے برحق سے منہ نہ موڑونگی کچھ ہو مگر نہ کبھی چاہتے سو کچھ اوسکا ایسا ہی بچہ کو جلا کر آگ
مین جلانے مگر وہ کمال ایمان سے ... اور رضاے الہی پر شاکر و صابر تھی جب
سب اولاد اوسکی جلادی اور گود کے بچہ کو بھی جلانیکا ارادہ کیا اور اوس جلتی ہوئی آگ کو اور زیادہ جلایا
آخر وہ عورت تھی اور چند برس کا بچہ اوسکے جلنے کا تھا اور اوسے آگ گود کے لڑکے کے جلنے سے کہ ایک
آگ بجھ بدلک اوٹھی آپ سے باقی رہی ... قریب تھا کہ فریب شیطان کا کھاوے

اور دولت ایمان سے ہاتھ اوٹھاوے ناگاہ قدرتِ خدا نے اوس گود کے بچہ کو گویا کیا گویا اوسکے حفظِ ایمان کا سامان فرمایا اوسنے بزبانِ فصیح کہا کہ اے ماں تو کچھ تردد نکر سب بھائی میرے جنت کو گئے مین بھی جاتا ہون پس اس دل ہی لڑکے سے اوسکی آگ بھڑکی ہوئی بجھی جب سنگدلون نے اوس لڑکے کو بھی آگ مین ڈالا عورت نے بیتاب ہو کر ایک چیخ ماری اوسیوقت ایک شعلہ اوس آگ مین سے اوٹھا اور چالیس چالیس گز ہر طرف کے کافرون کو جلا کر خاکستر کر دیا اور اوس بادشاہ کا کو مع وزیر اور امیر اور لشکر کافر کے نام و نشان نرکھا کہ کہان گیا اور ایماندار جو اوس ظالم کے ظلم سے بچ رہے تھے اللہ تعالیٰ کی حمایت سے اون مین سے ایک کا بھی بال نہ جلا بلکہ ذرا لپٹ بھی نہ لگی **فـ**

حکایت نقل ہے کہ کسی گانون مین کوئی سردار مع چالیس پچاس آدمی ہمراہی کے ایک غریب بزرگ صاحب اولاد کے مکان مین بزور جا اوترا وہ بیچارے بسبب تنگی مکان کے بہت تنگ ہوے اور ہر طرح سے اوس سے عذر و معذرت کرنے لگے اوسنے ایک نہ سنی مجبور ہو کر کہا کہ میرے پاس حکمنامہ شہنشاہی ہے اوسمین زور سے بلا اجازت کسیکے مکان پر اوترنیکا حکم نہین ہے کہا لاؤ دکھاؤ چنانچہ قرآن مجید لا کر یہ آیۂ کریمہ اٹھارھوین پارہ سورۂ نور کی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی آخر تک پڑھی یعنے اے ایمان والو نہ داخل ہو دوسرے کے گھرون میں بلا اجازت وہ دیکر حقارت سے کہنے لگا یہ تو قرآن مجید ہے مین سمجھا تھا فرمانِ بادشاہی ہے پھر اون بزرگ نے عاجز ہو کر جنابِ باری میں زاری کی کہ خداوندا اس حال مین مجھ بیکس کا تجھ سوا کون فریادرس ہے اپنی قدرت کا تماشا دکھا اور اس مصیبت سے مجھکو بچا اور حسب ارشاد جناب مولانا کے عرض کرتے تھے اور روتے تھے **فـ** انچو ما بیچارگان این بند سخت ہے کے کشاید اسے شہِ بے تاج و تخت انجمین فضلِ گرانمایہ وجود کہ بود ناچیز بہ فضلِ تو کشود اسے خدا و بیسے کرسیکے بردبار دہ امانم زین مصیبت ولفگار کہ ناگہان وہ مکان گر پڑا وہ ظالم مع ہمراہیون کے دبکر مر گیا اور اللہ کے فضل سے وہ بزرگ مع سب گھر کے بچگئے **فـ**

[illegible]

[illegible]

حکایت نقل ہے ابراہیم خواص رحمہ اللہ سے کہ مین ایک مرتبہ سفر مین تھا راہ مین رات ہو گئی راستہ بھول گیا ایک طرف سے کتے کی آواز آئی پھر اوس طرف کو آبادی جانکر چلا ناگاہ ایک جن نے ایسا طمانچہ میرے منہ پر مارا کہ مین بدحواس ہوکر گر پڑا اور شدت درد سے بیقرار ہو گیا تب مین نے گڑگڑا کر جناب باری مین عرض کی کہ ایسی ہی ناحق تیری امان مین غریب مسافر مار کھاوینگے تو کہان چین پاوینگے۔ پس ناگاہ ایک شخص اوس جن کا سر کاٹکر میرے آگے لایا اور غیب سے آواز آئی کہ اے ابراہیم جبتک تو ہمارے وطن مین تھا بخوبی امن و امان مین تھا جب یہان کتو لکی کتے کی آواز پر چلا جن کا طمانچہ کھایا جب ہمکو پکارا اوس جن کا سر کاٹکے تیرے آگے بھیجدیا فقط

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ کوئی بزرگ چلے جاتے تھے پیچھے سے امیر کی سواری آئی ملازم اور خادم چلاتے تھے کہ ہٹو ہٹو امیر کو راہ دو وہ مین ضعیف تھا جلدی سے دوڑا نہ گیا کسی طرف راستہ نہ پایا ایک ملازم نے ایسے زور سے میرے کوڑا مارا کہ شدت درد سے میرے آنسو نکل پڑے یکایک میرے منہ سے بددعا نکلی کہ الٰہی جس ہاتھ سے مجکو ناحق مارا ہے وہ ہاتھ کٹجاوے دوسرے دن اتفاقاً اوس شخص کو ہاتھ کٹا دیکھا کہ شدت درد سے روتا چلا آتا ہے

حکایت نقل ہے کہ ایک شخص بہت شکیل نہایت جمیل کچھ سودا سوداگری کا بیچتا تھا ناگاہ ایک امیر کی لونڈی کو اوسپر سودا ہوا وہ فریفتہ ہوکر سودا لینے کے حیلہ سے اپنی ڈیوڑھی پر لیگئی اور امیر کی عورت کو اوسکے حال اور جمال سے بخوبی اطلاع دی اوسنے کہا کہ اوسکو محل مین بلالو لونڈی نے پردہ کرکے بلالیا۔ امیر کی عورت اوسکا حسن و جمال دیکھکر فریفتہ ہو گئی لونڈی نے کہا سوداگر سے کہو کہ سوداگری چھوڑدے اور شب و روز ہمارے پاس حاضر رہے ہم تیرے ساتھ بہت سلوک کرینگے اور تجکو بخوبی خوش و خرم رکھینگے لونڈی نے یہ پیام ادا کیا اوسنے قبول نکیا لونڈی نے کہا اگر تو بخوشی اس بات کو قبول نکریگا تو بھی جان سے جائیگا وہ جوان باایمان صالح یہ ماجرا دیکھکر حیران ہو گیا کہ الٰہی مین کس بلا مین مبتلا ہو گیا پھر جان سے ہاتھ دھوکر لونڈی سے کہا دو رکعت نماز کی مہلت دو لونڈی نے کہا بالاخانہ پر جاکر چین سے وضو کرو اور نماز پڑھو پھر بالا

تنہا جاکے وضو کرکے جناب باری مین گریہ وزاری کی کہ الٰہی موت قبول ہے مگر یہ دولت اور معیت
قبول نہین اور زار زار روتا تھا اور حسب ارشاد جناب ﷺ لانا عوض کیا تھا ۱۵ اوی کرکے ابو سعید سے پدری
در گذرانہ بزرگان این بدی + ہم ازان جاکین تر دو دادیم + سبب تردد کین ہر انہم از کرم
راہ بر یا ہجو بستان کن لطیف منزل با خود تو باشی اے شریف + یکایک اوسکی آب و تاب جاتی رہی کہ
زیادہ تر آب و تاب پائی اور بس دلیری اوسکو جی مین سمائی بسم اللہ کرکے اوس بالا خانہ سے اوس نے اپنا
سر کو دیا فوراً حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بازو پکڑ کے بکمال لطف و آسانی زمین پر اوتار دیا فقط

باب اٹھارہوان اولیاء اللہ کی وفات اور کرامتون مین

حکایت نقل ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو در و دیوار اور جنگل اور جہاں کے
اور ہر شہر و دیار سے زار زار رونیکی آواز آتی تھی جب یہ امر ہر شہر و دیار مین شہرہ افزا ہوا
تب اوس وقت کے علماء دین اور صحابہ اہل الیقین نے کہا کہ یہ آواز اسلام کی ہے کہ آپکے وقت
مین بہت آب و تاب سے تھا اور ہر جگہ دن رات آفتاب اور ماہتاب سا روشن تھا اور تمام عالم
اسلام کی روشنی سے آفتاب سے زیادہ روشنی پا گیا چنانچہ شہرت خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی
شہرۂ آفاق تھی اب اسلام اوس وقت کی نسبت بہت کم رونق ہے اسواسطے واویلا کرتا ہے ف

حکایت نقل ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ بہت کم کلام کرتے تھے اور دن رات دریاے
محبت الٰہی مین ڈوبے رہتے تھے اور دنیا دار نادان اونکو مجنون جانتے تھے اتفاقاً موسم گرما مین قضا فرمائی
شدت تابش آفتاب سے کوئی تاب نہ لاسکتا تھا کہ جنازہ کے ساتھ جاوے مگر چند کسان کامل الایمان
ہمراہ ہوے اور جنازہ حضرت کا پیچھے قدرت خدا سے جنازہ پر جانور پرندون کا سایہ کیے جاتے تھے یہ حال
دیکھکر سب اہل شہر متحیر ہوکر جابجا اوسکے جنازہ کے ساتھ ہوگئے پھر کسی مسجد کے دروازہ پر واسطے نماز
کے جنازہ رکھا موذن نے مسجد مین اذان دی اور انگشت نمائی الکرامت نے کلمہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ پر

ف اوسکو دو بلند یا ہین ۱۲ سبحان اللہ کیا رتبہ حاصل تھا کہ جسکے واسطے آسمان و زمین زار زار روتے تھے ۱۲

[illegible]

کفن سے ہاتھ نکالکر انگشتِ شہادت بلند کی اور کلمۂ شہادت پڑھکے کلمۂ شہادت کی شہادت دی اور
تصدیق کی یہ ماجرا دیکھکر سب حیران ہوگئے اور کفن کھولکر دیکھنے لگے کہ یہ تو زندہ ہین کہ کلمہ
پڑھتے ہین اور اونگلی اوٹھائی ہین دیکھا تو مردہ تھے اور اونگلی ویسی ہی کھڑی تھی پھر بکمال اعزاز
و اکرام کفنا دفنا دیا دوسرے دن انکی قبر پہ بخط جلی لکھا دیکھا اور وہ خط ہرگز کسی خط کے مشابہ نتھا
فذوالنون حبیب اللہ نے اللہ ہی کے ذوق شوق مین جان نثار کی ف

حکایت نقل ہے امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کی کہ جب وقت رحلت قریب آیا
تو سب عزیز و اقربا و دوست آشنا کو الگ کردیا اور دروازہ بند کرادیا صبح کو اونکی بی بی آئین دیکھین
تو بخوبی کفنائے ہوے روبقبلہ لیٹے ہین بکمال تحیر ہو کر علماء وقت کو بلاکے یہ ماجرا بیان کیا اونہون نے کہا
کہ وہ بہت بڑے متقی تھے اور اللہ کے نزدیک متقی پرہیزگار کی بہت بڑی عزت و آبرو ہے جیسا کہ سورہ
حجرات مین ارشاد ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنے بیشک تم مین بڑا آبرو والا نزدیک اللہ کے
وہ ہے جو خدا سے زیادہ ڈرے چنانچہ رحمت الٰہی نے فرشتون سے غسل دلا کر جامۂ بہشتی سے کفنایا کچھ
اچنبے کی بات نہین ہے ہان اگر تمہارا جی چاہے تو تم بھی پھر غسل دیدو کچھ مضائقہ نہین ہے بلکہ افضل ہے
چنانچہ ایسا ہی ہوا بعد اسکے جماعت واسطے نماز کے آراستہ ہوئی اور امامت کو مسلمہ بن عبد الملک بن
مروان کھڑا ہوا کہ ایکبارگی اوسکو کسی نے زمین پر دے مارا بعد اسکے الیاس بن حبیب کو کھڑا کیا وہ بھی چھاتی
مین چوٹ کھا کر گر پڑے تب تو سب اہل جماعت یکایک چلا اوٹھے کہ افسوس امیر المومنین کا جنازہ
کیا بدون نماز کے دفن ہوگا ناگاہ آواز تکبیر امام کی سنی پھر سب نے نماز پڑھی مگر امام کو کسی نے نہ دیکھا کہ کون
امام تھے اور یہ آواز کسکی تھی اور ایک عالم پر عالم حیرت تھا علما نے کہا غالباً حضرت خضر امام تھے بعد تین
دن کے ایک رقعہ اونکی قبر پر پایا مضمون اوسکا یہ تھا کہ یہ چٹھی ہے اللہ حکیم عزیز کی واسطے نجات
عمر بن عبد العزیز کی پھر اوسکو خلیفۂ وقت کے پاس لیگئے اسنے متحیر ہو کر سب علما و صلحا کو بلا کر پوچھا کہ
یہ کس چیز پر لکھا ہے کسیکے خیال مین نہ آیا کہ کیا چیز ہے مگر انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین نے

[illegible]

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ہماری امت مین ایک شخص اصغر نامی کیواسطے رقعہ نجات کا پتہ درخت جنت پر لکھا جائیگا کہ عبدالعزیز ایمان سے گیا ف ۱

حکایت نقل ہے کہ ملک شام مین ایک شخص جہاد مین شہید ہوگیا اوسکا باپ اوسکے غم مین ہمیشہ بدحواس اور بہت اوداس رہتا تھا پھر فضل الٰہی نے اوسکو اس غم سے چھڑایا اور ہر شب جمعہ کو اوسکو خواب مین دکھایا کہ بخوبی باہم ہمکلام ہوتے اور باپ خوشی سے وہ سات دن تک خوش رہتا ایک مرتبہ جمعہ کو خواب مین نہ دیکھا نہایت رنج وغم ہوا دوسرے جمعہ کو بدستور نظر آیا پوچھا کہ اگلے جمعہ کو کہان تھا کہا اوس روز عمر بن عبدالعزیز نے وفات پائی تھی کہ سب شہدا کو اونکی نماز جنازہ مین شریک ہونیکا حکم تھا مین بھی وہان حاضر تھا ف ۲

حکایت نقل ہے کہ ایک قافلہ جہاز مین سوار تھا اتفاقاً طوفان مین آکر جہاز تباہ ہوگیا اور کسی ٹاپو مین جا لگا قافلہ وہان اوترا اونمین سے ایک نوجوان باایمان جنگل کیطرف چلا اور بہت جلد پلٹ آیا پھر سبکو جمع کرکے کہا کہ میرا وقت اخیر ہے یہ دونون پوٹلی محفوظ رکھو ایک مین کفن دوسری مین خوشبو وغیرہ لوازم کفن ہین تم بخوبی سب سامان کفن دفن کا کرنا اور میرے بدن کے کپڑے اپنے ساتھ لیجانا جو کوئی نوجوان جتنے کپڑے مانگے اوسکو دیدینا پھر جنگل کو چلے اور سب اونکے پیچھے چلے ایک مقام پر جاکر اچانک رحلت کر گئے پھر سب ہمراہی بعد غم والم کے انکے کفن دفن مین مستعد ہوگئے اور دونون پوٹلیان کھولین ایک مین خوشبو تھی کہ کھولتے ہی جی جان کے دماغ کو معطر کردیا دوسری مین نہایت نفاست حلہ بہشتی عنبر بار کا کفن تھا الغرض سب لوازم بخوبی انجام پاگئے وہ سب سامان جنتی دیکھکر سبکو یقین ہوا کہ یہ شخص جنتی تھا پھر جہاز پر سوار ہوکر کسی شہر کے پاس جا اوترے ناگاہ ایک جوان باایمان خوش پوشاک آیا بعد سلام علیک کے اوس امانت کو طلب کیا اوسیوقت اہل قافلہ نے اوس امانت کو اوسکے حوالہ کیا اوسنے فوراً وہ پہن لی اور اپنے کپڑے قافلہ والونکے حوالہ کردیے

ف ۱ [illegible]

ف ۲ [illegible]

[illegible]

کو شہر میں بحکم فقرا کو تقسیم کر دینا قافلہ والون نے کہا کہ للہ کچھ احوال اس جوان دلارام جنت مقام کا فرمایئے کہ وہ کون کامل الایمان تھے کہا کہ وہ سرگروہ چالیس اولیاء اللہ سے تھے ایسا ہی ان کا قائم مقام ہوا۔

حکایت نقل ہے کہ حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ثابت بن صغار کہتے تھے کہ مین ایک مرتبہ بغداد مین رات کو بتقریب ایک جنازہ کے گیا اتفاقاً جنازہ چلا گیا تھا مین متحیر رہا کہ واللہ اعلم کہان گیا ناگاہ ایک طرف سے ایسی خوشبو آئی کہ دماغ جی جان کو معطر کر گئی اور وہی بو میری راہبر ہو گئی جیسا کہ جناب مولانا ارشاد فرماتے ہین ؎ بو قلاؤز ست و رہبر مر ترا است + می برد تا خلد و کوثر مر ترا است + بینی آن باشد کہ او بوئے برد + بوئے او آن جانب کوئے برد + ہر کہ بویش نیست بے بینی بود + بوئے آن بوئے ست کان دینی بود + دفع کن از مغز و بینی زکام + تا کہ ریح اللہ آید در مشام + پھر مین اوسی طرف کو چلا گیا اور ایک قبرستان اولیاء اللہ مین پہونچا دیکھون تو ایک قبر اوسی دم کی بنی ہوئی کھدی ہوئی ہے اور اوسی مین سے یہ خوشبو اوڑتی ہے فقط

حکایت نقل ہے کہ ایک جوان حبشی نے کسی بزرگ سے کہا کہ آپکو غسل میت بھی بخوبی معلوم ہے اونھون نے کہا کہ ہان ہین وہ جوان اپنے ہمراہ لیگیا اور دروازہ پر بیٹھا کر کہا کہ تھوڑی دیر مین اندر چلے آنا اور بلانیکا انتظار نکرنا پھر یہ بزرگ بعد تھوڑی دیر کے گئے دیکھا کہ ایک طرف وہی جوان بایمان رو بقبلہ لیٹے ہین۔ بعدہ معلوم ہوا کہ رحلت کر گئے یہ بہت متحیر ہوئے سمجھے کہ یہ جوان صالح اولیائے کاملین سے تھے پھر اونکو بخوبی غسل دیا جب قصد کفنانیکا کیا اوسنے آنکھین کھولکر تبسم کیا مین نے کہا سبحان اللہ مرے بھی کہین ہنستے اور مسکراتے ہین اگر زندہ ہو تو اوٹھ کھڑے ہو ورنہ کیون ہنسی کرتے ہو پھر اس قسم کے مقال حسب حال سے خوشحال تھے شعر ماہر و پردہ سے جب کھاتی ہین عاشق اس طرح جی سے جاتے ہین ؎ عاشقان جام فرح آنگہ کشند + کہ بدست خویش خوبان شان کشند ؎ کشتگان خنجر تسلیم را + ہر زمان از غیب جان دیگر ست + کہا اے شیخ اولیاء اللہ کہین مرتے ہین بلکہ ایک مکان سے دوسرے مکان مین چلے جاتے ہین جیسے کہ جناب مولانا وصف انتقال اہل اللہ مین فرماتے ہین

[illegible]

ﮯ نقل باشد نے چو نقلِ جانِ عام + ہمچو نقلے از مقامے تا مقام + پھر آنکھیں بند کر لیں مجکو بہت غم ہوا
بعد اسکے انکو کفنا دفنا دیا ف

حکایت نقل ہے کہ جب ثابت بنانی رحمہ اللہ نے کہ اولیا اکرام سے تھے رحلت فرمائی تو حضرت
حمید الطویل اور حضرت ربیع الصباح رحمہما اللہ نے انکا جنازہ قبر مین اوتارا ناگاہ دونون
صاحبون کے ہاتھ سے جنازہ غائب ہوگیا پھر سب متحیر ہوگئے اور ہر ایک پر سکتے کی سی حالت
طاری تھی اور کوئی کچھ کہہ نہ سکتا تھا ایک دوسرے کا منہ تکتا تھا گویا ہر ایک بزبان اشارہ کہتا
اس مصرع کے گویا تھا ع سکتے کی سی حالت ہے کچھ کہہ نہین سکتا ہون + پھر مصلحتِ وقت جانکر
قبر کو بدستور درست کر دیا اور کچھ چرچا نہ کیا مگر حضرت حمید الطویل رحمہ اللہ نے حضرت سلیمان بن علی کو
رازدار جانکر یہ راز کہا اونہون نے بھی بہت تعجب کیا چنانچہ رات کو مع چند خادمون کے جاکر وہ قبر
کھودی تو خالی پائی پھر قبر بدستور درست اور ثابت کر دی اور صبح کو ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ کے
گھر گئے اونکی لڑکی ملی اوس سے پوچھا کہ زندگی مین تمہارے باپ کیا کیا کرتے تھے کہا کیا تمنے اونکو
قبر مین نہین پایا یہ سنکر اور زیادہ تر متعجب ہوئے اور کہا سبحان اللہ ع این خانہ تمام آفتاب ست + کہا وہ
دو برس سے رات دن زار زار روتے تھے اور گڑگڑاتے تھے کہ خداوندا مین یہ ہی چاہتا ہون کہ ایک
لمحہ تیری دولتِ حضوری سے دور نہون اور ہر دم حاضر رہون اور جبتک جیون تو ایسی ہی جیون
اور مرون تو ایسے ہی مرون چنانچہ حسب ارشاد جناب مولانا ہر دم تازہ دم تھے ﮯ
عمر و مرگ این ہر دو با حق خوش بود + بے خدا آبِ حیات آتش بود + ہر کجا تو با منے من خوش دلم
در بود در قعر چاہے منزلم + خوشتر از ہر دو جہان آنجا بود + کہ مرا با تو سر و سودا بود
عمر خوش در قربِ جان پروردنست + عمر زاغ از بہر سرگین خوردنست + چشم مخمور چشم از جامِ طہور
پھر این مرغان کور این آبِ شور + پھر حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے یہ معاملہ سنکر فرمایا کہ فی الحقیقت
ثابت بنانی بدولتِ ایمانی قربِ رحمانی مین ہر دم حاضر حضور ہین چنانچہ مین نے خواب مین

اونکو نماز پڑھتے دیکھا ہے ف۱

حکایت نقل ہے کہ ایک اولیاء اللہ نے رحلت فرمائی بخوبی غسل دیکر نماز اوسکے جنازہ کی پڑھی جب قبر مین رکھا دیا گیا تو تمام قبر پھولون سے پھول رہی ہے اور خوشبو سے مہکتی ہے ہر ایک نے تبرکاً ایک ایک ڈالی اوسمین سے لاکر اپنے اپنے گھر لگائی قدرت خدا سے قریب تین مہینے کے وہ ڈالیان بخوبی تر و تازہ رہین پھر تمام شہر مین شہرہ ہوا اور ایک عالم اس قدرتی تماشے کا تماشائی ہوا حاکم وقت نے اس ماجرے سے مطلع ہوکر بخیال فتنہ و فساد کے سب جگہ سے وہ ڈالیان طلب کین قدرت الٰہی سے سب جگہ وہ ڈالیان گم ہو گئین

حکایت نقل ہے ایک پارسا عابد ان کے رہنے والے سے کہ ایک مرتبہ ایام شدت گرمی مین ایک نوجوان کامل الایمان نے رحلت کی شدت گرمی سے سب سامان کفن دفن کا اوس وقت بخوبی نہوسکا ٹھنڈے وقت پر موقوف رکھا اتفاقاً میری ذرا آنکھ لگ گئی کیا دیکھتا ہون کہ جنگل مین ایک مکان پر خیمہ جواہر کا چمکتا ہے اور بہت حورین بکمال خوبی و آراستگی اوسمین جلوہ آرا ہین اور خیمے سے سر نکالکر کہتی ہین کہ اے خدا نے تو نے اس جوان صاحب ایمان کے کفن دفن مین کیون دیر کی ہم سب جی جان سے اوسکے منتظر ہین جلد جا کر اسکو کفنا دفنا دو پھر میری آنکھ کھل گئی جلدی سے مین نے اوٹھکر بخوبی کفنا کر جہان خیمہ دیکھا تھا وہین دفنا دیا۔

حکایت نقل ہے داؤد طائی کی کہ کچھ دینار اکل حلال کے بقدر حصہ ترکہ مین پائے تھے اوسمین سے سال بھر تک ایک ایک دینار اپنی ضروریات مین صرف کرتے رہے اتفاقاً وہ سب خرچ ہوکر صرف ایک دینار باقی رہا حجام کو بلاکر حجامت بنوانا اور خود ذکر اللہ مین مشغول ہونا شروع کیا حجام نے کہا پہلے آپ حجامت سے فارغ ہو لیجیے پھر بخوبی ذکر اللہ مین مشغول ہو جیے گا مبادا کہین استرا لگجائے فرمایا سبحان اللہ سب دم ہمارے غفلت مین گزرے اور سب ضائع ہوئے ہین اس حال مین یاد الٰہی سے کیونکر خاموش رہون بعد فارغ ہونے لوازم حجامت کے وہ ایک دینار حجام کو حوالہ کیا اور نماز پڑھنا شروع کیا اور سجدہ مین جان بجانان نثار کی ف۲

باب اونتیسوان خواب مین نظر آنی اہل اللہ کے

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے خواب مین دولت زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاصل کی دیکھا کہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما داہنی بائین آنحضرت کے جیسے تارے گرد چاند کے چمکتے ہین مؤدب بیٹھے ہین مین بھی سلام علیک کرکے مؤدب بیٹھ گیا تھوڑے عرصہ مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور امیر معاویہ رضؓ کو یاد فرمایا وہ دونون بھی حاضر ہوے مگر جلدی رخصت ہو گئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے جاتے تھے کہ الحمد للہ ہم پاک صاف تھے اور امیر معاویہ رضؓ کہتے آتے تھے کہ الحمد للہ ہم بھی پاک صاف ہو گئے ف ۱

حکایت نقل ہے کہ ایک اولیا اللہ کو خواب مین دولت دیدار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہوئی کہ آنحضرت ایک مقام پر جلوہ فرما ہین اور داہنے بائین اوس ماہتاب رسالتمآب کے دو ستارے چمکتے ہین تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص نورانی چہرہ کے آئے آپ نے اپنے پاس بٹھالیا اور بہت پیار کیا اتفاقاً میمون بن مہران رضؓ صحابی بھی وہان حاضر تھے مین نے اونسے پوچھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین کون کون حاضر ہین کہا داہنی طرف حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور بائین جانب حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ ہین اور آگے حضرت کے عمر بن عبد العزیز ہین ف ۲

حکایت نقل ہے کہ کسی بزرگ نے حضرت ابراہیم ادہم رحمہ اللہ کو خواب مین دیکھا کہا کیا معاملہ پیش آیا آگے حاکم حقیقی کے کہا اوسکے فضل و کرم بیحد و بے شمار کا کس طرح زبان سے شمار کرون کہ بیشمار ہین مجکو باب الشمس جو مقام عطا ہوا ہے مین نے کہا باب الشمس کس مقام کا نام ہے کہا وہ ایک بڑا مکان عظیم الشان بمقابلہ عرش معلی کے ہے اور وہ درجہ سوائے اولیاء اللہ عالی درجہ کے کسیکو نصیب نہین ہوتا اور بہت بڑی دولت وہان دولت دیدار پروردگار ہے کہ اپنے فضل و کرم سے

ف ۱ [illegible]

[illegible]

ہرروز ستر بار روزی کرتا ہے ف ۱

حکایت نقل ہے کہ ایک پارسا نے خواب دیکھا کہ جنت بکمال حسن وجمال آراستہ وپیراستہ ہے اور ایک خوان مکلف درخت نوری مین معلق ہے اور ایک کرسی پر تکلف یاقوت سرخ کی نہایت تکلف سے اوسکے پاس بچھی ہے اور اوسپر ایک جوان کامل الایمان بہت نفیس پوشاک سے آراستہ جلوہ فرما ہے اور اوس خوان سے کھاتا ہے اور ہزارون فرشتے مژدہ سناتے اور خوشخبری دیکر مانند ہالے کے گرد اوس ماہ پارہ کے کھڑے ہین مین نے متحیر ہوکر پوچھا یہ کیا مجمع ہو اور یہ چاند سا چہرہ آفتاب سا چمکتا ہوا کون شخص ہے کہا یہ جوان مالک ابن دینار رحمہ اللہ ہین کہ دنیا مین پر مالک حقیقی کی تابعداری مین ہمیشہ جان نثاری کرتے رہے اور گرد اونکے بارہ ہزار فرشتے خوشی کرکے خوشخبری سناتے ہین اور مضمون آیہ کریمہ سورہ ق کا لَهُم مَّا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ ادا کرتے ہین یعنے تمنے ساری عمر ساری جی کی خواہش ہماری خواہش کے آگے خاک کردی اور سب ساز وسامان دنیا کو دل وجان مین آگ لگادی اسکے بدلے ہمنے تمکو یہ دولت عطا کی خوب کھاؤ اور پیو اوڑھو اور جو چاہے سو اور جو چاہو ور مانگو اور ہم اپنی طرف سے وہ نعمت عطا کرینگے جو کبھی تمہارے وہم وخیال مین بھی نہین گزری پھر اور طرف جا کر دیکھا تو عجب تماشا قدرت الٰہی کا دیکھا کہ ایک شخص بہت عالی شان نہایت معظم ومکرم محبت خدا مین بیخود ہین اور ذوق وشوق دیدار پروردگار مین دریا سے ادب لیتے ہین اور ٹکٹکی باندھے ہو ہزار در ہزار مین مین نے حیرت مین آکر پوچھا یہ کون ہین کہا یہ معروف کرخی رحمہ اللہ ہین کہ وقت دیدار ہوش مین آتے ہین اور انتظار مین مدہوش رہتے ہین ف ۲

حکایت نقل ہے کہ کسی بزرگ نے حضرت یحییٰ بن رازی کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ تمہاری جی

ف ۱ [illegible]

تمہارا کیا معاملہ ہوا کہا اوسکی عنایت اور غایت شفقت کس جان و زبان سے ادا کرون کہ جیسا ہے
ارشاد ہوا کہ ای یحییٰ دنیا مین کیا کیا اور ہمارے واسطے کیا لایا مین نے عرض کیا کہ ای میرے مالک میز
حسب الحکم فخر بنی آدم اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ قید خانہ دنیا سے موافق ارشاد تیرے
فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَۃً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ہزار خواری و زاری چھوڑکر سرکار والا
مین آیا ہون اور قیدی جب قید خانہ سے چھوٹتا ہے تو صورت سوال ہو جاتا ہے پس وہ مستحق لینے اجر
یا انعام لانے کے چنانچہ ہر ایک اوسکے حال پر رحم کرتا ہے اور حسب لیاقت اپنے اوسکے ساتھ عنایت
اور اعانت کرتا ہے ایسے مین قید دنیا سے بہزار خواری و زاری چھوڑکر آپکے در دولت پر بڑی
اُمید کیسے آیا ہون دیکھون در رحمت و عنایت سے کیا مرحمت و عنایت ہوتا ہے کہ بہت شہرت
بندہ نوازی اور کارسازی کی سُنی اور دیکھی ہے کہ تو نے بیحد و بیشمار گنہگار آفت گناہ سے چھڑا لئے
اور اعالی درجہ کو پہونچائے تیرے لطف و کرم سے کیا عجب ہے کہ اس غلام کو بھی اپنی مراد کو پہونچا لے
اور آفات قہر اور حشر سے بچا دے فرمایا ہے یحییٰ تو نے بہت کہا مجھ سے زیادہ مہربان بندون کے حق مین کون
شفیق اور مہربان ہے جا خوش ہوا اور خوشی سے رہ کہ مین نے تجھکو جنت عطا کی اور تیری مغفرت
فرمائی سبحان اللہ اوسکے فضل کرنے نہین لگتی بار۔ تم اوس سے مایوس امیدوار۔
حکایت نقل ہے بشار بن غالب سے کہ بعد وفات رابعہ بصری کے مین ہمیشہ اونکے واسطے
دعا اور درود کا ثواب بخشا کرتا تھا ایک مرتبہ رابعہ کو خواب مین دیکھا کہا ای بشار خدا تجکو نجات
کی بشارت دے اور خوش رکھے مین تجسے بہت خوش ہون کہ تو ہمیشہ مجکو دعا و درود وغیرہ کا ثواب
پہونچاتا ہے اور خوش کرتا ہے۔ پس جو کوئی مردے کو ثواب کسی چیز کا بخشتا ہے اول اللہ تعالی
اُسکو قبول فرماکر فرشتون کو فرماتا ہے کہ بطور تحفہ کے نوری خوان مین نوری کپڑے سے ڈھنکا اوس
مردہ کی قبر پر کمال اعزاز سے پہونچاؤ پس فوراً فرشتے اوسکو پہونچاتے ہین اور کہتے ہین کہ ای فلانے بیٹے
فلانے کے یہ تحفہ تجکو فلانے بیٹے فلانے کے نے بھیجا ہے پھر وہ مردہ بہت خوش ہو کر کمال خوشی سے اوسکو
لیتا ہے اور اوسکے سبب سے مردے گنہگار عذاب سے نجات پاتے ہین اور نیک کارون کے درجے

بلند ہو جاتے ہیں پس میں بہت مسرور ہوا اور ورد معمولی ہمیشہ جاری رکھا **ف**

حکایت نقل ہے ایک پارسا سے کہ میں ایک مرتبہ کشتی میں سوار تھا قدرت خدا سے وہ کشتی ڈوب گئی فضل الٰہی سے سب بچ گئے مگر ایک نوجوان باایمان ڈوب گئے سب کو اونکا بہت غم و الم ہوا ناگاہ میں نے اونکو خواب میں دیکھا پوچھا کیا حال گزرا کہا شفقت جناب باری کس طرح و بیان سے بیان کروں کہ ڈوبتے ہی مجھے دریائے رحمت میں ڈبادیا اور مقام عالی مقام شمس پر پہونچا دیا میں نے کہا شمس کس مقام کا نام ہے فرمایا ایک بڑا مکان عالیشان ہے کہ سوائے شہیدوں کے دریا میں ڈوبے ہوؤں کے وہ کسی اور کو نہیں ملتا **ف**

حکایت نقل ہے موسیٰ ابن عیسیٰ سے کہ ایک مرتبہ خراسان میں میرے پاس ایک شخص بزرگ آئے اور کہا کہ تم شداد موذن کو بھی جانتے ہو میں نے کہا تمہاری اونسے کیا غرض ہے کہا اتفاقاً میں نے خواب میں جنت دیکھی ناگاہ وہاں اذان کی آواز سنی میں نے حیرت میں آکر پوچھا یہ اذان کی آواز کہاں سے آئی کہا کہ یہ آواز دلنواز شداد موذن کی ہے کہ جب دنیا میں اذان دیتا ہے جنت میں اوسکی اذان کی آواز آتی ہے **ف**

حکایت نقل ہے حضرت ابراہیم ادہم رحمہ اللہ سے کہ ایک مرتبہ میں نے بشر حافی کو خواب میں دیکھا کہ ایک آستین میں کچھ بھرا ہے میں نے کہا کہ جناب باری میں تمہارا کیا معاملہ گزرا اور آستین میں کیا بھرا ہے کہا جو کچھ اوس خداوند کریم نے اس غلام پر انعام و اکرام فرمایا کیونکر بیان کروں کہ بیحد و بیشمار ہیں اور آستین میں وہ زر و جواہر ہے کہ جو میں نے بعد انتقال احمد بن حنبل رحمہما اللہ کی روح پر نثار کیا تھا پھر میں نے کہا کہ حضرت احمد بن عبداللہ رحمہما اللہ اور حضرت یحییٰ رازی کا حال کہو کہ وہ کس حال میں ہیں کہا ابھی اونسے ملاقات ہوئی تھی اونہوں نے فضل خدا سے

[illegible]

عرش معلی کے نیچے مقام پایا ہے سبحان اللہ کیا مرتبہ پایا ہے کہ ہر ساعت دولت دیدار جناب باری
سے بہت ہشاش بشاش ہیں اور نہایت خوش و خرم اور یہ مضمون ارشاد حضرت حافظ کے
ہر دم تازہ ہیں ؎ گشتہ ام در جہان و آخر کار دلبری برگزیدہ ام کہ مپرس + ہمچو حافظ غریب در رہ عشق
بمقامے رسیدہ ام کہ مپرس ؎ خادم وقتی ہوں گروی کہ ہیچ چیز با + تا نہ دیدم نگردم جز بدیدارت ہوس +

حکایت نقل ہے کہ ملک شام میں ایک شخص جہاد میں شہید ہو گیا تھا بعد مدت کے علی المرتضی رحرلی
کہا کہ مقام افسوس ہے کہ میں اب تک اپنے دوست کی قبر پر فاتحہ کو بھی نہیں گیا پھر میں اوسیوقت اونکی قبر پر گیا
اور فاتحہ پڑھکر جنگل کی فضا و ہوا اچھی معلوم ہوئی ذرا آنکھ لگ گئی اتفاقا اوس دوست کو خواب
میں دیکھا کہ سخت عذاب میں گرفتار ہے اور پیاس اوس پر غالب ہے اور سیر بار دار اسیندمیں ہے میں نے متحیر ہو کر
پوچھا کہ تیرا کیا حال ہے کہا کیا کہوں میں روز مرگ سے ایسے ہی وبال میں مبتلا ہوں مگر فضل جناب باری
کا ہر دم امیدوار ہوں پس مجکو اوسکا یہ حال دیکھکر کمال عبرت ہوئی اور نہایت دہشت جی پر چھا گئی کہ
جب خدا کی راہ میں جان دینے والوں کا یہ حال ہو تو واللہ اعلم میرا کیا حال ہوگا پھر آنکھ کھل گئی
تو آنکو بہت اور اس اندیشہ اس پایا آخر کار گزرنا پڑا بہزار خرابی گھر آیا تیسرے دن پھر اوسکو
خواب میں دیکھا از بس خوش و خرم پایا کہ سر حلہ بہشتی اور تاج نوری سے با کمال زرق برق آراستہ
میں نے متعجب ہو کر پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے پہلے تجکو سخت عذاب میں مبتلا دیکھا اور اب یکلخت آرام پایا
پایا کہا کل ایک قافلہ اس راہ سے گذرتا تھا اوس میں سے کوئی الحمد کو بی قل پڑھکر اہل قبور کو
بخشتا تھا ہر ایک مردے نے اپنے حصہ کا ثواب پایا مجکو وسیلہ اپنے کرم و فضل سے اوسکے بدلے میں یہ
عنایت فرمایا اور سب عذاب قبر اور حشر سے بچایا ف

باب بیسواں حکایات متفرقات میں

حکایت روایت ہے حضرت عقیل برادر حقیقی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ میں ایک مرتبہ

سفر مین ہمیشہ ہمراہ رکاب فیض انتساب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے مشرف تھا مین
معجزے عجیب و غریب دیکھے اول یہ کہ ایک مرتبہ جنگل مین آپکو حاجت رفع حاجت کی ہوئی اور
وہ دشت کف دست چٹیل میدان تھا۔ کہین درخت اور جھاڑ کا نام و نشان نتھا وہ برگزیدہ جہان
رفع حاجت فرماتے مین ناگاہ دو درخت ایک پہاڑ پر نظر آئے حضرت نے مجکو
ارشاد فرمایا کہ تو جلد جاکر اون دونون درخت کو ساتھ لے آ۔ پس میرے جاتے ہی وہ دونو
درخت سبز بخت فوراً حاضر حضور سراپا نور اوس صدر الصدور کے ہوے۔ آنحضرت نے اونکی
آڑ مین رفع حاجت فرمائی پھر وہ دونو درخت حسب الحکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے
مقام پر گئے دوسرے یہ کہ آگے چلکر ایک مقام پر جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز
ہوے دیکھا تو بڑا مجمع ہے اور ایک اونٹ بلبلاتا چلاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھکر
زار زار رو کر عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ مجکو اونکی مار سے چھڑائیے اور انکو آخرت کی مار
سے بچائیے کہ یہ مجکو ناحق مارتے ہین اور فرمانبرداری جناب باری سے جی چراتے ہین آنحضرت
نے اوس قوم سے فرمایا کہ کیون اس حیوان بے زبان کو مارتے ہو اور قیامت کے دن اپنا ارکھنا نکا
سامان کرتے ہو سب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ چند روز سے یہ اونٹ باولا ہوگیا ہے کہ
ہر ایک کو کاٹتا لاتے مارتا ہے مجبوری اسکا ذبح کرنا مناسب جانا۔ مبادا کوئی شخص ناحق ایذا
پاوے تب حضرت نے اونٹ کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ تو کیون دیوانہ ہوا ہے کہ سبکو کاٹتا
اور لات مارتا ہے تب اوسنے صاف صاف عرض کیا کہ یا رسول اللہ چند روز سے اس قوم نے
نماز عشا کی بالکل چھوڑدی ہے اور کہا بلکہ خواب غفلت مین ایسے سوتے ہین کہ پھر کروٹ
نہین لیتے مین خوف الہی سے کانپتا تھراتا ہون کہ مبادا اونکے وبال مین مین بھی گرفتار
ہوجاؤن کہ غضب الہی سے مینہ پھیر نا گویا قہر الہی اپنے سر پر لینا ہے پس حالت بیقراری مین
کبھی اونکو منہ سے کبھی پیر چونکاتا ہون اور یہ ہرگز نہین جگتے اور جانتے ہین کہ یہ اونٹ
دیوانہ ہوگیا ہے جو ستی سے آتا کاٹتا اور لات مارتا ہے آپ اس قوم کو عذاب آخرت سے

ڈرایئے اور خوب تنبیہ فرمایئے کہ اول نماز عشا سے ہرگز نہ سوئیں پھر جو میں کچھ حرکت کروں تو خطاوار اور ہر سزا کا سزاوار ہوں تب حضرت نے اوس قوم کو نہایت تنبیہ اور تاکید فرمائی اور سب نے توبہ کی اور پھر کبھی نماز عشا کی ترک کی تشبیہ یہ ہے کہ جب وہاں سے آگے چلے ایک جنگل میں مجکو پیاس سے نہایت بیقراری ہوئی وہاں ایک پہاڑ تھا حضرت نے ارشاد کیا کہ اوس پہاڑ کے پاس جاکر کہو کہ نبی آخر الزمان نے مجکو پانی پینے کو بھیجا ہے چنانچہ میں گیا اور پیام حضرت کا ادا کیا پہاڑ کمال تعظیم سے پیش آیا اور عرق ندامت میں ڈوب گیا اور کہنے لگا کہ بعد اسلام و نیاز کے عرض کرنا کہ یا حضرت جس روز سے یہ آیۂ کریمہ اول پارہ کی فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ سُنی ہے خوف عذاب دوزخ سے ہوش و حواس باختہ ہیں اور رات دن زار زار روتا چلاتا ہوں کہ اے خداوند مجھ کو دوزخ کے عذاب سے بچانا اس سبب سے مجھ میں ایک قطرہ پانی کا نام و نشان نہیں ہے چنانچہ درخت جھاڑ کسی قسم کے مجھ پر اور بھی نہیں ہے فقط

حکایت نقل ہے عبد اللہ بن مالک رحمہ اللہ ابدال طرطوس سے کہ میں نے محمد بن احمد عابد سے کہ ائمہ کرام سے ہیں سنا میں نے وہ فرماتے تھے کہ میں ایک مرتبہ روز جمعہ بعد نماز عصر بیت المقدس میں باب سلیمان پر تھا کہ ناگاہ دو شخص دراز صورت کے آئے ایک تو بہت مشابہ آدمی کے تھے وہ میرے پاس آ بیٹھے اور دوسرے ذرا دور بیٹھے مجکو ہیبت ڈر معلوم ہوا مگر ڈرتے ڈرتے پوچھا کہ آپ کون ہیں کہا میں خضر ہوں اور وہ الیاس ہیں پھر مجکو کہا کہ تم کچھ چاہو تو تمکو میں ایک دعا مفید بتاؤں اوس پر عمل کروگے تو بہت فائدہ اوٹھاؤگے یعنی جمعہ کے دن بعد نماز عصر رو بقبلہ بیٹھکر نماز مغرب تک فقط یا اللہ یا رحمن یا رحیم پڑھنا خدا تعالے مراد دلی پوری کریگا تب تو میں بہت خوش ہوا اور جھجک اور ڈر سب جاتا رہا پھر میں نے پوچھا

[illegible]

کہ اولیاء اللہ کا حال تو آپکو خوب مفصل معلوم ہوگا کہاں حقیقت حال یہہ ہے کہ جب آفتاب عالمتاب رسالت
غروب ہوا زمین نے بکمال نالہ وزاری جناب باری میں عرض کیا کہ خداوندا تو نے اپنے حبیب جان جہان کو اوٹھا لیا
اور انکی رونق سے مجھکو بے رونق کر دیا اب قیامت تک کوئی نبی نہوگا کہ جسکے سہارے سے اپنے دل زار کی تسکین
کرون حکم حاکم حقیقی کا آیا کہ اے زمین تو نہ گھبرا تجھکو روشنی اولیاء امت محمدیہ سے آفتاب جیسا چمکا دونگا اور آسمان سے زیادہ
رونق بخشدونگا کہ اونکے دل انبیاء رشد لون کے سے روشن ہونگے اور سب کارخانہ تیرے انکے واسطے سے
بدستور جاری رہینگے چنانچہ جناب باری نے ویسا ہی کیا کہ ہر زمانہ میں بہت سے اولیاء اللہ کے واسطے سے یہ سب کارخانے
دنیا اور آخرت کے جاری فرمائے اور اونکو اہل خدمت مقرر کیا اور وہ اولیاء اللہ کہلاتے ہیں اور پہر اون میں وہ جو سیاہ اور
ابدال کہلاتے ہیں اور چالیس ان میں سے اوتاد کہے جاتے ہیں اور دس ان میں نقیب نقباء لقب ہیں اور سات ہفت افراد
ہیں اور تین مختار کہلاتے ہیں اور یہہ سب ایک بزرگ کے ہیں جو غوث کہلاتے ہیں جب وقت وفات غوث کا آتا ہے
تو اونکے مقام پر ایک صاحب ان تین میں سے قائم ہو جاتے ہیں اور ایک صاحب سات میں سے بجاے اونکے اور
دس میں سے ایک صاحب بجاے اونکے مقرر قائم ہو جاتے ہیں اور اسی طرح یہہ سلسلہ تا قیامت جاری رہیگا
اور یہہ بلا تشبیہ مثل غوث و رشد لی میں بحکم مکرم فخر بنی آدم علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ہم پلہ انبیاء علیہم السلام
اولو العزم ہیں اور حقیقت میں سب انبیاء ایک ہی راہ حق پر ہیں مگر ظاہر بعضے احکام میں تفاوت ہوتا ہے تاکہ
فی الجملہ ہر ایک کے دین و مذہب میں فرق پیدا ہو جاوے اور دوسرے نبی کے آنیکی وجہ موجود ہو یا ہو جاوے اور
ان مراتب مذکورہ اولیاء اللہ سے ایک دوسرے کو ایک دوسرے کی حقیقت سے کما حقہ آگاہی نہیں ہے ورنہ جو
اعلی درجہ والا اپنے ادنی درجہ والے کے درجہ مرتبے سے مطلع ہو تو کہے کہ یہ فرقہ صلاح خدا کی خدائی سے آگاہ و خبردار
نہیں قابل سزا ہے علی ہذا القیاس ہر فرقہ کو اسی قیاس پر قیاس کر لینا چاہیے یہہ بات سنکر بہت اچنبھا ہوا فرمایا کہ سورہ
کہف میں میرا اور موسی کا قصہ تو نے نہیں پڑہا جو تو اسقدر تعجب کرتا ہے پہر میں نے کہا کہ مقام قیام آپکا کہاں ہے فرمایا
کچھ مقرر نہیں ہر دم اپنی اپنی خدمت مقرری میں سرگرم رہتے ہیں مجھکو جنگل کی خدمت ملی ہے کہ بھولے بھٹکے کو راہ بتاتا ہوں
اور آفت زدہ کو نجات دیتا ہوں اور عورت کو جننے کے درد سے چھڑاتا ہوں اور الیاس کو دریا کی خدمت ملی ہے کہ
ڈوبتی کشتی کو بچاتے ہیں میں نے کہا مجھکو پہر بہی وہ دن کبہی ہوگا کہ زیارت نصیب ہوگی کہاں وقت حج اور رحلت اولیاء اللہ کے

ہم دونون شامل آنکے تھے پھر ایک کاغذ جیب سے نکالا اوسمین تمام اولیاء اللہ کا نام لکھا تھا وہ کاغذ دکھا کر پھر دونون صاحب
چلے گئے مین نے کہا مین بھی ہمراہ آپکے چلون کہا تم ہمارے ساتھ نہ چل سکو گے پھر حضرت خضر نے فرمایا کہ مین صبح کی نماز مکہ
معظمہ مین رکن شامی پر ادا کرکے بعد نماز اشراق پھر اپنی خدمت پر جاتا ہون پھر نماز ظہر مدینہ منورہ مین پڑھتا ہون اور روضہ جناب
رسول پر درود و دعا پڑھکے پھر خدمت مقرری پہ جاتا ہون اور نماز عصر بیت المقدس مین پڑھتا ہون بعدہ خدمت الٰہی
مین گرم رہتا ہون اور نماز مغرب طور سینا پر ہمراہ اولیاء اللہ کے ادا کرتا ہون پھر اپنی خدمت پر رہتا ہون اور نماز عشا
اسی جگہ پڑھتا ہون پھر صبح کی نماز مکہ معظمہ مین جا کر پڑھتا ہون اسیطرح تا قیام قیامت حکم ہے کہ اسی حقیقی مین سرگرم رہونگا۔
حکایت نقل ہے کہ ایکمرتبہ کوئی شخص اپنے لڑکے کو حضرت عمرؓ کی خدمت مین لایا اور عرض کیا کہ یا امیر المؤمنین اسکو
نصیحت فرمائیے میری ہر بات مین مخالفت کرتا ہے آپنے لڑکے کو بلا کر ارشاد فرمایا کہ باپ کی کیون نافرمانی کرتا ہے اوسنے
عرض کیا کہ یا حضرت حقوق باپکے بیٹے ہی پر ہین یا کچھ بیٹے کا بھی حق باپ پر ہے فرمایا کہ ان مین کئی باتین حق ہین
اوّل یہ کہ اوسکی ماں لونڈی باندی نہو تاکہ اولاد کے لئے ہمیشہ اون مین ذلت نہو۔ دوسرے یہ کہ لڑکے کو دین کی تعلیم کرے تیسرے یہ کہ
نام اچھا رکھے عرض کیا کہ یا حضرت ان تینون باتون مین سے میرے باپنے ایک بھی ادا نہین کی موجود ہین دریافت
فرمالیجیے کہ میری ماں دو سو درہم کو خریدی تھی اور علم دین سے ایک حرف بھی تعلیم نہین کیا اور نام میرا جُعل کہا ہے تب تو حضرت
امیر المؤمنین اوس شخص پر بہت ناخوش ہوئے اور فرمایا یہان سے جاؤ اول زیادتی تیری طرف سے ہوئی پھر اوس لڑکے کی طرف سے
حکایت نقل ہے ابو الحسن کاتب سے کہ کتاب مناقب مین لکھا ہے کہ ایک شخص جہاز پر سوار تھا ناگاہ قدرت خدا سے
ایسی ہوا چلی کہ دریا مین طوفان آگیا اور وہ جہاز ٹکڑے ٹکڑے ہوکر تباہ ہوگیا سب آدمی ڈوب گئے مگر یہ شخص فضل الٰہی سے
بچ گیا اور ایک تختہ پر رہ گیا۔ اتفاقاً قدرت خدا سے وہ تختہ بہتا بہتا کسی ٹاپو مین جا لگا۔ یہ کنارے پر اوتر گیا اور
شکر خدا تعالیٰ کا بجا لایا آگے جا کر دیکھا کہ ایک مکان مین کوئی آدمی بیٹھا ہے اوس سے سلام علیک کی اوسنے کہا تو
کون ہے کہاں سے آیا ہے مین نے سرگذشت اپنی بیان کی پھر اوسنے پوچھا تو کسکی امت ہے کہا کہ مین امت محمد مصطفےٰ صلعم
سے ہون مین نے پوچھا تم کسکی امت سے ہو کہا مین امت موسیٰ علیہ السلام سے ہون اور ہم دو بھائی تھے رات دن
عبادت الٰہی مین مشغول رہتے تھے اتفاقاً قضائے الٰہی سے وہ قضا کر گیا مین تنہا رہ گیا تیرا جی چاہے تو تجھ بھی
یہان رہو کہ ہم تم دونون باقی عمر عبادت الٰہی مین بسر کرین مین نے کہا بہت بہتر ہے چنانچہ مدت تک مین اون سا

ایک بیہ مین تفریحاً جنگل مین پھرتا تھا ناگاہ مجکو ایک چشمہ نظر آیا اوسکے کنارے کنارے چلا گیا آتا آتا ایک مقام پر جا پہونچا
کیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص کنارے پر زنجیرون سے جکڑا ہوا مین معلق کھڑا ہوا اور شدت پیاس سے جان بلب ہو رہا ہے
مجھے دیکھکر کہنے لگا لللہ مجکو ذرا سا پانی پلا جب مین اوسکے منھ کے پاس پانی لیگیا زنجیرین اوپر کو کھینچ لی گئین مین حیرت
سے یہی معاملہ گذرا پھر مین نے یہ ماجرا دیکھکر کہا تو کون ہے کہا مین قابیل ہون بھائی ہابیل کو ناحق قتل کیا تھا اوسکے بدلے
اس عذاب مین گرفتار ہون اور روز حشر تک گرفتار رہونگا اور جو کوئی کسیکو ناحق قتل کریگا اوسکا عذاب بھی
میرے ہی اعمالنامہ مین لکھا جاتا ہے پھر مین ڈرکر وہان سے لوٹ آیا اور یہ سب قصہ اوس عابد سے کہا یعنی جب یہ آکر
مجکو خیال گھر کا آگیا زار زار مین رونیلگا اوس عابد نے مجھسے پوچھا آج تیری طبیعت کیون اداس ہے کیا اولاد کے
خیال نے تجکو پریشان کیا مین نے کہا کہ ہان کہا اگر تو اون سے شہر مین ہے مین نے کہا بصرہ مین پھر اون کو بلاکر پوچھا تمکو
کہانتک جانیکا حکم ہے کہا فلانی شہر تک پھر دوسرے ہاتھون کو بلایا اوسنے بھی یہی پوچھا اونھون نے کہا ہمکو بصرہ تک جانیکا
حکم ہے پھر اونکو اشارہ کیا وہ مجکو ہوا سا اوڑا کر لیگئے اور ایک لحظہ مین میرے مکان کی چھت پر کھڑا کر گئے ف ۲
حکایت نقل ہے کہ جب حجاج بن یوسف نے ملک پر تسلط پایا اور جناب الٰہی سے بیخوف ہو گیا اور ناحق خون کرنیکا
عزم پایا تو درپے قتل حضرت سعید بن جبیر کی ہوا اور اونکو تلاش کرایا کہین اونکا پتہ نپایا ناگاہ ایک مخبر بد اطوار نے
پتہ بتایا کہ فلانے پہاڑ پر نصرانی عابد کے عبادتخانے کے پاس ہین اوس ظالم جابر نے بہت سپاہی دوڑائے
کہ جلد جاکر پکڑ لاؤ جب وے سپاہی وہان پہونچا اوس عابد سے پوچھا اوسنے کہا وہ عبادت کرتے ہین پھر سپاہی
اونکے پاس جاکر کھڑے ہوے جب نماز سے فارغ ہوے کہا کہ حاکم وقت نے تمکو بلایا ہے فرمایا ہم سے کیا کام ہے کہا
واللہ اعلم ہمکو کیا معلوم ناگاہ شام ہو گئی نصرانی عابد نے آواز بلند کہا کہ تم سب میرے پاس آ جاؤ ورنہ رات کو شیر
تمکو کھا جاویگا وے سپاہی جلدی سے اوس عابد کیطرف چلے گئے اور حضرت سعید نے کچھ التفات نہ کیا اور اسی مکان مین
کہ گذرنہ ہوگا سپاہیون نے کہا ہمکو ڈر ہے کہ کہین بھاگ جاوین یا کہین اونکو شیر کھا جاوے تو ہم سب امیر کو کیا جواب دینگے
فرمایا تم سب خیال محال اپنے جی سے دور کرو پھر وہ سب عبادتخانہ کی چھت پر چڑھ گئے اور وہ اونکی نگہبانی کرتے تھے

[illegible]

جب بہت رات گئی سعید عبادت الٰہی میں مشغول ہوئے اور شیر گرد اونکے حفاظت کرنیلگا جب سعید عبادت سے فارغ
ہوئے اور صبح قریب ہوئی آپنے فرمایا اے شیر اگر تو کچھ کہتا ہے تو کہہ ورنہ چلا جا میری عبادت میں ناحق خلل ڈالتا ہے پھر وہ
شیر عاجزی کرتا ہوا دم ہلاتا چلا گیا آپنے نماز صبح کی ادا کی چال کچھ گروہ سپاہیوں کے اونکے قدموں پر آگر پڑے اور بہت
معذرت کرنے لگے کہ وائے ہمارے اسلام پر جو ہم ایسے کامل الاسلام کو ناحق قتل کرانیکو لیے جاتے ہیں پھر سب نے کہا
ہم سب آپکی مرضی کے تابع ہیں اگر آپ اس بلا سے بچ جائیں اور ہم سب مارے جائیں بلا سے فرمایا تمہاری عنایت
و مہربانی ہے مگر مجھکو اپنے بدلے کسیکو ایذا دینی منظور نہیں جان جانے کا کیا ذکر ہے اگر مقدر میں موت انہی کے ہاتھ سے لکھی ہے
تو کچھ عذر نہیں آخر ایک روز مرنا ہے موت سے انسان کیونکر بھاگ سکتا ہے پھر آپ اونکے ساتھ گئے جب قریب شہر کے پہنچے
فرمایا اب مجھکو وقت بتا اخیر معلوم ہوتا ہے آجکی رات مہلت دو کہ میں کچھ سامان سفر آخرت کا لوں اور اپنے خداوند حقیقی کی
بندگی ادا کر لوں شاید روز ابد درد و رنج اور آفت قیامت سے نجات پاؤں پھر سب زار زار رونے لگے اور اپنے نفس پر ہزار ہزار لعنت
کرنے لگے اور کمال امانت داری حضرت سعید ابن جبیر کا کہوں آفرین کہتے تھے پھر آپ غسل کر کے کپڑے بدل کر خوشبو
لگا کر دل و جان سے تمام شب عبادت الٰہی میں مصروف رہے بعد صبح کے اون مظلوم کو اوس ظالم کے آگے لے گئے اور جا دی
اوس ظالم سے اون مظلوم کا حال کہاں تک کہئے اونسے عجیب عجیب غریب کرامتیں لکھی ہیں اوس ظالم نے کہا جاؤ تم
اپنا کام کرو بہت دعا یہ ہے مگر ذکر یہ ہے سعید کو اپنے آگے بلایا اور سخت نالائقی سے پیش آیا کہ یہ ظالم اوس مظلوم
سے بیباکانہ ایسی بیہودگی اور اونکی کمال دینداری کے سخت عداوت قلبی رکھتا تھا اور بیہودہ بکتا تھا اور وہ بابت
ناصواب کی جواب با صواب سے دیا کرتے تھے غرض اس حیلہ حوالہ میں تھا کہ کوئی الزام کر کے اونکو قتل کرے اور
شہر بلا سبب قتل کرنے میں مبادا بلوہ نہو جاوے کیونکہ صاحب وجاہت اور اہل کرامت ہیں اور ایک عالم انکا معتقد ہے آخر
اوس کندہ ناتراش نے یہ مضمون تراشا اور اون حق آگاہ کو ناحق اوس مسئلہ سے مقتول کرنیکا قصد کیا اور سوال اونسے
کرنے شروع کیے کہا جناب محمد کی خدمت میں تم کیا اعتقاد رکھتے ہو فرمایا وہ نبی برحق اور ہادی مطلق ہیں پھر پوچھا
کہ حضرت صدیق اکبر کے حق میں تم کیا کہتے ہو کہا وہ یار غار اور خلیفہ اول ہیں پھر حضرت عمر کو پوچھا کہا وہ ناصر دین
اور حامی اہل یقین ہیں پھر حضرت عثمان کو پوچھا کہا وہ پاک کرنیوالے گنہگاروں کے اور حامی دینداروں کے ہیں
پھر پوچھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حق میں تم کیا کہتے ہو کہا وہ دروازہ علم و حلم اور داماد رسول اور

خاوند تعالیٰ میں۔ پھر امیر معاویہؓ کو پوچھا کہا وہ صحابی اور کاتب وحی ہیں تب حسب مقولہ سعدی علیہ الرحمہ ؎
حسد ونکہ یک چند خیانت شمید ۔ بکار شما بید چو گندم پلید ۔ یکبار گی شعلہ سا بھڑک کر آتش غضب سے جلگیا کہا اے سعید خرابی ہو
تمکو۔ آپنے کہا کہ ان جبار فرمان جناب باری ہو بلا شک اسکی ہاں میں خواری ہو کہا تمکو کیسے قتل کروں فرمایا جسطرح
اپنی خواری حشر میں منظور ہو کہا بخشش چاہتے ہو فرمایا بخشش خاصہ خاص خدا ہی پھر حکم دیا کہ باہر لیجا کر قتل کرو آپ ہنسے
بلا کر پوچھا یہ وقت ہنسنے کا ہی یا کہ ہنسنے کا کہا مجکو حیرت ہی کہ ادھر تیرا ظلم حد سے گذرا ادھر حلم خدا حد سے گذرا جو سزا تجہ سے ظالم
نا سزا کی روز جزا پر رکھی۔ پھر تو غصہ کی آگ میں جلکر خاک ہو گیا اور لیٹے لگے قتل کا حکم دیا وہ قبلہ عالم رو بقبلہ لیٹے اور آیۂ
کریمہ ساتویں پارہ سورۂ انعام کی اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ
پڑھتے تھے یہ حال دیکھکر اور بھی آگ ہو گیا کہا قبلہ وہ الٹا دو تب آپنے یہ آیۂ کریمہ پارۂ الم سورۂ بقر کی وَلِلّٰهِ
الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ پڑھی پھر اس ظالم نے کہا کہ اوندھا لٹا دو تب یہ آیۂ کریمہ ۱۶ پارہ
سورۂ طٰہٰ کی مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰی آپکی زبان پر تھی اور تلوار
گردن پر لگی پھر آپ شہید ہو گئے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ فٓ

حکایت نقل ہی کہ ایک مرتبہ کسی بادشاہ کافر نے اپنا وکیل بغداد شریف میں بھیجا اور تین باتیں اسکو تعلیم کر دیں کہ جو کوئی انکا
جواب دے اپنے دین پر رہے ورنہ ہمارا دین قبول کرے اول یہ کہ خدا کیا کرتا ہی۔ دوسرا یہ کہ خدا کیا کھاتا پیتا ہی۔
تیسرے یہ کہ وہ کیا چیز ہی اور نہ ہی اوسکا کسطرف منہ ہی جب وہ وکیل وہاں پہونچا تو اوسنے سب کو جمع کر کے تینوں
باتیں آواز بلند کہیں اتفاقاً کسی نے اس حاکم ظالم کے ڈر سے اوسوقت جواب نہ دیا لاچار چالیس دن کی مہلت لی
کہ اس عرصہ میں ہم جواب دینگے ورنہ تمہارا دین قبول کرینگے قدرت خدا سے ایام وعدہ پورے ہو گئے اور کسیکو اس امر کا خیال
بھی نرہا پھر وہ وکیل شاہی آگیا اور میدان میں ایک منبر بچھا کر بیٹھا اور سب شہر والوں کو جمع کیا کہ جواب دو ورنہ اپنا دین چھوڑ دو
اتفاقاً بمقتضای عالم بشریت ایسی ہیبت حکومت سے چھا گئی کہ سب جواب بھول گئے اور دین اور دنیا سے ڈرینگے قدرت خدا
سے اتفاقاً امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی اوس مجمع میں موجود تھے اور پندرہ برس کی آپکی عمر تھی حمایت دین سے تاب نہ لا کے
بیتاب ہو گئے پھر اوسکے پاس جا کر کہنے لگے کہ تم منبر سے اترو ہم منبر پر بیٹھکر جواب دینگے کہ جواب دینے والے کا
درجہ پوچھنے والے سے زیادہ ہو وہ یہ بات سنتے ہی ہیبت حق سے ڈر کر فوراً اتر کر کھڑا ہوا آپ نے منبر پر

بادشاہت کرتے ہو اور ساری جہان کا بوجھ اپنی گردن پر لینے کو تیار ہو کہ اہل دنیا سے اسقدر شرم آتی اور اہل اللہ اور
مقربان بارگاہ خدا سے کبھی شرم نہ آئی پھر بادشاہ زار زار رونے لگا اور بہت زر و جواہر اونکے پاس لیکر چلا گیا
آپ نے وہ سب زر و جواہر باہر مکان کے پھینکدیا مجبور ہو کر بادشاہ اور امام ابو یوسف اوٹھا کر لیگئے ف۔

حکایت نقل ہے کہ ایک بادشاہ قوم بنی اسرائیل سے بہت ظالم تھا ایک مکان نیا بنانا شروع کیا ملازموں کو حکم دیا کہ
حاملہ عورتوں سے اینٹ گارا اوٹھواؤ اور جلد مکان تیار کرواؤ ناگاہ ایک عورت حاملہ کے دن پورے ہو چکے تھے اسکو بچہ
پیدا ہونے کو تھا اوس نے عذر کیا کہ مجھکو ذرا مہلت دیجئے کہ میں جننے کو اور بچہ نکالنے جاؤں پھر میں تمہارے کام میں بخوبی مستعد ہونگی ملازمان
ظالم نے نہ مانا لاچار اوسکا باہر بیٹھنا شروع کیا اور مصیبت سے وہ کود کود کر دردزہ سے اوٹھنا بیٹھنا ہی دشوار تھا سر پر بوجھ اوٹھانا
کیا ذکر آخرکار جب اسکو ہر طرف سے لاچار دیکھا اور ہو گئی اوسکو اپنی زندگی پہاڑ ہو گئی جان سے تنگ آکر چلا اٹھی جناب الٰہی میں
بکمال نالہ و زاری کہنے لگی کہ اے میرے مالک تیری لونڈی اس مصیبت آفت میں گرفتار ہے اس حال پر اول
میں سوا تیرے کوئی اوسکا غمگسار نہو اور حسب الارشاد جناب سید الانام خدا تک پہنچتی ہے اوسکی آہ کی رسی سرشتہ
ور گذار از بد سگالان این بری + بگذر از من تحمل نہی دار را + تا ببینم روضہ انوار را + ای سعادت بخش جان انبیا
یا بکش یا از خدائم کن رہا + آنکہ زو ہر سرو آزادی کند + قامت سرو غصہ را شادی کند + آنکہ آتش را کند ورد و شجر
ہم تواند کرد این را بی ضرر + کیا تھا اوسکے حال سے خبردار نہیں ہوا ایسی زندگی سے تو موت بھلی ہے پھر یکایک
قہر الٰہی نازل ہوا کہ وہ بادشاہ ظالم مع سب دربار کے فوراً زمین میں دھس گیا۔

حکایت نقل ہے کہ ایک بزرگ کی کسی نے دعوت کی اور اپنے گھر لیگیا وہاں جاکر کہا تھوڑی دیر کے بعد تشریف لائیے
ابھی کھانا تیار نہیں ہے وہ لوٹ گئے۔ اسیوقت دوڑا آیا کہ جلد چلیے کھانا ٹھنڈا ہوتا ہے جب اوسکے گھر آئے کہا ذرا دیر کے
بعد آنا پھر وہ بزرگ واپس چلے گئے جب وہ اپنے مکان پر پہنچے پھر وہ دوڑا گیا کہ حضرت چلیے کھانا تیار ہے غرض اسیطرح
ستر بار اون بزرگوار کو دوڑایا اور اون اخلاق مجسم کی تیوری پر ذرا بل نہ آیا ہر بار خندہ پیشانی آتے اور جاتے اور حرف
شکایت زبان پر نہ لاتے بعد اسکے اوس شخص نے بہت معذرت کی اور عفو تقصیر کرائی کہ اسقدر گستاخی آپکو تکلیف دہی
صرف واسطے آزمائش اور دریافت کرنے آپکے حلم و اخلاق شہرہ آفاق کے ظہور میں آئی فی الحقیقت جیسا سنا تھا
اوس سے بھی زیادہ پایا فرمایا یہ کیا بڑی بات ہے یہ خصلت تو کتے میں موجود ہے جب اوسکو بلاؤ اوسکے فوراً چلا آویگا

بیٹھ کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہی کرتا ہے کہ تجھے اتار دیا اور مجھے چڑھا دیا تجھے ذلت دی مجھے عزت دی حسب الحکم اپنے
تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ ایسے ہی کسیکو عزت دیتا ہے کسیکو ذلت کسیکو مارتا ہے کسیکو جلاتا ہے
کہ اوسکی یہی شان عالی شان ہے سورہ رحمن میں ہے كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ دوسرے یہ کہ وہ ذات پاک کھانے پینے
سے پاک ہے کسیکی چیز کی حاجت نہیں رکھتا بلکہ وہ سبکی حاجت روا کرتا ہے تیسرے یہ کہ شمع جو شب کو روشن ہوتی ہے
اوسکا منہ بتاؤ کہ کسطرف کو ہے جب ہم اوس شمع شبستان دارین روشن کرنے والی کا منہ بتا دینگے کہ
فلانی طرف ہے تب وہ کافر یہ جواب سنکر کافور ہوگیا اور سب مسلمانوں کا دل نور سے معمور ہوگیا۔ ف
حکایت نقل ہے داؤد طائی شاگرد امام اعظم رح کی کہ جب دل انکا محبت الٰہی میں چور اور سارا جسم و جان نور
الٰہی سے معمور ہوگیا تو دنیا اور معاملات دنیا سے اونکا جی کوسوں دور ہوگیا چنانچہ پرانے مکان میں روتے میں
گذران کرتے تھے اور شب و روز یاد الٰہی میں گذارتے رہتے جب وہ مکان بالکل سیاہ ہو جاتا اور قابل ہونے کے
نہ رہتا تو دوسرے مکان میں گذر کرتے اور اصلاح مرمت کا خیال نہ کرتے اتفاقاً ہارون رشید بادشاہ اور امام ابو یوسف
انکی زیارت کو گئے اونھوں نے دروازہ بند کر لیا ہر چند پکارا نہ کھولا تب ابو یوسف نے تنگ ہو کر کہا جو علم تم
پڑھا ہے اوسمیں یہ بھی مسئلہ ہوگا کہ جو کوئی ملاقات کو آوے اوس سے ملاقات کرو اور دروازہ بند کر لو فرمایا کہ
ان علم جو میں پڑھتا ہوں تم سے لوگونکی ملاقات کو منع کرتا ہے جیسا کہ جناب مولانا فرماتے ہیں ؎
علم چون بر دل زنی یاری بود ✦ علم چون بر تن زنی ماری بود ✦ علم ہاے اہل دل حمال شان ✦
علمہاے اہل تن احمال شان ✦ اور مصنف اہل دل میں ؎ خاتم ملک سلیمان ست علم ✦ جملہ عالم صورت و
جان ست علم ✦ پھر نا چار ہو کر آپکی والدہ کی خدمت میں عرض کیا جب انھوں نے حکم کیا تو مجبور ہو کر دروازہ
کھول دیا اور اخلاق کو کام فرمایا اور حکم محکم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کیا اکرمو الضیف ✦ تب امام
ابو یوسف نے پوچھا یعنی دخول جنت ان کی فرمانبرداری پر ہے اب حاصل ہے تب بادشاہ نے کہا کچھ حاجت ہے
تو فرمائیے فرمایا کہ اے بادشاہ ایک گھڑی پانی اپنے سر پر رکھکر لا دے بادشاہ نے کہا بہت اچھا رات کو لاؤنگا فرمایا
دن کو لاؤ۔ بادشاہ نے کہا دن کو مشکل ہے رات کو لاؤنگا کہا دن کو لاؤ اور بیچ بازار میں سے لاؤ تب بادشاہ
چپ ہو گیا اور کچھ جواب نہ دیا آپنے کہا کہ مجھکو حاجت آپ کے کی نہیں ہے میں تمکو صرف آزماتا تھا بس اسی ہستی پہ

اور جب تک وہ سکے چلا جاوینگا چاہو ہزار بار یہ معاملہ اوسکے ساتھ کرو کبھی تنگ نہو گا۔ ف ۱

حکایت نقل ہے کہ آخیر وقت حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو کمال حق پرستی اور حق کوشی سے قوت ملکی حاصل ہو گئی تھی کہ کھانا پینا بالکل چھوٹ گیا رات دن عبادت الٰہی مین مشغول رہتے اور کبھی کچھ کھا لیا جو جی چاہتا تو مسافرون اور مساکین کے ساتھ کھاتے اور سنت حضرت ابراہیم کی ادا کرتے۔ اتفاقاً کسی حاسد کو انکا یہ حال سنکر اعتقاد نہوا آپکو رات کو مسجد مین جا بیٹھا کہ دیکھون امام ابوحنیفہ کبتک عبادت کرتے ہین اور کیا کیفیت اوٹھاتے ہین۔ دیکھا تو امام صاحب نے نماز عشا سے فراغت کرکے قرآن پڑھنا شروع کیا اور ذوق و شوق محبت الٰہی مین بیخود ہوگئے آخر کو وہ حاسد نیند کے غلبہ سے بدحواس ہو کر مین ایک طرف پڑ رہا جب چونکتا تھا امام کو عبادت مین مصروف پاتا تھا یہانتک کہ صبح کو بعد نماز صبح آپ کے قدمون پر گر پڑا اور بہت معذرت کرنے لگا کہ یا حضرت مین آپکو ایسا نہ جانتا تھا اور مین بہت بدگمان تھا للہ مجھکو معاف کیجیے آپ نے معاف کر دیا۔ ف ۲

حکایت نقل ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ خوف الٰہی سے بحقیقت جوش و خروش مین آکر زار زار روتے تو کوسون تک اونکے رونیکی آواز جاتی اور ذکر قلبی کی آواز بھی کوسون پہنچ جاتی تھی اور چہرہ مبارک کا رنگ جو آب و تاب مین مثل گلاب و رتاب آفتاب کو شرماتا تھا ایسا ہو جاتا کہ زردی مین زعفران کو پشیمان کرتا۔ ف ۳

[illegible]

[illegible]

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب مستطاب پانچواں باب العارفین مسمی باحوال الصادقین باہتمام ابو الحسنات قطب الدین احمد غفراللہ لہ الصمد ماہ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۱۱ھ مطابق ماہ جون ۱۸۹۴ع اول بار مطبع نامی نولکشور مین [illegible] سے آراستہ ہوئی

اشتہار

مجموعہ پنج رسالہ

یہ مجموعہ زبان فارسی مین چند پند رسالہ عبد اللہ انصاری تحفۃ الملوک منہاج العابدین سخاوت نامہ کے ساتھ شامل ہے لڑکون کی تعلیم اخلاق کے واسطے نہایت مفید ہے قیمت فی جلد ۲ محصولڈاک ۔ر

مجلس گیارہوین

اس متبرک کتاب مین تاریخی حالات حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے اردو زبان مین درج ہین قیمت فی جلد ۲ محصولڈاک ۔ر

غزوات نبویہ

اس کتاب مین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرن خیر القرون مین جسقدر غزوات اللہ پاک کی توحید کے قائم اور ظاہر کرنے کا فرون اور مشرکون پر کیے گئے ہین مفصل حالات انکے مع دیگر واقعات کے درج ہین قیمت ۲ محصولڈاک

محاربات صدیقیہ

اس کتاب مین امیر المومنین خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے عہد خلافت مین اشاعت اسلام کے واسطے جسقدر لڑائیان دشمنان اسلام سے ہوئی ہین مفصل کیفیت انکی مع دیگر حالات کے لکھی ہے قیمت ۴ محصولڈاک

مجادلات فاروقیہ

اس کتاب مین امیر المومنین خلیفہ ثانی سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے عہد خلافت مین جسقدر کفار کی سرکوبی اور مسلمانون کو فتوحات حاصل ہوئے ہین اونکے مفصل حالات مع دیگر واقعات تحریر ہین - قیمت فی جلد عہ محصول ڈاک ۲

ریاض العارفین

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ کی یہ مختصر تاریخ اردو زبان مین ہے قیمت فی جلد ۲ محصول ڈاک ۔ر

انیس الاشباح ترجمہ مونس الارواح

تاریخی حالات سلطان الاولیا حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ مین ہے قیمت فی جلد ۲ محصول ڈاک ۔ر

اعجاز غوثیہ

حضرت غوث پاک کے حالات مین یہ کتاب بھی مقبول کتابون سے ہے قیمت فی جلد ۲ محصول ڈاک ۔ر

تاریخ سید سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ

آپ کے نام نامی سے شاید کوئی ایسا شخص ہوگا جو واقف نہوگا یہ مختصر تاریخ حضور کے مجاہدات کی ہے قیمت فی جلد ۳ محصولڈاک ۔ر

اخبار الاخیار فی اخبار الابرار

اس کتاب نایاب مین حالات و کرامات و ولادت و وفات اولیاء کرام و حضرات صوفیہ عظام کا بیان ہے قیمت فی جلد ۸ محصولڈاک ۔ر

التماس - یہ جملہ کتب قیمت وصول ہونے سے یا بذریعہ ویلو پے ایبل رسال ہوسکتی ہین اور ہر قسم کا کام مطبع مین طبع ہوتا ہے جسکا نرخ خط و کتابت سے دریافت ہوگا فہرست موجودات کتبخانہ تجارتی مطبع نامی و دیگر اشتہار کی علحدہ دفتر مین موجود ہے شائقین کی خدمت مین بلا قیمت عند الطلب بر ٹکٹ بھیجی جاتی ہے والا بیرنگ ارسال ہوگی

الراقم

دلی اللہ منیجر مطبع نامی لکھنو کٹرہ ابو تراب خان مکان نمبر ۱۵

اعلان

اس مطبع مین ہرایک قسم کی کتابین
عربی - فارسی - اردو - ناگری - موجود ہین
عند الطلب شائقین علوم وتاجران کتب مطبع سے
ارسال کیجاتی ہین جن صاحبکو کوئی کتاب طبع کرانا منظور
ہو وہ بھی بعد انفصال قیمت طبع کردیجاویگی - اگر کوئی کتاب
مفید عام کسی صاحب نے تالیف فرمائی یا کسی کتاب عربی - فارسی
انگریزی کا ترجمہ اردو مین کیا ہو وہ بلا معاوضہ مطبع طبع کرایگا
فہرست کتب و دیگر اشیاء بلاقیمت ہرکا ٹکٹ بھیجنے سے
پیڈ والا بیرنگ ارسال ہوگی -

العبد

ابوالحسنات قطب الدین احمد عفا عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

لله الحمد که کتاب مستطاب فواید انتساب قابل قبول اولی الالباب لائق پسند شیخ و شاب موسوم به

خزینة التصانیف

۱۳۲۱

تصنیف لطیف ... صاحب ...

باهتمام ابو الحسنات قطب الدین احمد غفر له بعهد ... بار اول بطبع ... ماه محرم الحرام ۱۳۲۱ هجری

در مطبع ذیشان نامی واقع لکھنؤ مطبوع گردید